SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, January 28, 2009

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past three in the evening with Mr. Deputy Chairman (Mr. Mir Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰه من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

اذ تقول للمومنین آلن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلثة الف من الملئکة منزلین- بلی ان تصبروا و تتقواو یاتوکم من فورھم ھذا یمددکم ربکم بخمسة الف من الملئکة مسومین- و ما جعله الله الا بشری لکم و لتطمئن قلوبکم به- و ما النصر الا من عند الله العزیز الحکیم- لیقطع طرفا من الذین کفروا او یکبتھم فینقلبوا خائبین -

ترجمہ:- جب تم مومنوں سے یہ کہہ (کر ان کے دل بڑھا) رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ پروردگار تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہیں مدد دے - ہاں اگر تم دل کو مضبوط رکھو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو اور کافر تم پر جوش کے ساتھ دفعۃً حملہ کر دیں تو پروردگار پانچ ہزار فرشتے جن پر نشان ہوں گے تمہاری مدد

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, January 28, 2009

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past three in the evening with Mr. Deputy Chairman (Mr. Mir Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰه من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

اذ تقول للمومنین آلن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلثة الف من الملئکة منزلین- بلی ان تصبروا و تتقوا و یاتوکم من فورهم هذا یمددکم ربکم بخمسة الف من الملئکة مسومین- و ما جعله الله الا بشری لکم و لتطمئن قلوبکم به- و ما النصر الا من عند الله العزیز الحکیم- لیقطع طرفا من الذین کفروا او یکبتهم فینقلبوا خائبین -

ترجمہ:- جب تم مومنوں سے یہ کہہ (کر ان کے دل بڑھا) رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ پروردگار تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہیں مدد دے - ہاں اگر تم دل کو مضبوط رکھو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو اور کافر تم پر جوش کے ساتھ دفعۃً حملہ کر دیں تو پروردگار پانچ ہزار فرشتے جن پر نشان ہوں گے تمہاری مدد

کو بھیجے گا ۔ اور اس مدد کو تو اللہ نے تمہارے لیے (ذریعہ) بشارت بنایا یعنی اس لیے کہ تمہارے دلوں کو اس سے تسلی حاصل ہو۔ ورنہ مدد تو اللہ ہی کی ہے جو غالب (اور) حکمت والا ہے ۔ (یہ اللہ نے) اس لیے (کیا) کہ کافروں کی ایک جماعت کو ہلاک یا انہیں ذلیل ومغلوب کر دے کہ (جیسے آئے تھے ویسے ہی) ناکام واپس جائیں۔ (سورۃ آل عمران آیات 124 تا 127)

Fateha

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی رضا صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! ہمارے بڑے مایہ ناز historian احمد حسن دانی صاحبکا انتقال ہوا ہے، میں یہ request کرنا چاہ رہا تھا کہ ان کے لیے فاتحہ کریں، دوسرا، گھڑ پلازہ میں ہمارے بہت سے fire fighters اور دوسرے لوگ بھی شہید ہوئے ہیں، ان کے لیے بھی فاتحہ کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، ہزارہ پارٹی کے چیئرمین اور پچھلے دنوں ہمارے ایک صحافی بھائی بھی قتل ہوئے ہیں، ان سب کے لیے ان کے نام لے کر اور دوسرے جو معصوم لوگ فاٹا اور ہر جگہ جو لوگ شہید ہوئے ہیں، ان سب کے لیے فاتحہ کریں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، سوات والوں کے لیے بھی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی بالکل، ان کے لیے تو daily کرنی پڑے گی۔

سینیٹر رضا محمد رضا، وسیم صاحب، یہ لوگ تو natural موت مرے ہیں، وہاں تو ہر روز لوگوں کے سر کاٹ رہے ہیں، ان کے لیے فاتحہ کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، اللہ خیر کرے، آگے دعاؤں پر ہی گزارا ہے۔

(اس موقع پر فاتحہ کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی رضا صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the House): Sir, I would make a humble request to you. The Minister for Water and Power

was here, his files are here also but he got an urgent call from the Presidency So, he's just gone there, he will be back. We could take up his questions towards the end of the question hour.

جناب ڈپٹی چیئرمین، چلیں ٹھیک ہے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، جناب چیئرمین! اس حوالے سے ہمیں بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، وہ ہو گی انشاء اللہ۔ آج میں نے Leader of the House سے بات کی ہے، سوات کو سمیٹتے ہوئے پھر points of order لے لیں گے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، سوات سے پہلے ہو گی یا بعد میں ہو گی؟

جناب ڈپٹی چیئرمین، پہلے میرا خیال ہے سوات پر سمیٹ لیں، ایک چیز کو سمیٹ لیں اور رحمٰن ملک صاحب کو بھی سن لیں، پھر کر لیں گے۔ راحت حسین صاحب، آپ کوئی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر مولانا راحت حسین، سوات کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب ڈپٹی چیئرمین، نہیں، پھر اس وقت کریں، ابھی questions, answers ہیں۔ اگر آپ نے کہیں ضروری جانا ہے تو مولانا حیدری صاحب کے ذمے کر دیں کیونکہ انہوں نے بھی بات کرنی ہے، ان کے ذمے کر جائیں۔ Question No. 37. Muhammad Abbas Kumaily Sahib.

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that all allotments of Government accommodations made by the previous government have been cancelled, if so, its reasons?

*Mr. Muhammad Abbas Komaili: (Notice received on 30-10-2008 at 14:00 p.m.)

Mr. Rahmatullah Kakar. No.

جناب ڈپٹی چیئرمین، ان کا تو بڑا straight foward جواب ہے کہ کوئی accommodation cancel نہیں ہوئی۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ (وفاقی وزیر ہاؤسنگ وتعمیرات)، جناب! جواب موجود ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی جناب۔ اگر آپ کے supplementaries no پر ہیں farther than no. جی۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اجازت دی۔ انہوں نے ایک بہت simple جواب no دے دیا ہے۔ اس میں لکھا تھا Is it a fact that all allotments of government accommodations have been cancelledby the previous government? انہوں نے کہا no میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر all accommodations have not been cancelled, کیا کچھ accommodations ایسی ہیں جو پچھلی گورنمنٹ نے کی تھیں، جن کو cancel کیا گیا اور اگر cancel کیا گیا تو وہ اس کی وجہ بیان فرمائیں گے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی رحمت اللہ کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ، جناب چیئرمین! جو سوال پوچھا گیا تھا، اس میں یہ تھا کہ Whether it is a fact that all allotments were cancelled ہاں ایسی allotments cancel ہوئیں جو غلط ناموں سے تھیں یا جن کو possession نہیں ملی تھی یا جنہوں نے غلط طریقے سے system کو by pass کر کے لیے تھے، ان کو cancel کرنا پڑا۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری، اگر ان کو cancel کرنا پڑا تو انہی تقاضوں کے حوالے سے کچھ اور بھی تھے، جو cancel کیے گئے۔ ان کو کیوں cancel کیا گیا اور ان کو کیوں cancel نہیں کیا گیا؟ یا تو پھر ساروں کو cancel کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، جناب چیئرمین صاحب! میرا خیال ہے کہ فاضل ممبر کے پاس اگر ایسا کوئی specific case ہے تو میں اس کے جواب کے لیے اس وقت بھی تیار ہوں، بعد میں اگر یہ سوال آیا تو میں جواب کے لیے تیار ہوں، لیکن شاید کوئی case identify نہیں کر

سکیں گے۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری، میرے پاس لسٹ ہے جو میں ان کو پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، میرا خیال ہے، آپ رحمت اللہ کاکڑ صاحب سے مل لیں، بڑے responsive Minister ہیں۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری، ٹھیک ہے میں مل لوں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، میمن صاحب last supplementary on this question. آج تین، تین سپلیمنٹری کریں گے there are enough questions.

سینیٹر نثار احمد میمن، بالکل ٹھیک ہے، اسی لیے میں تیسرا سپلیمنٹری کر رہا ہوں۔ جناب چیئرمین صاحب! میں فاضل وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے ابھی فرمایا ہے کہ جن کو allotment ہو گئی تھی، possession نہیں دی گئی تھی، ان کے cancel کیے ہیں۔ میرا خیال ہے اس کی وضاحت بہت ضروری ہے۔ کیا وہ قاعدے، قوانین کے against تھے کہ انہوں نے cancel کیے؟ کیونکہ یہ ایک اچھا طریقہ کار نہیں ہے کہ جن غریب لوگوں کو allotment ہو گئی ہو اور حکومت بدل جائے تو آپ ان کی allotment پر ان کو accommodation hand over نہ کریں۔ یہ ذرا بتا دیں کہ وہ کتنے لوگ تھے؟ کس category کے تھے اور ان کی cancellation کی وجوہات کیا تھیں، جن کو allot ہوئے تھے مگر hand over نہیں ہوئے؟ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، ان کے کچھ ایسے باریک سوالات ہیں، جن کی آپ کو تفصیلات دینی پڑیں گی۔ میرا خیال ہے fresh question آئے گا۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ، Fresh question کر لیں، میں جواب دے دوں گا۔

Mr. Deputy Chairman: Kamran Murtaza Sahib, you are over with the supplementaries.

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! محترم وزیر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ اس

وقت کتنی government accommodations unauthorized لوگوں کے پاس ہیں، ان کی تفصیل بتائیں اور ان کو نکالنے کے لیے یہ کیا کر رہے ہیں؟

Mr. Deputy Chairman: Madam, this is the last supplementary.

نہیں تو question hour میں بہت سے questions رہ جاتے ہیں۔ پہلے نثار میمن صاحب کا باقی کامران مرتضیٰ صاحب تو ہنس کے پھنس رہے تھے، آپ کے ساتھ کچھ بات چیت کرنا چاہتے تھے۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ: میں اپنے بھائی نثار میمن صاحب سے Chair کے توسط سے یہ عرض کروں گا کہ اگر پوچھنا چاہیں کہ کتنے numbers of allotment cancel ہوئے ہیں، fresh question کریں، میں جواب دے دوں گا۔

سینیٹر میر اسرار اللہ زہری (وزیر برائے پوسٹل سروسز): جناب! میرا جواب بھی دے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں as a Minister آپ question نہیں کر سکتے۔ میں نے آپ کی accommodation کے بارے میں کل discuss کیا تھا۔ وہ ان کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ میر اسرار اللہ صاحب، جو وزراء کا ہے، وہ وزیر اعظم سیکریٹریٹ میں ہے۔ میرا خیال ہے آج کل میڈم نرگس ہاشمی سے ذرا حال احوال کریں تو پھر break through ہو گا۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ: کامران صاحب کے سوال کا جواب یہ ہے کہ انہوں نے نامعلوم خاتون کے لیے مکان کی allotment کے سلسلے میں مجھ سے بات کی، میرے انکار پر یہ سوال پوچھ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کامران مرتضیٰ صاحب، اس ریش کے ساتھ کون سی نامعلوم خاتون کے بارے میں آپ پوچھنا چاہ رہے ہیں؟

سینیٹر کامران مرتضیٰ: پھر میں پول کھول دوں گا۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ: یہ طریقہ ہے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: کامران مرتضیٰ صاحب House کی property ہیں، ہمیں

بتایا جائے کہ وہ خاتون کون ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین، وہ کہتے ہیں ادھر آپ لوگوں کا subject نہیں ہے' اس

question کو delete کریں ۔ Next we go on to next question. Question No. 38.

Professor Muhammad Ibrahim Khan.

38 ***Prof. Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 30-10-2008 at 14:00 p.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:-

(a) the names and designations of the Police personnels presently illegally occupying the flats in Block Nos.18 and 25, Sector G-10/3, Islamabad; and

(b) the time by which those flats will be got vacated from illegal occupants and handed over to the allottees concerned?

Mr. Rahmatullah Kakar. (a) As per spot enquiry conducted by Estate Office, requisite information relating to Block Nos. 18 and 25 is given below:—

S.No.	Qtr. No.	Name of illegal occupant
1.	18/7, Cat-IV, G-10/3.	Mr. Baqir Ali, Inspector.
2.	25/15, Cat-IV, G-10/3.	Mr. Muhammad Irshad, Sub-Inspector.

(b) The matter has already been taken up with the higher authorities of Police Department to get vacation of these flats from the un-authorized occupants.

Mr. Deputy Chairman: On his behalf anybody? Madam, you are on his behalf?

وہ اس کا جواب دے رہے ہیں' بعد میں آئے گا' دوبارہ آنا ہے۔ میڈم' supplementaries

پورے ہوتے جا رہے ہیں۔ آج بہت questions ہیں if you have a look at the list.

چلیں چھوٹا سا سوال کر لیں۔ Madam please.

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، وزیر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ بلاک

G-10 میں 100 and 101, category V کون سے فلیٹس پر غیر قانونی قبضہ ہوا ہے؟ کیا ان کے نام بتانا پسند فرمائیں گے؟

Mr. Deputy Chairman: We are on question No. 38

آپ سپلیمنٹری پوچھ رہی ہیں؟

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: یہ G-10 کے بارے میں ہی ہے جو انہوں نے بتایا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ہاں' یہ 38 تھا' آپ پروفیسر ابراہیم کے behalf پر یہ پوچھ رہی ہیں۔ جی رحمت اللہ کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ: یہ G-10/3 ہے' دو پولیس آفیسرز ہیں جنہوں نے غیر قانونی طور پر ان flats پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ ان کے خلاف ان کے department کو کہا گیا ہے اور انہوں نے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ یہ ان سے خالی کرائے جائیں گے۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: یہ کب تک جناب! کب تک؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: کیا پولیس والوں کی یقین دہانی پر آپ کو یقین ہے؟

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ: ہم ان کو press کر رہے ہیں' ہم پر بڑا pressure ہے اور اس پر ہم نے special inquiry conduct کی تھی۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: جناب! یہ question کافی دفعہ کمیٹی میں اٹھائے گئے ہیں۔ اسی طرح کافی سارے لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے تو ان کا ابھی کچھ ----

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ: ابھی ایک طویل لسٹ آ رہی ہے' میں وہ اگلے session میں بتا دوں گا۔ سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ڈاکٹر ساجد' آپ نے اسی سلسلے میں سپلیمنٹری کرنا ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساجد: جناب! اسی سلسلے میں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی' please.

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساجد: جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو دو آفیسرز

ہیں باقر علی اور محمد ارشاد since how long they are occupying these houses illegally?

جناب ڈپٹی چیئرمین، کتنے عرصے سے illegally occupy کیے ہیں؟

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ، اس کے لیے تو اس وقت نہیں پوچھا گیا تھا لیکن میں next time بتا دوں گا کہ یہ کب سے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساجد، ان کو تو بار بار کہا جا رہا ہے کہ یہ vacate کر دیں۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ، صرف نام اور گھروں کے نمبر پوچھے گئے تھے، وہ بتا دیے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، Please Friday تک بتا دیجیے گا۔ پھر Friday کو آپ سے specifically ان پولیس والوں کے نام پوچھ لیں گے ۔ We move down to Question No. 39. Dr. Muhammad Ali Brohi.

39. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 01-11-2008 at 08:40 a.m.)

Will the Minister incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state:-

(a) the details of goods distributed among the 8th October, 2005 earthquake victims; and

(b) the amount paid as compensation to the said victims so far?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: (a) The details of goods distributed among the affectees of 8th Oct. 2005 are at Annex-I

(b) **Rs. 89.408 billion** (Approx) have been paid as a compensation to the victims of 8th Oct.2005 earthquake, with the following break up:

(a) *Rural housing subsidy.*—Total **Rs.57.14 billion** among 576,514 beneficiaries in terms of second, third and fourth tranch of rural housing subsidy has been disbursed so far.

(b) *Urban Housing Subsidy.*—Total Amount of **Rs. 2.866 billion** has been Paid to 25,267 eligible beneficiaries under Urban Housing Subsidy.

(c) *Livelihood Support Cash grant program.*— Total of **Rs.5.21 billion** has been paid under the Livelihood Support Cash grant program.

(d) *Compensation for Death Injury & Early Housing-Damage.*— **Rs.13.210 billion** has been distributed by the State government, among injured, next of kin of shaheeds and for damaged houses in relief phase in the earthquake affected areas of AJK.

Rs.10.982 billion has been distributed by the Provincial government, among injured, next of kin of shaheeds and for damaged houses in relief phase, in the earthquake affected areas of NWFP.

ANNEX -I

1. Provision of Relief Goods

a. Immediate Relief (upto 31 March 2006)

(1) Following items were distributed in earthquake affected areas by Federal Relief Commission (FRC) upto 31 March 2006:

(a)	Tents	-	950,420	nos
(b)	Blankets	-	6,293,581	nos
(c)	Rations	-	245,974.00	ton
(d)	Medicine	-	3,053.76	ton
(e)	Miscellaneous	-	130,994.20	ton

a. Relief Items Provided from 01 April 2006 to 31 May 2008:-

(1) Following items were distributed in earthquake affected areas by Earthquake Reconstruction and Rehabilitation Authority after 01 April 2006 to 31 May 2008:-

(a)	Tents	-	24,570	nos
(b)	Blankets	-	126,149	nos
(c)	Rations	-	45889.324	ton
(d)	Medicine	-	23	ton
(e)	Miscellaneous	-	222	ton

b. Besides this, a huge quantity of relief goods have been distributed by different International Organizations (IOs) / Non Government Organizations (NGOs) among the people of earthquake affected areas at their own.

2. Rs.604.340 Million have been approved by Honourable Prime Minister of Pakistan for distribution among leftover cases in AJ&K.

جناب ڈپٹی چیئرمین، بابر صاحب! آپ Prime Minister Secretariat کے وزیر ہیں. please. No supplementary, anybody on his behalf کوئی نہیں پوچھنا چاہتے۔ Question No. 39. You want to go back جواب دے دیں۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ، سوال نمبر 38 ہے کہ 2001 میں قبضہ کیا ہے، یہ ابھی information پہنچی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، اچھا، وردی والے کے زمانے میں وردی والے نے قبضہ کیا، ایسا ہوا ہے۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، جناب! Minister بے چارے کے لیے گھر خالی کروائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، میں نے کل وضاحت کی ہے کہ خیر سے 64 Ministers ہو گئے ہیں، Advisors ملائیں تو کوئی---

(مداخلت)

سینیٹر کامران مرتضٰی، ان کو allot ہوا ہے، ابھی تک کسی اور نے قبضہ کیا ہوا ہے، Minister کے ساتھ اس طرح سے ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، ایک T.V famous programme "The Odd Couple" آتا تھا، اس میں دو وزیر ایک--- کر سکتے ہیں؛ میرے خیال سے Walter Matthew and Jack Lemmon تھے۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، جس نے قبضہ کیا ہوا ہے، وہ وزیر نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، میں نے ان کو طریقہ بتا دیا ہے، میڈم نرگس ہاشمی کے ساتھ تھوڑا حال احوال کریں تو کوئی break through ہو۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، ہمارے بارے میں ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ ہمارا subject نہیں ہے، ان کا تو subject بھی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، چلیں جی next کرتے ہیں، anybody on this

Any پر behalf کے صاحب بروہی question please. There is nobody. جی میڈم کا supplementary please? mike on کریں۔

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی: ایک یہ پتا کرنا ہے کہ جو اس وقت اور schemes ہیں other than they have listed here...

جناب ڈپٹی چیئرمین: برائے مہربانی supplementary کی طرف دھیان دیں۔

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی: ان کے جو housing projects بکریال کے حوالے سے تھے، اس کے متعلق Minister صاحب ہمیں بتا سکتے ہیں؟ یہ جو earthquake areas ہیں، انہوں نے relief تو کافی بتایا ہے، اس میں exact بتایا ہے کہ ان کی جو main relief ہونی تھی جو بکریال township بن رہا تھا، خاص طور پر نیو بالا کوٹ ہے۔ اس کے حوالے سے کوئی information دے سکیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بابر صاحب! آپ بتائیں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

This question is specific only to the extent of village recipients and the compensation amount paid and if...let me complete sentence.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، جی۔

Senator Dr Zaheeruddin Babar Awan: If the honourable Member wants that what is stage of construction at Bakarial...

جناب ڈپٹی چیئرمین: رحمت کاکڑ صاحب! mike please, بند کر دیں۔

Senator Dr Zaheeruddin Babar Awan: One which is supposed to be constructed instead of Bala Kot, I can brief her but right now there is no material available with me on that subject, all what is available is that how much amount is spent and how much compensation

has been given that I can give.

جناب ڈپٹی چیئرمین، آپ ایسا کریں کہ Friday کو سارے House کو confidence میں لے لیں۔ آپ نے گھروں کے بارے میں پوچھا ہے، آپ نے کہا ہے کہ وہاں پر جو گھروں کی scheme ہے۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: You know that Bakarial Town is still under construction and out of 100%, 40% work has been completed and of course possession of the plots will be given presumably when the work is completed and the infrastructure is laid down.

Mr. Deputy Chairman: Thank you. Question 40, Dr. Muhammad Ali Brohi Sahib. Again sorry, we move ahead,

یہ Water and Power کا ہے۔ Question No.41 سینیٹر طلحہ محمود صاحب۔ Minister for Petroleum and Natural Resources.

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Mr. Chairman, there is a request which was made earlier by the Leader of the House. There is one meeting going on, the honourable Minister is part of that meeting, he is coming.

Mr. Deputy Chairman: Petroleum Questions, we should defer then.

چلیں، 10 minutes تک آ جائیں گے

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، وہ later part تک پہنچ جائیں گے۔

Mr. Deputy Chairman: Then we move down to again 43,

سینیٹر طلحہ محمود صاحب۔ Anybody on his behalf? طلحہ محمود please come down to

Babar Awan is here. Anybody on ' ہیں available ہے ' نہیں question No. 43.

his behalf?

43. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 03-11-2008 at 10:45 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister Secretariat be pleased to state the amount of foreign aid received so far for the affectees of October, 2005 earthquake and details of its utilization?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: (i) Foreign Aid (donations/grants/loans) received for affectees of 2005 earthquake during the period from October, 2005 to March, 2008 is as under:—

• Pledged	US$ 6.5 billion
• Committed	US$ 5.9 billion
• Disbursed	US$ 3.41 billion
• Balance	US$ 2.5 billion

(ii) The amount utilized so far is US$ 3,410.45 million. (Details are at Annex-I).

Annex-I

Details of Foreign Aid Received and its Utilization as of March 2008

Amounts in US$ million

No.	Funding Source	Commitments	Disbursements/ Utilization	Details of Utilization/allocation	
Total:		5,991.97	3,410.45		
1	World Bank	1,008.00	846.80	**Loan Utilization:** Budgetary Support: NWFP Emergency Recovery Program: AJK CISP: ERC: NHA: PPAF: **Grant Utilization:** Earthquake Disability Project:	 US$ 200 million US$ 24 million US$ 5.23 million US$ 387 million US$ 28 million US$ 191 million US$ 2.20 million.
2	ADE (Asian Development Bank)	921.50	429.69	**Lc an Utilization:** Pakistan EQ Assistance: Pakistan EQ Assistance: Diversion of Loan Savings: EQ Housing Sector: Diversion of Savings from Second Science Education Project:	 US$ 67.647 million US$ 65.28 million US$ 85 million US$ 200 million US$ 12.5 million
3	Saudi Arabia Gov	573.00	120.00	**Loan Utilization:** Project Aid: projects being finalized by ERRA: export credit: **Donation:** **In kind:** **Grant Utilization:** Grant Projects identified & contracted out by ERRA.	 US$ 40 million US$ 147 million US$ 133 million US$ 120 million US$ 133 million
4	USA Gov	510.00	335.00	**Grant Utilization:** US Military Relief: US Aid Relief: Food And Refugee Relief: Reconstruction over 4 years by signing Strategic Objective Grant Agreement (US$ 206 million): *USAID has also reported US$ 150 million to have been spent by private contribution to earthquake relief.	 US$ 133.5 million US$ 69.3 million <u>US$ 32.7 million</u> US$ 234 million US$ 101 million

NB Donors provide relief in both direct and indirect manner to help the · ountry

5	Islamic Development Bank	501.60	178.60	**Loan Utilization:** Housing in Rawlakot: Trade Facility: **Grant Utilization:** Tents for Relief:	 US$ 77 million US$ 100 million US$ 1.6 million
6	China Gov	333.00	33.00	**Loan Utilization:** Assistance for the reconstruction & rehabilitation of Muzaffarabad City has been signed: **Grant Utilization:**	 US$ 300 million US$ 33 million
7	UK Gov	221.86	159.16	**Loan Utilization:** Reconstruction Non-GoP: Reconstruction disbursed: Technical Assistance: **Grant Utilization:** In relief:	 US$ 9 million US$ 32.8 million US$ 16.86 million US$ 100.5 million
8	Iran Gov	50.10	0.10	**Loan Utilization:** Initially pledged Loan: Later on Iranian side proposed to utilize on soft terms for earthquake affected areas and rest for development projects other than earthquake affected areas on commercial terms: Terms for US$ 50 million still under negotiation: **Grant Utilization:**	 US$ 200 million US$ 50 million US$ 50 million US$ 0.1 million
9	UAE (United Arab Emirates) Gov	200.00	100.00	**Loan Utilization:** Utilized by U.A.E authorities for constructions of Hospitals at Balakot (Non-GoP): **Grant Utilization:**	 US$ 100 million US$ 100 million
10	Japan Gov	202.00	202.00	**Loan Utilization:** Country Loan: **Grant Utilization:** Grant for multiple Relief & Reconstruction in earthquake affected areas and has been completely disbursed:	 US$ 100 milion US$ 102 million
11	Turkey Gov	172.00	130.00	**Loan Utilization:** Budget support: **Donation:** In kind through NGOs.	 US$ 30 million US$ 100 million

NB: Donors provide relief in both direct and indirect manner to help the country

12	France Gov	124.00	30.00	**Loan Utilization:** A financing agreement on housing sector has been signed whereas the matter is under negotiation between ERRA: French Government for Utilization of funds in the environment sector: **Grant Utilization:** Relief assistance through international NGOs:	US$ 47 million US$ 47 million **US$ 94 million** **US$ 30 million**
13	Canada Gov	114.28	77.50	**Loan Utilization:** Disbursed for reconstruction under process at ERRA divided per year as US$ 9 million for the next four years: **Grant Utilization:** Relief in kind:	US$ 36.4 million **US$ 77.5 million**
14	EC (European Commission)	110.00	61.00	**Loan Utilization:** Community based livelihood: Emergency education Social sector M&E: **Grant Utilization:** Releifed through NGOs & remaining through respective project executing agencies:	 US$ 10.[illegible] million US$ 11.8 million US$ 35.6 million US$ 1.89 million **US$ 58.98 million** US$ 51.012 million
15	Kuwait Gov	100.00	50.00	**Loan Utilization:** Loan Projects have been identified for education and rebuilding of schools: **Grant Utilization:** Grant utilized by Kuwait Red Crescent:	US$ 50 million US$ 50 million
16	UN	121.77	119.12	**Grant Utilization:** Flash Appeal funded both by UN Core resources and various countries:	US$ 119.12 million
17	Netherlands Gov	90.00	90.00	**Grant Utilization:** In kind through UN and NGOs:	US$ 90 million
18	Norway Gov	75.00	75.00	**Grant Utilization:** In kind through NGOs:	US$ 75 million

NB Donors provide relief in both direct and indirect manner to help the country

19	Germany Gov	65.44	36.78	**Loan Utilization:** US $ 17.91 million Project on Rural Housing & related Infrastructure: Housing Infrastructure: Health infrastructure AJK: **Grant Utilization:** UN flash appeal: UN agencies: German organization-GTZ: Germany Army:	US $ 7.886 million US $ 3.159 million US $ 25.74 million **US $ 36.78 million** US $ 5.85 million US $ 3.91 US $ 3.85 million US$ 4.68 million **US$ 18.29 million**
20	Australia Gov	62.38	33.12	**Loan Utilization:** Disbursed during FY07-08 through ADB and UNICEF: **Grant Utilization:** Relief: Relief through UN, ICRC, Australian NGOs:	US$ 30 million US$ 15 million US$ 17.3 million
21	IFAD	56.50	20.00	**Loan Utilization:** Disbursed for projects: Gradual project disbursement during FY 2006-10:	US$ 21.35 million US$ 35.15 million
22	Aga Khan Foundation	53.50	53.50	**Grant Utilization:** The amount is being spent on health, education and reconstruction in AJK through non GoP channel. *Yet to be confirmed.	
23	Sweden Gov	48.50	28.50	**Loan Utilization:** Reconstruction awaited: FAO (through ERRA) (US$ 6.5 million) IOM (US$ 6 million) **Donation:** Received in kind through NGOs:	US$ 20 million US$ 28.5 million
24	Switzerland Gov	40.00	22.69	**Loan Utilization:** Reconstruction phased out through Non-GoP channels during 2006-2010: **Donation:** In kind.	US$ 33.812 million US$ 6.288 million
25	Qatar Gov	30.00	30.00	**Donation:** In kind:	US$ 30 million
26	Others	207.54	148.89		

NB: Donors provide relief in both direct and indirect manner to help the country

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary please?

یہ جو donations pledge ہو گئے ہیں، ان کی تفصیل تو دی ہے، anything else.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، آپ اگر چاہیں تو میں اس میں ذرا اضافہ کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی please, تھوڑا House کو confidence میں لے لیں۔ آپ سن لیں پھر اسی پر supplementary کریں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، اچھا جی۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، اس میں basically, there are 4 important segments of all the foreign aid which was there for earthquake of 2005. Segment No.1 is جو وعدے کئے گئے، وہ 6.5 billion US dollars کے کل وعدے کئے گئے تھے، آپ کو یاد ہو گا کہ جب وہ Donors Conference ہوئی تھی۔ اس کے بعد پھر جب agreements sign ہوئے، the amount was 5.9 billion US dollars جس کے 6.5 میں سے 5.9 کے agreements sign ہوئے۔ Total پیسے جو ملے اور دو طریقوں سے ملے جن ملکوں نے دیے ہیں، انہوں نے جو خود خرچ کیا، وہ بھی باقاعدہ ہماری balance sheet میں ڈالا کہ ہم آپ کو یہ پیسے دے چکے ہیں، ہم نے فلاں جگہ یہ چیز بنائی، آپ کو پیسے مل گئے ہیں۔ اس کا یہ طریقہ تھا تو

that amount is only 3.41 billion US dollar out of 6.5 billion US dollar. Now, the balance which is there, now the balance means, it is 2.5 billion US dollar, the balance is in the pipe line.

مختلف ممالک ہیں جن میں ہمارا دوست ملک چین بھی شامل ہے اور باقی ممالک بھی ہیں، انہوں نے ہمیں کہا ہوا ہے کہ ہم فلاں چیز اس انداز سے دیں گے، فلاں project اس طریقے سے دیں گے۔

those amounts which I am referring to total amounting 2.5 billion US dollar which is in the piple line and this is the balance on our balance

sheet that is yet to be received by concerned agencies and after receipt of that amount by finance then of course it goes to ERRA.

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ جی۔ لیاقت بنگزئی صاحب on a supplementary. ان کے بعد ڈاکٹر ساعد ہوں گے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ وزیر موصوف صاحب سے میرا یہ سوال ہے کہ وہ فرما رہے ہیں کہ جو 5.9 billion dollars committed ہیں اور بعد میں وہ کہہ رہے ہیں کہ جو ابھی تک نہیں ملے ہیں۔ صحیح ہے، یہاں تک تو بات سمجھ میں آ گئی ہے لیکن وہ جو فرما رہے ہیں کہ 2.5 billion is the reaming balance in the pipe line تو ان کو committed میں شامل کیوں نہیں کیا گیا۔ یہ تو ہمیں ملے ہیں، balance means, you have found all the money.

جناب ڈپٹی چیئرمین، امید سے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، امید تو committed میں آتا ہے جو committed ہیں تو وہ ...balance

جناب ڈپٹی چیئرمین، بابر اعوان صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، یہ اتنی پیاری بات کرتے ہیں، مجھے کبھی---

جناب ڈپٹی چیئرمین، وہ اتنے اچھے ملائم طریقے سے بولتے ہیں کہ ہمیں IMF کا loan بھی soft loan لگتا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، آپ کی باتیں بھی ان کو کتنی پیاری لگتی ہیں۔

The question is only one word which is missing, the honourable Member is right. this should have been shown as balance amount that has not been shown. my friend is correct. So, I concede that he is right.

جناب ڈپٹی چیئرمین، صحیح ہے۔ ڈاکٹر ساعد، ڈاکٹر ساعد نے پہلے ہاتھ اٹھایا تھا پھر

آپ کی طرف آتا ہوں پھر آپ کا آخری supplementary ہو گا۔ Please, mike on کر لیں۔

Senator Dr. Muhammad Said: What has been asked is the amount of foreign aid received, an amount of the foreign aid received, not committed or pledged, we are not so sure what is the exact amount which has been received.

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: That is clear but again, you know, it is shown as amount disbursed and it should have been written that it is amount disbursed to the relevant agency in Pakistan that is 3.41 billion US dollar.

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ جی۔ ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی صاحب۔ Mike on کر لیں، mike on ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین! میرا Minister صاحب سے یہ question ہے کہ انہوں نے اس علاقے میں زلزلہ زدگان کے لیے ابھی تک جو کام کیا ہے، اس ان پر کتنے اخراجات آئے ہیں۔ staff, fuel, vehicle and others سننے میں یہ آیا ہے کہ اس میں misuse بہت ہوا ہے، بریگیڈیئر، جنرل، کرنل اور بہت ساروں نے اس میں پیسے misuse کئے ہیں، اگر وہ اس کا بتا دیں۔

میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ حال ہی میں بلوچستان، زیارت میں جو زلزلہ آیا تھا اس میں بیرونی امداد کی کیا نوعیت تھی؟ کتنی ملی تھی؟ UEA اور سعودیہ والوں نے جس امداد کا اعلان کیا تھا، ابھی تک ان کی امداد نہ صوبے کو ملی ہے نہ ہی مرکز کو ملی ہے۔ اس کو کس طرح clear کریں گے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین، اسمٰعیل صاحب! جو سوال ہے، وہ رقم اور utilization کے بارے میں تھا، آپ کا جو بلوچستان کا سوال ہے، اس کے بارے میں fresh question پوچھیں جو ابھی تک aid آ رہی ہے، آپ وہ کریں۔ ڈاکٹر اعوان صاحب پھر آپ کی تسلی تشفی کرا دیتے ہیں۔

Senator Dr . Zaheer-uddin Babar Awan: Thank you very much honourable Chairman . There are two portions of the question , Naturally, the first half of the comment is made by the Chair, I am obliged; that is correct comment but I would like to add one thing only.

اس میں باقاعدہ ایک air bridge بنا کر سعودی عرب نے تو اسی وقت اشیاء بھجوائیں' دوسرے اسلامی ممالک اور دوست ملکوں سے بھی امداد آئی but you call it add in goods. its not add in cash. میں نے چونکہ نیشنل اسمبلی میں about three weeks back اس issue کو address کیا تھا اس لیے مجھے جو یاد ہے اس کی strength کے اوپر میں کہنا چاہتا ہوں لیکن اگر کچھ specific پوچھنا چاہیں تو no problem, they should put a question and I will answer that.

جناب ڈپٹی چیئرمین، وہ جو بلوچستان سے متعلقہ تھا۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان ، جی ہاں ! Let me commit before this august House کہ اگر کسی جگہ پر بھی کوئی abuse of authority کی بات بتا سکتے ہیں یا misuse of funds which were meant for the poor victims of the earthquake اگر وہ کوئی ایسی بات سامنے لانا چاہتے I that definitely I would welcome and inquire ہیں تو میں آپ کے ساتھ ہوں گا' transparency ہونی چاہیے ' جو قومی امور ہیں اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے۔ یہ معاملہ لمبے عرصے 2005 سے چل رہا ہے' اس لیے اگر کوئی ایسا سوال اٹھتا ہے کہ experssion کی بجائے کوئی reasoning سامنے آتی ہے تو I will be with the House always. Government will be backing that demand.

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ۔ جی رحیم مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل ، جناب چیئرمین ! میرا سوال بلوچستان کے زلزلے کے بارے میں ہے۔ اس میں' میں اتنا عرض کروں گا کہ وزیر اعظم نے جو 2 billion rupees کا فنڈ دیا اور اس کے علاوہ سندھ' پنجاب اور پختونخواہ گورنمنٹ نے جو مدد دی وہ تقریباً 2 ارب 35

کروڑ یا 50 کروڑ تک ہے۔ میں وزیر صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اس امداد کے علاوہ سعودیہ سے، عرب امارات سے اور دنیا کے دوسرے ملکوں سے جو امداد آئی ہے، خواہ وہ نقد میں ہو، خواہ وہ goods میں ہوں، اس کے بارے میں میری معلومات یہ ہیں، اور انشاء اللہ 90% تک بالکل صحیح ہیں، کہ ایک پیسہ اور ایک خیمہ بھی ہمارے زیارت کے affectees کو نہیں ملا۔ میں وزیر صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ آپ اس کا notice لیں، بلکہ ہم نے وہاں کمیٹی میں یہ پیش بھی کیا تھا کہ ہمیں تمام ریکارڈ دیا جائے یعنی جو کچھ آیا ہے اس کو transparent کیا جائے۔ خواہ وہ رقم ہے، خواہ وہ دوسری چیز ہے۔ وہ دکھائیں کہ کہاں دیے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، صحیح ہے۔ جی بابر اعوان صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے کہ جمہوری حکومت کے قیام کے بعد بلوچستان کے حوالے سے ہم جو خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان میں سے آپ نے خود دیکھا کہ جو ساڑھے سترہ ارب روپے کا loan تھا اس کے حوالے سے گورنمنٹ نے فیصلہ کیا، جس کو آپ soft loan کہہ رہے ہیں پہلے ہم نے وہ کیا اور اس کے بعد ہم نے کہا رقم کی ادائیگی ہم کریں گے، یہ بلوچستان حکومت نہ کرے، یہ مرکز نے اپنے ذمے لیا۔ یہ جو overall بلوچستان کی پسماندگی ہے اس کو مدنظر رکھ کر ہم نے یہ فیصلے کیے اور اس کے علاوہ بھی number of other steps which we have taken and number of other steps are there which are likely to be taken.

جہاں تک زلزلے کی بات ہے تو یہ سوال نیشنل اسمبلی میں بھی اٹھا، میں اس information کی بنیاد پر آپ کو بتاتا ہوں کہ پہلی بات یہ ہے کہ جو امداد آئی اس میں سے فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ایک ٹیڈی پیسہ بھی نہیں آیا اور نہ ہی کوئی اس طرح کی امداد یہاں کسی اور ادارے کے پاس آئی۔ Prime Minister صاحب نے جو پیسے دیے تھے ان کا تو پہلے ہی فاضل ممبر صاحب ارشاد فرما چکے ہیں۔ دوسرا اس کے بعد President and Prime Minister صاحب نے جو victims اور injured تھے ان کے لیے علیحدہ علیحدہ پیسے دیے۔ Number 3 which is very important کہ جو مرکزی حکومت کے دو ادارے تھے ایک ERRA اس نے

بھی support in goods کی اور ERRA نے متاثرہ جگہ پر باقاعدہ C-130 جہاز لے کر within first 24 hours چیزیں بھجوانا شروع کر دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ Disaster Management Authority نے بھی بھجوائیں۔ and I was part of that exercise. جونہی یہ زلزلہ آیا تو I contacted the relevant authorities then I was given direction by the President of Pakistan, I spoke to the media as well

اور میرے پاس اس کا تھوڑا بہت ریکارڈ ہے جو کہ مجھے زبانی یاد ہے۔ جو چیزیں وہاں پر گئیں وہ ساری کی ساری جس طرح سے خرچ ہوئیں اس کے دو طریقے تھے' One. the Armed Forces of Pakistan and there is no question کہ وہ نہیں پہنچائی گئیں اور دوسرا Provincial Government of Balochistan. یہ دو ذمہ دار قومی ادارے تھے جنہوں نے جا کر وہاں پر چیزیں پہنچائیں۔ قومی اسمبلی میں اسی طرح کی ایک جنرل بات آئی تھی' اس پر میں نے یہ عرض کیا تھا کہ آپ بتائیے کہ کس موضع' کس علاقے میں' کس جگہ tents نہیں پہنچے humanly it is not possible because everybody knows that we moved very quickly and the Provincial Government moved, اگر کسی جگہ human lapse ہو گیا point it out and then we are ready to rectify that one, but secondly so far as this aspect is concerned کہ کوئی ایک ٹینٹ بھی نہیں پہنچا' میں سمجھتا ہوں کہ شاید اس سے کوئی بھی اتفاق نہیں کرے گا' جو کچھ ان کے لیے آیا وہ سیدھا وہاں گیا' there was no question of sending it elsewhere, it went to Quetta and the Incharge who was either the Armed Forces of Pakistan or the Provincial Government Of course we are responsible before the nation as well as before the House

اس کے باوجود اگر particularize کر کے کوئی stamp out کر سکتے ہیں تو I am ready to take that up, no problem.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب! میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، رضا صاحب بھی کچھ add کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! رحیم صاحب جو فرما رہے ہیں اور وہ specifically پتا کرنا چاہ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ کچھ جگہ پر tents نہیں پہنچے۔ آپ کو یاد ہو گا اور میں honourable Senators form Balochistan کو بھی یاد کرواؤں گا کہ یہ سوال point of order پر پچھلے سیشن میں اٹھایا گیا تھا اور میں نے پوری تفصیل کے ساتھ اگلے دن بتایا کہ کتنے total tents آئے، اس میں سے winter tents کتنے تھے، دوسرے tents کتنے تھے، کہاں کہاں ان کی disbursement ہوئی، کتنے mobile clinics بنے، وہاں پر کتنے hospitals بنے، کتنا total پیسہ آیا اور وہ کہاں تک استعمال ہوا، میں نے یہ رپورٹ دی تھی۔ میں ابھی نماز کی break میں کوشش کرتا ہوں کہ میرا آفس اس کو ڈھونڈ لے اور اگر وہ ہو جائے تو میں نماز کے بعد وہ ساری detail دے دیتا ہوں ورنہ صبح I will take it from my record, it is with me, I will place it on the record.

جناب ڈپٹی چیئرمین، رحیم مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب چیئرمین! وہ جو details دی گئی ہیں وہ میرے پاس پڑی ہوئی ہیں۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ سعودی عرب سے جو رقم یہاں بھیجی گئی وہ کتنی ہے اور اس کو کہاں disburse کیا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین، وہ رقم بھیجی تھی یا سامان بھیجا تھا؟

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، انہوں نے ایک بلین ڈالر کا اعلان کیا تھا۔

سینیٹر عافیہ ضیا، وہ غزہ کے لیے کیا تھا، شاید ایک ملین تھا۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، نہیں، نہیں، ہاں اب غزہ کے لیے ہوا ہو گا، یہ نئی بات ہے۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ آپ اُس وقت کے ریکارڈ کو چیک کریں۔ جناب والا! متحدہ عرب امارات سے آئے، خیموں کے بارے میں نے یہ نہیں کہا کہ ایک تہہ والا خیمہ نہیں ملا ہے۔ اس موسم کے لیے جو خیمے تھے جو کہ سعودیہ سے آئے، وہ ایک بھی بتا دیں یا دکھا دیں کہ انہوں نے کہاں دیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، رضا ربانی صاحب! میرے خیال میں یہ باریکی میں ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب چیئرمین! اس کے دو حصے ہیں جو کہ انہوں نے ارشاد فرمایا۔ پہلی بات یہ ہے کہ جس دن 87 trucks کا سامان سعودی حکومت نے بھجوایا جو یہاں سے in addition to that aerial bridge which were created from Saudi Arabia to Quetta, اس کو receive کر کے formally بھجوانے کے لیے میں بھی تھا اور بلوچستان کے دو honourable Ministers بھی گئے ہوئے تھے' وہاں پر جناب کاکڑ صاحب اور زہری صاحب بھی تھے۔ اس میں اس موسم ہی کہ ٹینٹ تھے اور sleeping bags بھی تھے جو کہ پورا ایک بستر بنا ہوتا ہے' یہ چیزیں تھی' this I am referring to within the first 48 hours, ہم سعودی حکومت کے بڑے مشکور ہیں کہ انہوں نے بڑی مہربانی کی تھی' پاکستان میں ان کے سفیر نے یہ function یہاں ایک Muslim Hands group ہے وہاں کیا' سعودی عرب سے بھی کچھ نمائندے تشریف لائے ہوئے تھے اور دو وفاقی وزراء میرے ساتھ تھے' وہاں سے کُرد صاحب جو کہ ان کے Provincial Minister ہیں وہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے' ان کی موجودگی میں ہوا۔

دوسرا یہ ہے کہ جو سامان ہے اور جس کا آپ نے درست اشارہ کیا کہ وہ سیدھا وہاں گیا اور اگر اس کے باوجود ان کو اصرار ہے کہ کوئی پیسے آئے تو ہم پتا کر کے بتا دیتے ہیں۔ جہاں تک میری معلومات ہیں تو پیسے کسی وفاقی ادارے کے پاس نہیں آئے۔

سینیٹر عافیہ ضیا، سعودی Ambassador نے چیک دیا تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، میرا خیال ہے کل رضا ربانی صاحب floor of the House کو confidence میں لے لیں گے۔

Mr. Deputy Chairman: Last supplementary. Rehana Baloch Sahiba on this specific question.

سینیٹر ریحانہ یحییٰ بلوچ، آپ سب کو پتا ہے I visited the villages جو خانوزئی کے بعد ہیں they are very small villages جس میں آٹھ یا دس گھر ہیں they

were completely destroyed ان کو کچھ نہیں ملا تھا most probably اس کے بعد ان کو ملا ہوگا but as far as I know ان کو کچھ نہیں ملا۔ زیارت میں بھی جو tents شروع میں ملے وہ بالکل ایک پردے کے تھے۔ All weather proof tents جو ہیں شاید بعد میں گئے ہوں اور ان لوگوں کو پہنچائے ہوں۔ وہ لوگ funds کی complaint کررہے تھے کہ ہمیں نہیں ملے۔ Although the Provincial Government claims کہ ان کو سب کچھ ملا ہے وہ آپ کو بھی پتا ہے کہ کیا کیا ملا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ تفصیلی جواب دیتے ہیں۔ رضا صاحب آپ بات کرلیں پھر we will move to the next question رضا ربانی صاحب کہہ رہے ہیں کہ کل floor of the House کو میں پھر confidence میں لوں گا اور up date کردوں گا۔رضا محمد رضا کے بعد آپ کو بھی وقت دوں گا۔ دو ہیں رضا ربانی بھی ہے اور رضا محمد رضا بھی ہے۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب چیئرمین صاحب! میں رضا ربانی صاحب کی بات کا حوالہ دیتے ہوئے کہوں گا انہوں نے کہا تھا کہ جنوری کے آخر تک Winter tents سات ہزار لوگوں کو ملیں گے۔پرسوں شدید برفباری ہوئی، ژوب خانوزئی روڈ بند تھا۔ یہ تمام لوگ وہاں جمع تھے اور سب کا یہ کہنا تھا کہ کسی کو بھی Winter tent نہیں ملا۔ ہمارے علم میں ہے کہ جب اڑھائی ارب روپے نقد ملے ہیں اور سامان اور ٹینٹ ملے ہیں، لیکن وہ کسی کو بھی تقسیم نہیں کیے گئے۔ شدید ترین سردی ہے اس وقت برفباری ہو رہی ہے، زیارت میں جو زلزلہ متاثرین ہیں ان سب کا کہنا ہے کوئی ٹینٹ جو ان کے پاس ہے وہ اس موسم کے قابل نہیں ہے۔ لوگ protest کر رہے ہیں، ٹی وی پر آرہا ہے آپ سب لوگ دیکھ رہے ہیں۔ روڈ بند کرکے لوگ کھڑے ہیں کہ ہمیں کچھ نہیں ملا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ سب خیر ہے۔یہ بڑی خطرناک صورت حال ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ میڈم پری گل صاحبہ۔ رضا ربانی صاحب کو میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ سینیٹروں کو up dated briefing کرادیں۔جی۔

سینیٹر آغا پری گل: شکریہ جناب چیئرمین! ہمیں سعودی عرب سے جو ٹینٹ ملے تھے وہ تین پردوں کے تھے۔ آپ کو بھی یاد ہے ایک بارش کے زمانے کا تھا، ایک برفباری کا اور

ایک کم موسم کا تھا مگر یہ پریشانی ہے کہ جب ہم لوگ وہاں پر زیارت اور خانوزئی گئے تو ان لوگوں نے جو ہمیں ٹینٹ دکھائے وہ ایک پردے کا تھا۔ مجھے یہی پریشانی تھی کہ یہاں سے جو سامان ٹرکوں میں گیا آپ بھی تھے ، بابر اعوان صاحب بھی تھے ہم سب لوگ وہاں موجود تھے وہاں function بھی ہوا تھا۔ سعودی عرب والوں نے بہت زیادہ سامان دیا۔ اللہ جانے وہ تین پردوں والے ٹینٹ کس کو دیئے ہیں۔ میں آپ کو بتا دوں کہ جب ہم لوگ خانوزئی بھی گئے اور زیارت بھی گئے تو اس وقت ان لوگوں کا اتنا برا حال تھا، بارش اتنی تیز تھی اور برفباری بھی ہوئی تھی مگر وہ سارے ٹینٹ پھٹے ہوئے تھے۔ by God میں آپ کو سچ بتاتی ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، آپ Floor of the House پر کھڑی ہیں تو by God کہنے کی ضرورت ہی نہیں it is fact جو آپ بات کر رہی ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل ، کیوں کہ سعودی عرب والوں نے پیسے بھی دیئے تھے۔ بابر صاحب !انہوں نے پیسے بھی دیئے تھے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی بابر صاحب! تھوڑا آپ brief کردیں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان ، جیسا کہ میں نے پہلے کہا I am repeating many things اور آپ بھی جناب چیئرمین بعض اوقات ایسی جگہ جہاں آپ موجود ہوتے ہیں، جو آپ نے اپنے ہاتھوں سے کیا ہوتا ہے تو کس طرح آپ خاموش ہو کر بیٹھتے ہیں میں آپ کو داد دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، جو سامان سعودی عرب والوں نے بھیجا تھا میں بھی وہاں موجود تھا۔ اس سیٹ پر تو اف اللہ ! ہم کچھ کہہ بھی نہیں سکتے۔

سینیٹر آغا پری گل ، سامان تو ہمارے سامنے ہی آیا بعد میں انہوں نے بھیجا ہو گا۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان ، آپ کو یاد ہوگا کہ آپ کے سامنے انہوں نے ٹرکوں میں سامان لوڈ بھی کیا اور ان ٹرکوں کو send off کرکے ہم آ گئے ۔ اگر فاضل ارکان چاہتے ہیں تو ایک انکوائری ایف آئی اے سے کروا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، انکوائری کے لیے رحمٰن ملک صاحب پیچھے بیٹھے ہیں وہ ایک

دن میں کروا دیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیرالدین بابر اعوان ؛ Interior Adviser یہاں بیٹھے ہیں میں request کروں گا کہ وہ اس کی انکوائری کرائیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے میں نے پہلے کہا کہ وہ جو ساری چیزیں تھیں وہ بلوچستان کے وزیرخزانہ عاصم کرد صاحب آئے ہوئے تھے ان کو وہاں باقاعدہ handing over and taking over ہوا۔ آپ انکوائری کروانا چاہتے ہیں تو کروالیں۔

سینیٹر آغا پری گل، جو انہوں نے پیسے دئیے ہیں میں ان کے بارے میں پوچھ رہی ہوں۔ آپ مجھے یہ بتائیں بابر صاحب جو پیسے بلوچستان کے لیے ملے تھے وہ کہاں گئے۔ آپ نے تو ایک پیسا بھی ان کو نہیں دیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، حاجی عدیل آپ بیٹھیں۔ یہ میڈم اور رحمٰن ملک کے درمیان بات ہے آپ بیچ میں نہ آئیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، وہ جو فرما رہی ہیں کہ تین پردوں کے خیمے تھے وہ کہاں گئے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین، میں خود وہاں موجود تھا ایسی کوئی بات نہیں۔ میڈم آپ بات مکمل کرلیں۔

سینیٹر آغا پری گل، جو اربوں روپے بلوچستان کے متاثرین کے لیے ملے وہ پیسے کہاں گئے؟ میں تو ان کے بارے میں پوچھ رہی ہوں۔ رضا ربانی صاحب بے چارے کیا کریں گے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین، چلیں Leader of the House اعتماد میں لینا چاہتے ہیں۔ بے چارہ نہ کہیں ان کو۔ جی!

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! ایک نہایت serious مسئلہ ہے اور ہم لوگوں کو اس مسئلے کو اس طرح lightly نہیں لینا چاہیے کیوں کہ اس میں بہت سی چیزیں involve ہیں۔ اس میں ایک تو جو timely action coalition government نے وفاق میں اور صوبے میں لیا وہ in question اور ridicule آ رہا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس پورے

process کی transparency جو ہے وہ ridicule میں آ رہی ہے۔ میں نے جیسے عرض کیا کہ پچھلی دفعہ غالباً پری گل آغا صاحبہ کا ہی point of order تھا جس پر میں نے وہ تمام details دیں جو مزید پوری details ہیں، میں کوشش کرکے کل کی sitting سے پہلے وہ تمام details کہ کتنے پیسے آئے، کہاں پر وہ استعمال کیے گئے یا ان کی disbursement ہوئی۔ Tents کی کیا صورت حال رہی I will do that, I will kindly request you کہ اس کو اس طرح ping pong نہ بنائیں۔ اس کی transparency اور حکومت کا timely action جو ہے اس کو ہم wither away مہربانی سے نہ کریں۔ کل جب میں وہ details present کروں، اگر ہاؤس اس سے satisfied نہ ہو تو پھر کوئی اور Course of action دیکھا جاسکتا ہے لیکن let the details come on the floor of the House.

جناب ڈپٹی چیئرمین، بہت مناسب بات کی ہے رضا ربانی صاحب نے۔ جی میڈم۔

سینیٹر آغا پری گل، یہ جو بیرونی امداد آئی ہے ہمارے وزیراعلیٰ صاحب نے ایک کمیٹی بنائی ہے وہ direct ان کو بھیجیں۔ یہ لوگ ان کو کیوں نہیں دیتے۔یہ غلط بات ہے رضا محمد رضا کہتا ہے کہ وہ چور ہے۔ یہ لفظ حذف کیے جائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، نہیں ایسے نہیں کہنا چاہیے۔ ان الفاظ کو expunge کرتے ہیں۔میڈم please بس کریں۔ میڈم قائد ایوان آپ کو اعتماد میں لینا چاہتے ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین صاحب! میری ایک بات سنیں۔ آپ کس طرح برداشت کرتے ہیں۔ رضا محمد رضا نے کیوں اس طرح کہا کہ (xxx)۔یہ غلط بات ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، میں نے expunge کروا دیئے ہیں یہ remarks۔ جی رضا صاحب

سینیٹر میاں رضا ربانی، میں یہی کہہ رہا ہوں۔ آپ یہ expunge کریں۔ بی بی ایک منٹ۔ اسی لیے میں نے عرض کیا تھا کہ وفاقی اور صوبائی حکومت کی transparency کو اس طرح in question نہ لایا جائے کیونکہ دونوں کی جانب سے نہایت ہی transparent انداز میں جو material goods آئے ہیں وہ اور جو financial assistance آئی ہے وہ ----

(مداخلت)

+ [(xxx) Words expunged by the order of Mr. Deputy Chairman]

جناب ڈپٹی چیئرمین، رضا صاحب۔ قائد ایوان بات کر رہے ہیں۔ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔ اگر اس طرح ہوا تو nobody will be able to talk. یہ غلط بات کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: Raza Muhammad Raza sahib I will not listen to you. Leader of the House

کو میں نے floor دیا ہوا ہے۔ ان کو پہلے سن لوں۔ Please آپ پرانے parliamentarian ہیں۔ صبر اور حوصلے کے ساتھ کام لیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! میں یہ بات واضح کر دوں کہ اگر اس ہاؤس کی روایات کو اس طرح پامال کرنے کی کوشش کی گئی تو کوئی یہ یکطرفہ ٹریفک نہیں ہو گی۔ یہ بات میں بالکل واضح کر دوں۔ اس ہاؤس کی روایت ہے کہ جب خاص طور پر Leader of the House, Leader of the Opposition یا Parliamentary Leader بات کر رہے ہوں یا کوئی اور سینیٹر بات کر رہا ہو، اس کو اس طرح interrupt نہیں کیا جا سکتا۔

Mr. Deputy Chairman: You are right.

سینیٹر میاں رضا ربانی، اور اپنی petty political consideration کے لئے government of the day کو چاہے وہ وفاقی حکومت ہو، چاہے وہ صوبائی حکومت ہو، بغیر کسی ثبوت کے floor of the House پر اس طرح الزامات نہیں لگا سکتے۔ اگر ان کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت ہے اور میں challenge کرتا ہوں کہ اگر ان کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت ہے financial irregularities کے-----

Mr. Deputy Chairman: The floor is with the Leader of the House. Please do not interrupt.

سینیٹر میاں رضا ربانی، اگر کوئی ثبوت ہیں تو ان کو ہاؤس میں لے کر آئیں۔

And I will give an order for inquiry then he should resign his seat before he leaves. He is retiring in March and if he cannot bring those evidences then he should resign his seat.

Mr. Deputy Chairman: Thank you. Rahim Mandokhel sahib.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل ، جناب چیئرمین ! میری عرض یہ ہے کہ Leader of the House نے بڑا اچھا نکتہ بیان کی ہے کہ اس کے بارے میں وہ inquiry کریں گے۔ کل کوشش کریں گے کہ وہ ہمیں اعتماد میں لیں۔ اگر کوئی مسئلہ ایسا ہوا تو اس پر ہم اپنا objection کریں گے۔ ایک بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو امداد آئی ہے اس کے بارے میں عمومی طور پر محض اتنا جانتا ہوں کہ سوائے وزیراعظم کے فنڈز کے دو ارب اور پنجاب کی گورنمنٹ کے کوئی تیس کروڑ یا جتنے بھی کروڑ ہیں، اسی طرح سندھ کے اور اسی طرح پختونخواہ کے۔ باقی جو کچھ آیا ہے باہر سے اس کا بالکل حساب نہیں ہے سب کو معلوم ہے۔ اس میں ہم صرف یہ request کریں گے کہ آپ اس کی inquiry کریں اور خود اپنے آپ کو مطمئن کریں اور ہمیں بھی مطمئن کریں۔

Mr. Deputy Chairman: We will move forward now.

آپ question hour ضائع کر دیتے ہیں۔

47. *Prof. Khurshid Ahmed: (Notice received on 05-11-2008 at 12:10 p.m.)

Quest *Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:*

(a) the initial price fixed for the flats being constructed in Sector G-11 Islamabad for allotment on ownership basis to the Government employees in grade 1 to 16 indicating also the price of the land and the construction expenses separately;

(b) the time period fixed for its completion; and

(c) whether it is a fact that due to delay in construction of those flats additional amount has been demanded from the allottees, if so, the reasons thereof?

Mr. Rahmatullah Kakar: (a) The initial price fixed for the flats, price of land and construction cost is as under:—

(i)	C-Type	= Rs.1.8 Millions
(ii)	D-Type	= Rs.1.45 Millions
(iii)	E-Type	= Rs. 1.2 Millions

Price of land = Rs.107 Millions
Construction cost = Rs.1776 Millions

(b) Packages	Initial Period	Revised Period
I	23 months	33 months
II	21 months	36 months
III	20 months	36 months
IV	21 months	36 months
V	21 months	36 months
VI	23 months	36 months
VII	23 months	36 months

(c) The cost had to be revised not because of the delay in completion but due to the following reasons:—

(i) Abnormal escalation in price of building materials, labour and POL.

(ii) Delay in handing over the possession of land for (five blocks) due to encroachment in 2008.

(iii) Late deposits of installments by allottees.

(iv) Law and order situation in Islamabad.

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary please?

نہیں ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، ویسے معلومات انہوں نے دے دی ہیں۔

Mr. Deputy Chairman: Question No.50 Bibi Yasmeen Shah.

50. ***Bibi Yasmeen Shah:** (Notice received on 10-11-2008 at 17:15 p.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) *the number of government flats in Block Nos.100 and 101, Cat. V, G-10/3, Islamabad under the possession of illegal occupants indicating also the names, designation and departments of those occupants;*

(b) *the names, designation and departments of allottees of the said flats; and*

(c) *the time by which the illegal occupants will be ejected and possession will be handed-over to the legal allottees of the said flats?*

Mr. Rahmatullah Kakar: (a) As per spot inquiry conducted by Estate Office, all the flats in Block Nos.100 & 101,Cat-V, G-10/3, Islamabad were found in occupation of actual allottees accept Qtr.No.101/12,Cat-V,G-10/3, Islamabad which was found subletted and under occupation of Mr. Sajid an employee of FIA. Whereas, it's actual allottee has been expired and his widow has filed a civil suit in the Civil

List

S #	NAME	DESIGNATION	DEPARTMENT	BLOCK	FLAT	CATEGORY	SECTOR	REMARKS / FURTHER ALLOTTED ON SUBJECT TO VACATION BASIS
1	HASAN AKHTAR	STENOGRAPHER	CABINET DIVISION	100	1	CAT-V	G-10/3	
2	MUHAMMAD SIDDIQUE	LDC	RELIGIOUS AFFAIRS	100	2	CAT-V	G-10/3	M AKHTAR, UDC, M/O RELIGIOUS AFFAIRS ON 09/06/2008
3	UMEA SALAMA	TEACHER	FEDERAL DIRECTORATE OF EDUCATION	100	3	CAT-V	G-10/3	
4	ASGHAR KHAN	ASSISTANT	EDUCATION	100	4	CAT-V	G-10/3	
5	M IQBAL	LIFT OPERATOR	CDA	100	5	CAT-V	G-10/3	
6	NAZRIAN BEGUM	LDC	EXPORT PROMOTION BUREAU	100	6	CAT-V	G-10/3	
7	SHAFAQUAT JAVED	UDC	FEDERAL DIRECTORATE OF EDUCATION	100	7	CAT-V	G-10/3	
8	M SARWER	NQ	PAK PWD	100	8	CAT-V	G-10/3	
9	MUHAMAD ISMAIL	ASSISTANT	ELECTION COMMISSION OF PAKISTAN	100	9	CAT-V	G-10/3	
10	SHABBIR AHMED	NQ	ENVIRONMENT & LOCAL GOVERNEMNT	100	10	CAT-V	G-10/3	
11	NUSRAT MALIK	PTI	FEDERAL DIRECTORATE OF EDUCATION	100	11	CAT-V	G-10/3	
12	M ISMAIL	KPVO	FEDERAL BUREAU OF STATISTICS	100	12	CAT-V	G-10/3	
13	MEHMOOD AHMAD	TGT	FEDERAL DIRECTORATE OF EDUCATION	100	13	CAT-V	G-10/3	
14	M ASHFAQ	ST	INFORMATION & BROADCASTING	100	14	CAT-V	G-10/3	
15	M KHURSHID	ADMN ASSISTANT	PTV	100	15	CAT-V	G-10/3	
16	ZAKR HUSSAIN	UDC	FEDERAL DIRECTORATE OF EDUCATION	100	16	CAT-V	G-10/3	
17	MUHAMMAD YOUSAF	DAFTARY	WOMEN DEVELOPMENT	101	1	CAT-V	G-10/3	
18	YASEEN BIBI	MTT	FEDERAL DIRECTORATE OF EDUCATION	101	2	CAT-V	G-10/3	SOHAIL ZAFAR, AC MECHANIC, PAK PWD ON 22/09/2004
19	ZUBIAR UN NISA	TUGT	FEDERAL DIRECTORATE OF EDUCATION	101	3	CAT-V	G-10/3	
20	HASSAN AKHTAR	ST	CBR	101	4	CAT-V	G-10/3	
21	GUL SHARIF	NQ	FOOD & AGRICULTURE	101	5	CAT-V	G-10/3	
22	M AFZAL	UDC	BOARD OF INVESTMENT	101	6	CAT-V	G-10/3	
23	M FAYYAZ ABBASI	LDC	CABINET DIVISION	101	7	CAT-V	G-10/3	
24	M HUSSAIN	NQ	FINANCE	101	8	CAT-V	G-10/3	
25	YASEEN DAD	JR SECURITY ASSISTANT	NATIONAL ASSEMBLY SECTT	101	9	CAT-V	G-10/3	
26	FAQIR MUHAMMAD	UDC	INTERIOR	101	10	CAT-V	G-10/3	RIAZ AHMED, NAIB QASID, FEDERAL FLOOD COMMISSION, DATED 18/11/06
27	GHULAM MEHDI	ASSISTANT	FPSC	101	11	CAT-V	G-10/3	
28	WIDOW OF M IBRAHIM	STENOGRAPHER	INTERIOR	101	12	CAT-V	G-10/3	GHULAM MUHAMMAD, JR. SECURITY ASSTT., SENATE SECTT. ON 05/01/08 SUBJECT TO VACATION BASIS
29	M SHAFIQUE	TGT	FEDERAL DIRECTORATE OF EDUCATION	101	13	CAT-V	G-10/3	ZUBAIDA BIBI, MTT, F.G. SCHOOL NO. 36, G-8/4, DATED 28/04/06
30	SHABBIR AHMAD	UDC	FIA	101	14	CAT-V	G-10/3	
31	BASHIR MASIH	GUTTER MAN	PAK PWD	101	15	CAT-V	G-10/3	
32	M ASHRAF	NQ	NAB	101	16	CAT-V	G-10/3	

E:\ASSEMBLY QUESTION\BLOCK 100 & 101 G-10-3

Court of Islamabad and got stay order from the court. Further action will be taken as soon as Hon'able court decided the case.

(b) List attached.

(c) The case is subjudice in civil court and further action will be taken on decision of civil court.

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary please?

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: جناب! اس میں جو جواب دیا گیا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ وہاں پر ایف آئی اے کا ایک ملازم رہائش پذیر ہے جبکہ یہ حقیقت نہیں ہے۔ ایک widow جس کے نام پر وہ flat allot ہوا ہے' وہاں رہائش پذیر نہیں ہے۔ وہاں پر کوئی پی ڈبلیو ڈی کا بندہ رہتا ہے جس کا نام ہاشم ہے۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا یہ چاہ رہی ہوں کہ اس میں کیا حقیقت ہے؟ اس کا rent آپ کو کس کے نام سے ملتا ہے؟ کون آپ کو rent دیتا ہے؟ آپ نے جو لسٹ اس میں دی ہے اس میں ۲۸ نمبر پر کوئی غلام محمد ہے جس کے نام پر وہ allot ہے اور وہ بندہ اس میں نہیں رہتا۔ جبکہ جس کے نام پر allot ہوا ہے اسی کو اس کا حق ملنا چاہیے۔جبکہ کسی اور کے نام پر کوئی اور بندہ وہاں پر رہ رہا ہے۔ یہ سراسر غلط ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ: شکریہ جناب چیئرمین! جہاں تک یہ پوچھا گیا تھا کہ number of flats جو ہیں ان میں illegal occupants کتنے تھے؟ Proper inquiry conduct ہوئی۔ اس میں سے ایک چیز جس کو معزز ممبر صاحبہ نے point out کیا ہے۔ وہ خاتون court میں گئی ہے۔ وہاں سے stay لیا ہے۔ جیسے ہی court اس کو decide کرے گی ہم اس کو dispose of کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ stay کو کر رہے ہیں۔ وہ courtship کریں گے۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ: اس کے باوجود بھی اس کو----

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: ذرا آپ اس کو دیکھ لیں کیونکہ اس میں صحیح لوگ نہیں رہتے۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ: ٹھیک ہے میں دیکھ لوں گا۔

Mr. Deputy Chairman: We move down to Question No. 52.

Razina Alam sahiba, on her behalf

وہ نہیں ہے۔ Petroleum and Natural Resources کے نہیں ہیں۔ میں انتظار کر رہا ہوں کہ دس منٹ میں پہنچتے ہیں کہ نہیں پہنچتے۔

52. ***Mrs. Razina Alam Khan:** (Notice received on 13-11-2008 at 08:19 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) the number of hostels in Islamabad for Federal Government employees indicating also the accommodation details of each hostel;

(b) whether it is a fact that a number of rooms in those hostels are illegally occupied or allotted to un-authorized (non-entitled) persons, if so, the details and reasons thereof and action taken by the Government in this regard?

Mr. Rahmatullah Kakar: (a) There are only 4 Lodges/Hostels in Islamabad, the details of the accommodation is as under:—

Name of Lodge/Hostel	Room Nos.	Suite Nos.
Federal Lodge-I	71	30
Federal Lodge-II	29	16
Fatima Jinnah Hostel	76	04
Chummary Hostel	36	Nil

(b) All the allotments have been made as per rules and at present no un-authorized person is residing in the above mentioned Lodges/Hostels.

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary? Question No.53.

53. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 14-11-2008 at 10:35 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the number of gas reserves explored in the country during the years 2005-06, 2006-07 and 2007-08; and

(b) the steps being taken by the Government for further exploration of gas reserves in the country?

Dr. Asim Hussain: (a) During the said period thirty four (34) Gas/Gas Condensate discoveries were made.

(b) the Government is taking following steps to further enhance exploration activities in the country:

(i) 119 exploration licenses for exploration of oil & gas in Pakistan have been granted.

(ii) Petroleum Policy 2009 was considered by the ECC of the cabinet on 09-01-2009 and approved the Policy in principle. However a committee was constituted to revisit some provisions of policy 2009 and to take decision for their incorporation in the Policy 2009.

(iii) Government has started target marketing to attract multi-national companies for investment in Pakistan.

(iv) A basin study is being undertaken to evaluate the hydrocarbon potential of different sedimentary basins of the county for further enhancing interest of new investors.

Mr. Deputy Chairman: Question No.54.

54. ***Mrs. Tahira Latif:** (Notice received on 15-11-2008 at 09:40 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) the number of applications received by the Pakistan Housing Authority (PHA) for allotment of flats to the Government Servants in BPS 1 to 16;

(b) the acreage of land purchased/acquired for the said flats; and

(c) the date by which the names of successful candidates of first draw will be announced by PHA?

Mr. Rahmatullah Kakar: (a) 12868 applications were received for allotment of flats to Federal Government servants in BPS 1 to 16 in sector G-10/2, G-11/3. Islamabad. Details are at Annex-I.

(b) 31.4 acres of land was purchased from CDA as under:

G-10/2	6.9 Acres
G-11/3	8.9 Acres
I-16/3	15.6 Acres
Total:	31.4 Acres

(c) Balloting was held on October 29, 2008 while list of successful candidates was published in the national press on October 30, 2008.

DETAIL OF APPLICATIONS RECEIVED FROM F.G. EMPLOYEES FOR HOUSING SCHEME AT ISLAMABAD

Sr#	City & Last date of submission of App.	Site	Type	Covered Area	No. of Appartments	Application Received by PHA
1	Islamabad (Aug 09, 08)	G-10/2	D	900 sft	272	7282
		G-11/3	E	700 sft	400	5586
	TOTAL				672	12868

Mr. Deputy Chairman: Madam Tahira Latif sahiba. Page 20.

بیس نمبر پر آ جائیں۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ آخری سوال ہے پھر اس کے بعد I will defer the questions. اچھا کوئی نہیں ہے۔ Minister for Culture ہیں۔ آپ جواب دیں گے۔ چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب کا question ہے۔

58. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 17-11-2008 at 08:55:a.m.

Will the Minister for Culture be pleased to state:

(a) whether it is a fact that an amount of Rs. 85.000 million was allocated by the Government in the PSDP, 2007-08 for construction of Aiwan-e-Quaid Islamabad, if so, the amount received and spent by the Ministry on this project so far;

(b) the progress made on the said project so far; and

(c) whether the project has been completed, if not, the reasons thereof?

Minister for Culture: (a) Yes, an amount of Rs.85.000 million was allocated for construction of Aiwan-i-Quaid in the PSDP, 2007-08. Actual expenditure upto 30-06-08 was Rs.20.333 million. Allocation for the project in PSDP 2008-09 is Rs.100.00. Expenditure during July –December, 2008 was Rs.24.764 million.

(b) 25% of construction work has been completed by end – December. 2008.

(c) Construction of the edifice is scheduled for completion in July 2009. The project is expected to be completed with in the originally estimated period of two years.

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary please? No supplementary. Question No 59 Senator Tahira Latif sahiba. Page No. 25.

59. *** Mrs. Tahira Latif:** (Notice received on 18-11-2008 at 09:00:a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) the number of un-authorized occupants of Government accommodation in Islamabad: and

(b) the steps being taken to eject the un-authorized occupants?

Mr. Rahmatullah Kakar: (a) Details of the un-authorized occupants of Government Accommodation in Islamabad are as under: —

i. Employees of ICT Police (Annex-I).

ii. Employees of non-entitled departments (Annex-II).

iii. Retired employees (Annex-III).

The record of Government owned accommodation was burnt in the Lal Masjid incident. Reconstruction of said record is underway. The present lists have been constructed on the basis of record compiled so far.

(b). Notices have been served and ejectments are underway.

(Annexures have been placed on the Table af the House as well as Library).

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary please? No supplementary.

Mr. Deputy Chairman: Question No. 60 Senator Col. (Retd.) Tahir Hussain Mashhadi sahib. Answer taken as read.

60. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 18-11-2008 at 11:00:a.m.)

Will the Minister for Zakat and Ushr be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to award new scholarships out of Zakat Fund to deserving students, if so, its details?

Mr. Noor-ul-Haq Qadri: No.

Mr. Deputy Chairman: Any supplementary. Page No.26 پر آ جائیں۔ وہ آپ کا بالکل پہلا question ہے۔ جہاں زکوٰۃ پر آپ نے question کیا ہے کہ scholarships زکوٰۃ فنڈز سے دی جا رہی ہیں یا نہیں دی جا رہیں۔ قادری صاحب کا جواب no میں ہے۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Yes Mr. Chairman.

Mr. Deputy Chairman: Thank you.

آپ supplementary کرنا چاہتے ہیں قادری صاحب پر۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، جناب! اس میں تقریباً دو سال سے بلوچستان کو اُس مد میں کوئی رقم جو ہے وہ disburse نہیں ہوئی ہے۔ اس کی وجہ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ اگر اس کی کوئی وجہ ہے تو اس پر ایک تو explain کر دیں اور اگر وہ ابھی disburse نہیں ہوئی ہے تو وہ amount کب تک disburse ہو گی؟

جناب ڈپٹی چیئرمین، یہ backlog ہے۔ قادری صاحب جو پیچھے رقم دینی تھی وہ رقم نہیں دی۔ Question No.60 کی بات ہے۔

Will the Minister for Zakat and Ushr be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to award new scholarships out of Zakat Funds to deserving students, if so, its detail?

وہ کہتے ہیں no. قادری صاحب۔

سینیٹر حافظ عبدالمالک قادری، جی۔ "نہیں" کی تفصیل نہیں ہوتی۔ ہاں کی تفصیل ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، مطلب ہے کوئی proposal نہیں ہے۔

سینیٹر حافظ عبدالمالک قادری، Proposal بالکل نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو bank سے collection ہوتی ہے زکوٰۃ فنڈز کی وہ ہر سال کم سے کم تر ہوتی جا رہی ہے اور ہم کوئی نئی مد اس میں کھولنا نہیں چاہتے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، زکوٰۃ ہم دے ہی نہیں سکتے۔ قرض دار ملک ہے۔ قرض دار کیسے زکوٰۃ دیں گے؟ آپ تھوڑی سی وضاحت کریں۔ تھوڑی سی روشنی ڈالیں۔

سینیٹر حافظ عبدالمالک قادری، کامران مرتضیٰ صاحب نے پوچھا ہے وہ یہ کہ میں خود گیا تھا بلوچستان کے Chief Minister صاحب سے ملا تھا۔ ان کے زکوٰۃ منسٹر صاحب سے ملا ہوں اور دو سال سے پیسہ ادھر جاتا ہے۔ بلوچستان تو ہر وقت چیختا ہے کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں۔ ضرورت ہے۔ Officers belong کرتے ہیں بلوچستان سے لیکن وہ utilize نہیں کرتے اور وہ پیسہ واپس آجاتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، قادری صاحب زکوٰۃ چیئرمین بھی نہیں بنے۔ ابھی جا کر بنے ہیں۔

جناب نورالحق قادری (وزیر برائے زکوٰۃ و عشر)، جناب یہ provincial matter ہے اور صوبے ہی نے اس مسئلے کو سنبھالنا ہوتا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، انہوں نے پہلے چیئرمینوں کو نکال دیا۔ اب district میں کوئی چیئرمین نہیں ہے اور جتنے بھی بیوہ عورتیں اور غریب معذور بچے جو hepatitis C کے مریض تھے ان کی مدد کرنے سے انہوں نے منع کر دیا ہے کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، یہ سوال deserving students کا ہے۔

سینیٹرسردار محمد جمال خان لغاری، جناب چیئرمین صاحب! میں وزیر سے پوچھنا چاہوں گا کہ deserving students کے لیے پہلے تو زکوٰۃ فنڈز میں سے یہ رقم مختص کی جاتی تھی۔ اب کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ محترمہ شہید بینظیر بھٹو صاحبہ کے انکم سپورٹ پروگرام جس پر 32 ارب روپے کی allocation ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے یہ deserving students اس زکوٰۃ کے پیسے سے، جس کے وہ مستحق ہیں محروم ہو چکے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین، وہ علیحدہ چیز ہے۔ میرے خیال میں زکوٰۃ ایک separate programme ہے۔ جی ڈار صاحب آپ بتائیں کیونکہ آپ بھی کچھ عرصہ وہاں رہے ہیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب! وہ basically budgetary allocation ہے جو Income Support Fund ہے اور nothing to do with Zakat. میں زکوٰۃ کے حوالے سے پوچھوں گا کہ یہ تو ٹھیک ہے کہ ابھی proposal نہیں ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ deserving students کوکوئی ایسا پروگرام نہیں ملتا یا financial assistance نہیں ملتی تو first of all کیا محترم وزیر صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ابھی proposal نہیں ہے' اس کو بالکل نہیں ہونا چاہیےیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہونا چاہیے؟ اگر ہونا چاہیے as a Muslim اور سمجھتے ہیں کہ غریب طلباء کو امداد ملنی چاہیے تو پھر وہ کیا plan کر رہے ہیں اور وہ اس کے لیے کیا کریں گے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی قادری صاحب' یہ بڑا specific question ہے اور یہ nail on the head ہے۔

جناب نور الحق قادری، جناب جس طرح معزز رکن نے کہا اگر ہاؤس کی رائے ہے آپ کا حکم ہے تو ہم اس کو Central Zakat Council میں discuss کر لیتے ہیں اور اس پر

عمل کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی لیاقت بنگزئی صاحب! وزیر صاحب تو کہہ رہے ہیں کہ مجھے یہ رائے دے رہے ہیں تو میں اس پر انشاء اللہ کام کرواؤں گا۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب! آپ ہاؤس کی sense لے کر رائے دے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، ٹھیک ہے اس کے لیے ہاؤس کی رائے لیتے ہیں۔ جناب وسیم سجاد صاحب آپ اسے move کریں کہ deserving students کے لیے fund رکھا جائے یا نہ رکھا جائے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، جناب مجھے اپنا ضمنی سوال کرنے دیں اس کے بعد پھر یہ move کریں۔ جناب چیئرمین صاحب! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ جناب نورالحق قادری صاحب جو کہ عالم دین بھی ہیں میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ بنکوں میں جو پیسہ رکھا جاتا ہے اس پر جو سود ملتا ہے اور اس سود میں سے جو اڑھائی پرسنٹ کاٹتے ہیں کیا اس کو آپ زکوٰۃ کہتے ہیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین، یہ ایک علیحدہ چیز ہے۔ یہ تو deserving students کی بات ہو رہی ہے۔ یہاں deserving students کا مسئلہ حل ہو رہا ہے' آپ دوسرے چکر میں پڑ جاتے ہیں۔ جی قادری صاحب۔

جناب نور الحق قادری، میں حاجی عدیل صاحب کے سوال کے جواب میں کہوں گا کہ اس کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل سے رجوع کیا جائے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیر زادہ، جناب چیئرمین! قرآن مجید کے مطابق بات ہونی چاہیے۔ خالی رائے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ جو زکوٰۃ جمع ہوتی ہے' یہ ناجائز جمع ہوتی ہے۔ اس کی تقسیم ناجائز ہے۔ یہ صرف بھوکوں کے لیے ہوتی ہے۔ یہ صرف ان کے لیے ہوتی ہے جن کو کپڑا نہیں ملتا' جن کو روٹی نہیں ملتی۔ کسی وظیفے یا کسی scholarship کے لیے زکوٰۃ جائز نہیں ہے۔ زکوٰۃ جتنی جمع ہوتی ہے اس سے زیادہ پیسے تو آفیسرز کھا جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، اس پر آپ علیحدہ ایک discussion کرنا چاہتے ہیں۔ اگلا بڑا

اہم سوال ہے جو کاظمی صاحب سے متعلق ہے۔ ہم ہاؤس سے یہ رائے لیتے ہیں کہ deserving students کے لیے ان کی وزارت fund دے یا نہ دے اور اس کے لیے وسائل پیدا کر کے دیں۔ جی آپ نے sense لے لیا ہے۔ اب اگلا بہت important question ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، وزیر موصوف نے فرمایا کہ بلوچستان سے جب انہوں نے معلومات حاصل کیں تو ان کو کافی پیسے ملے لیکن surplus میں چلے گئے۔ بالکل درست فرمایا لیکن اپنی خامیوں کا بھی وہ اعتراف کرلیں کہ انہوں نے اتنا لمبا چوڑا اس کے لیے procedure بنایا ہے کہ ایک بیوہ کے لیے یا کسی کی بیٹی کے جہیز کے لیے یا students کے funds کے لیے یا hospital سے ادویات کو حاصل کرنے کے لیے اس procedure کو پورا کرنا بہت مشکل ہے۔ اس procedure کو مکمل کرنے میں 12 مہینے صرف ہو جاتے ہیں۔ اس چیز پر بھی غور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، بالکل ٹھیک بات ہے۔جی چٹھہ صاحب۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ، جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں جناب وزیر صاحب سے کہ جو بینظیر انکم سپورٹ پروگرام شروع ہوا ہے اس سے پہلے غربت کے خاتمے کے لیے ایک Food Support Programme تھا' وہ پنجاب میں کئی مہینوں سے بند ہو گیا ہے۔ کیا اس کے بدل میں بینظیر انکم سپورٹ پروگرام شروع کیا گیا ہے یا اس نے بھی ساتھ جاری رہنا ہے؟ اس کی ہمیں clarification چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، میرے خیال میں اس سوال کا جواب فرزانہ راجہ صاحبہ دے سکتی ہیں اور ان کو اس کا پتا نہیں ہو گا۔ چلو یہ بات نوٹس میں آگئی ہے اور رضا صاحب نے بھی سن لیا ہے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان، جناب! میرے سوالات defer ہو رہے ہیں تو جناب انہیں کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، وہ defer ہو رہے ہیں۔ اس پر رضا صاحب سے opinion لے لیتے ہیں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان: جناب! defer نہیں refer کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی کرتے ہیں۔ اسمٰعیل بلیدی صاحب سوال نمبر 63۔

63. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 22-11-2008 at 08:50:a.m.)

Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state:

(a) the number of pilgrims who performed Hajj, 2008 under government scheme; and

(b) the number of pilgrims who performed Hajj, 2008 through tour operators with province-wise break up?

Syed Hamid Saeed Kazmi: (a) 84,698 pilgrims performed Hajj-2008 under Government Scheme

(b) 79,543 pilgrims performed Hajj - 2008 through Hajj Group Organizers. Province wise detail of these pilgrims is as under:—

ICT	2,734
Punjab	30,153
NWFP	13,699
Sindh	24,004
Balochistan	6,165
FATA	2,027
AJK	640
Northern Area	121
Total:—	**79,543**

Mr. Chairman: Any supplementary question?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب! مجھ سے پہلے یہاں ایک point raise ہوا تھا۔ جناب! یہ حج کا معاملہ ہے۔ حج کے معاملے میں بڑے گھپلے اور misuses ہوئے۔ اس پر لوگوں نے رونا شروع کیا۔ آخری وقت تک ہمارے لوگ جو بلوچستان سے تھے ان کو accommodate نہیں کیا گیا۔ جناب! اس میں جو کوٹہ دیا گیا ہے اس میں بلوچستان سے صرف 6165 لوگ ہیں جبکہ پنجاب سے 30 ہزار اور سندھ سے 24 ہزار۔ جناب! آپ اندازہ کریں کہ حج کے معاملے میں بھی بلوچستان سے کم لوگوں کو بھیجا گیا ہے۔ بلوچستان سے تو زیادہ حاجی جاتے ہیں لیکن بلوچستان کو اس میں نظر انداز کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، میرے خیال میں Questions 63 and 64 کو آپ اکٹھا کر لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، میرے خیال میں وزیر صاحب اس کا جواب نہیں دے سکتے ہیں اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، انہیں جواب تو دینے دیں۔ اگر جواب سے آپ کی تشفی نہ ہوئی تو پھر آگے سوچیں گے۔ جی کاظمی صاحب۔

سید حامد سعید کاظمی (وفاقی وزیر برائے مذہبی امور)، جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ بلیدی صاحب نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ بلوچستان سے حاجی باقی صوبوں کے مقابلے میں زیادہ جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں اعتراض تو باقی صوبوں کو ہونا چاہیے کہ آپ بلوچستان سے حاجیوں کو زیادہ کیوں بھیجتے ہیں۔ یہاں پر وہ فرما رہے ہیں کہ نہیں جی آپ یہاں پر ہمارے ساتھ زیادتی کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، کاظمی صاحب! ہم بلوچی سے اردو میں translate کرتے ہیں۔ زیادہ لوگ جانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ہم اس طرح کہہ دیتے ہیں، آپ ہمیں اردو کی مار دیتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، آبادی کے مطابق ہمارے حاجیوں کو quota دینا

چاہیے، یہ نہیں کہ سب سے زیادہ حاجی بلوچستان سے جاتے ہیں۔ اس دفعہ جو quota دیا گیا، یہاں تو منسٹر صاحب نے خود اعتراف کیا کہ جی سیاسی طور پر وہ کوٹے دیے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں نے اور members نے سفارش کی ہے، ان سب کی detail آنی چاہیے۔ اس House کو بتایا جائے کہ کتنے لوگوں کے کہنے پر یہ quota دیا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین، میڈم یاسمین شاہ! آپ بھی اس کے ساتھ related question کرلیں تاکہ کاظمی صاحب اس کا جواب دیں۔ ولی بادینی صاحب! آپ بھی حج پر جائیں گے۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، میرا اسی سلسلے میں سوال ہے۔ چونکہ میں حج کمیٹی میں بھی تھی، tour operators کے معاملے کی تفصیل میرے علم میں بھی ہے۔ جناب! ہوتا یہ ہے کہ اگر کسی کو آپ نے 300 کا quota allot کیا ہے، تو وہاں پر ان کو ایک ایک ہزار quota دیا جا رہا تھا۔ اس سلسلے میں کاظمی صاحب سے میری گزارش ہے کہ ذرا inquiry کروائیں کیوں کہ پچھلے سال بھی یہی مسئلہ ہوا تھا اور میرے خیال میں اس سال بھی لوگ کافی شکایت کر رہے ہیں۔ اس لیے آپ اگر House کو تفصیلاً آگاہ کر دیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، ولی بادینی صاحب! آپ رحمٰن ملک صاحب کے ساتھ سُٹ پنجہ چھوڑیں، سوال کریں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، چیئرمین صاحب! مہمان کبھی آتا ہے تو اس کو پنجہ ملانا پڑتا ہے۔ کاظمی صاحب نے ہم لوگوں کے ساتھ کافی help کی ہے، ہمیں اس سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں جن سیاسی آدمیوں کو حاجیوں کا extra quota دینے کا ذکر ہوا، وہ کون ہیں؟ کاظمی صاحب! مہربانی کر کے ان کی نشاندہی کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، یہ آخری question ہے۔ اس کے بعد میں رضا صاحب سے پوچھوں گا کہ دونوں concerned ministers اور adivsors نہیں آئے۔ جی کاظمی صاحب۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، جناب چیئرمین! کاظمی صاحب اس چیز کا بھی ساتھ ساتھ جواب دے دیں کہ اس میں کورٹ کا فیصلہ تھا کہ تین سو سے اوپر quota نہیں دیا جائے گا۔

اس جواب میں جو آپ کی quota list آئی ہوئی ہے، تو کیا اس میں یہ نہیں دیا گیا؟

سید حامد سعید کاظمی، جناب چیئرمین! پہلی گزارش تو یہ ہے کہ ہائی کورٹ کا decision تھا کہ تین سو سے زیادہ کسی کو quota نہ دیا جائے۔ اس میں ایک بھی exemption نہیں ہے۔ کوئی ایک کمپنی بھی ایسی نہیں ہے جس کو تین سو سے زیادہ quota دیا گیا ہو، کوئی ایک بھی ایسی نہیں! بلوچستان کے حوالے سے گزارش یہ ہے کہ ان کے tour operators, ان کی agencies کو ہم نے quota دیا ہے اور باقی کو بھی دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو applications آتی ہیں، اگر اس حساب سے دیکھا جائے تو باقی صوبے کے لوگ، ورنہ یہاں پر پھر مزید ایک clash شروع ہو جائے گا۔ آپ کے سامنے جو figures ہیں اگر آپ ان کو ملاحظہ فرمائیں تو کسی کے ساتھ discrimination نہیں ہے اور پہلی گزارش یہ ہے کہ حج کوٹے میں بنیادی طور پر، علاقائی اور صوبائی بنیادوں پر کوٹے تقسیم کرنے کی کوئی نظیر بھی نہیں ہے۔ یہ تو حسن اتفاق ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری مدد ہے کہ جب یہ سوال آیا کہ آپ اس کو provincial basis پر bifurcate کر کے بتائیں اور جب ہم نے اسے bifurcate کیا تو کچھ ایسی صورت حال سامنے آئی کہ جس میں ہمیں کسی سے شرمندگی نہیں ہو رہی، لیکن صوبائی بنیادوں پر یہ کوٹے تقسیم نہیں ہوتے۔ اگر اس حوالے سے کوئی proposal ہے ہمارے parliamentarians کا، جیسے بلیدی صاحب فرما رہے ہیں، بے شک ہم کمیٹی میں discuss کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ جی۔ آخری سپلیمنٹری۔ بلیدی صاحب! آپ please کاظمی صاحب سے مل لیجیے گا۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، کاظمی صاحب نے جو list دی ہے، page No. 31 پر پنجاب میں 92 tour operators تھے، پختونخواہ، فاٹا اور NA میں ملا کر 44 ہیں، سندھ میں 36 ہیں اور بلوچستان میں 22 ہیں۔ بلوچستان کو 22 ملے ہیں پھر بھی بلیدی صاحب شور مچا رہے ہیں۔ میرے صوبے پختونخواہ، فاٹا اور NA کو ملا کر آپ 44 دے رہے ہیں، ہمیں زیادہ ملنے چاہییں۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، جناب! کاظمی صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ

جو list آپ نے دی ہے، اس میں quota نہیں لکھا ہوا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، انہوں نے کہا کہ 300 سے زیادہ میں نے کسی کو نہیں دیا۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: جناب! وہ list تو House میں آنی چاہیے تھی۔ اسی میں تو ساری گڑبڑ ہوتی ہے۔ اسی میں تو پھڈا ہوا تھا، پچھلی مرتبہ بھی یہی ہوا تھا، اسی میں تو سارا مسئلہ ہوتا ہے۔

سید حامد سعید کاظمی: میں عرض کروں گا کہ پہلی گزارش تو یہ ہے کہ اس دفعہ بلیدی صاحب نے کہا کہ جی لوگ بہت چیخ رہے ہیں، بہت رو رہے ہیں، بہت کچھ ہو رہا ہے، لیکن میں پوری ذمہ داری سے on the floor یہ عرض کروں گا کہ پچھلے حج operations کے بعد جو scandals سامنے آئے تھے، اللہ کے فضل و کرم سے کوئی نہیں آیا۔ جو کچھ حادثات ہوئے تھے، اس دفعہ کوئی نہیں ہوا۔ بے شک میں مانتا ہوں کہ لوگوں کو بہت سی شکایات ہوں گی اور ظاہر ہے جہاں 165,000 کے قریب افراد جائیں تو وہاں پر individual complaints کو آپ rule out نہیں کر سکتے۔ اس کے باوجود اگر آپ compare کریں previous operations کے مقابلے میں تو الحمدللہ مجھے opposition سے دوستوں نے آکر مبارک باد دی کہ جی آپ کو مبارک ہو، کوئی ایسا کیچڑ نہیں اچھلا، کوئی ایسا سکینڈل نہیں بنا۔ Improvement کی گنجائش بہرحال رہتی ہے، اس کو ہم تسلیم کرتے ہیں اور اب تک جو حج پالیسی چلی تھی وہ پانچ سال پہلے Cabinet نے approve کی تھی، اس دفعہ ہم نئی حج پالیسی بنا رہے ہیں اور انشاء اللہ العزیز، مئی میں آئے گی۔ اس کے لیے دوستوں سے suggestions آئیں گی تو انشاء اللہ improvement بھی ضرور سامنے آئے گی۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: جناب چیئرمین! میں کاظمی صاحب کی بہت respect کرتی ہوں لیکن میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں نے اس کمیٹی میں دو مہینے تک کام کیا ہے اور اس کے اندر جا کر مجھے پتا لگا کہ اس میں کتنی corruption ہو رہی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ House میں اس چیز کی وضاحت ہونی چاہیے کہ کتنے tour operators کو کتنا quota مل رہا ہے۔ اگر آپ اس کو سمجھیں تو یہ ایک بہت بڑا issue ہے۔

سید حامد سعید کاظمی، دیکھیے، گزارش یہ ہے کہ سوال صرف یہ تھا کہ کس کا کتنا quota increase کیا گیا ہے۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، جناب! میں اس کی بات نہیں کر رہی ہوں۔ وہ تو مجھے بھی پتا ہے کہ اس میں order تھا کہ جس نے اچھے طریقے سے اگر لوگوں کو بھیجا ہے اور ان کی complaint نہیں ہے تو ان کے کوٹے کو increase کیا جائے۔ لیکن میں کاظمی صاحب سے یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اس سال کتنے tour operators کو province-wise کتنا quota دیا گیا؟ وہ براہ مہربانی بتا دیں۔

سید حامد سعید کاظمی، میں ایک وضاحت کرتا چلوں، گزارش یہ ہے کہ اگر اس کے اندر آگے quota بھی لکھیں، دوسرا سوال یہ ہوگا کہ اب بتائیے کہ پچھلے سال quota کتنا تھا اور کتنا increase کیا، یہ تو ایک ایسا سلسلہ ہے-------میں محترمہ سینیٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ کسی وقت تشریف لے آئیں، وہ تمام detail ہماری website پر موجود ہیں اور اگر آپ چاہتے ہیں تو on the floor بھی ہم table کرنے کے لیے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، کاظمی صاحب! آپ ایسا کریں ایک circular کر کے ہم سینیٹرز کو information دیں۔ اب میں کچھ comment کرنے لگا ہوں کیونکہ Minister Water and Power اور Minister Petroleum غیر حاضر ہیں۔ Raza sahib! now what should we do? Should we defer it?

(مداخلت)

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، چیئرمین صاحب! میں اتنا ضروری اور اہم سوال کر رہی ہوں۔ Quota increase کیا گیا ہے تو کیوں کیا گیا ہے؟ اس کی وجوہات بھی بتائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، میں ان کو letter لکھ رہا ہوں، I am going to send it in writing to them, seeking an answer. سوال جیسے آپ کہہ رہی ہیں، اسی طرح formulate کر کے ان سے information منگوا لیں گے۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، آنے والے جمعہ کو please ہمیں دے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، I hope وہ اتنا جلدی کر سکیں ۔ آگے بڑھیں because have come to the end of the Question Hour. We are over shot it by five minutes. جی لیاقت بنگزئی صاحب! آپ soft spoken آدمی ہیں، میں آپ کی دل آزاری بالکل نہیں کرتا۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، گزارش یہ ہے کہ 31 December, 2008 کو دو پاکستانی حاجی جن کا تعلق بلوچستان سے تھا ان کو واپسی پر جدہ ائرپورٹ سے سوار نہیں ہونے دیا گیا۔ ان کے نام بھی آپ note کرلیں، حاجی اختر محمد اور حاجی عبداللہ۔ ان کی فلائٹ نمبر PK3040 تھی۔ جناب چیئرمین! ایک مہینہ ہو گیا ہے اب تک ان حاجیوں کا کوئی پتہ نہیں ہے کہ یہ کہاں پر ہیں؟ کس حالت میں ہیں؟ مر گئے ہیں؟ زندہ ہیں یا کسی عقوبت خانے میں ہیں؟ کیا ہو رہا ہے؟ میں نے بلوچستان کے ان دو حاجیوں کے نام اور فلائٹ نمبر بھی دے دیے ہیں۔ اس ضمن میں اب تک نہ ہی وزارت خارجہ اور نہ ہی وزارت مذہبی امور نے کوئی پیش قدمی کی ہے۔ یہاں ان کے خاندان والے پریشان بیٹھے ہوئے ہیں۔ صبح و شام پارلیمنٹ کے سامنے احتجاج کر رہے ہیں۔ ان کا کیا ہو گا؟

جناب ڈپٹی چیئرمین ، ٹھیک ہے جناب میں اس مسئلہ پر in writing دے دوں گا ۔ Question Hour has come to an end, Raza Sahib federal minister and advisor have not come..... اب آپ جو بھی کہنا چاہیں---

35. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 30-10-2008 at 13:30 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that estimate has been prepared for conversion of single phase electricity distribution system into three phase system in Sector G-6/1-3, Islamabad (A-type Quarters), if so, the date on which the said estimate was prepared;*

(b) *whether it is also a fact that the said system has so far not been converted from single to three phase, if so, the reasons thereof; and*

(c) *the time by which the work will be completed on the said project?*

Raja Pervaiz Ashraf: (a) Two LT proposals for conversion of Single Phase to three phase system in Sector G-6/1-3 Islamabad have been completed as under:

S. No.	Name of work/ proposal	Estimated amount (Rs in miln)	Present status
1.	Street No.1 G-6/1-3 I/abad.	0.379	Completed during 07-08
2.	St. No. 31-34 & Saddar Rd: G-6/1-3 I/abad.	5.503	Completed during 08/08

No other estimate for conversion of single phase to three-phase system in Sector G-6/1-3 Islamabad (A type quarters) has been prepared.

(b) No proposal is lying pending for execution of single phase to three phase in Sector G-6/1-3 Islamabad please.

(c) Not applicable.

40. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 01-11-2008 at 08:40 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state the steps being taken by the Government to increase the production of electricity in the country?

Raja Prevaiz Ashraf: In order to overcome electricity shortage in the country, the Government has initiated a plan to add 2200 MW power generation to the system as part of crises management within April 2008-April 2009 under Prime Minister's Directive.

2. Besides fast track power generation projects to the extent of 1500MW which are to be installed by end December, 2009 have been awarded.

3. In addition to the above, the Government is also in the process of implementation of power generation projects in short term upto year 2011 with a total capacity of **6603 MW.** A long term plan comprising hydropower projects worth 8000 MW and coal based power projects worth 5000 MW are also on the anvil.

41. *Mr. Muhammad Talha Mahmood: (Notice received on 03-11-2008 at 10:45 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the details of increases made in the prices of natural gas during the last one year?

Dr. Asim Hussain: Detail of increases made in the price of natural gas during the last one year is attached as Annex-I.

Annex-I

Change in Gas Sale Prices (during last 1 Year)

	w.e.f. 01.01.2008	w.e.f 01.07.2008		w.e.f 01.01.2009	
	Rs/ MMBTU	Rs/ MMBTU	% increase	Rs/ MMBTU	% increase
Domestic Sector:					
Over 0-50m^3 per month.	78.38	78.38	0.00%	82.30	5.00%
Over 50-100m^3 per month	82.07	82.07	0.00%	86.17	5.00%
Over 100-200m^3 per month	149.40	149.40	0.00%	156.87	5.00%
Over 200-300m^3 per month	239.01	313.10	31.00%	332.12	6.07%
Over 300m^3 per month	310.92				
Over 300-400 m^3 per month		407.31	31.00%	432.06	6.08%
Over 400 - 500 m^3 per month		529.50	70.30%	561.67	6.08%
Over 500 m^3 per month		688.35	121.39%	730.17	6.08%
Commercial Consumers	283.05	370.80	31.00%	393.33	6.08%
Industrial Consumers	251.55	329.54	31.00%	339.43	3.00%
CNG Station	291.36	388.32	33.28%	427.15	10.00%
Cement Factories	335.67	428.89	27.77%	454.95	6.08%
Fertilizer Companies:					
-Feed stock:					
Pak American	36.77	36.77	0.00%	36.77	0.00%
Pak Arab	91.52	91.52	0.00%	96.14	5.05%
Dawood Hercules	91.52	91.52	0.00%	96.14	5.05%
Pak China/Hazara	97.11	97.11	0.00%	102.01	5.05%
FFC Jordan	36.77	36.77	0.00%	102.01	177.43%
-Fuel	251.55	329.54	31.00%	339.43	3.00%
Power Stations	251.55	329.54	31.00%	349.56	6.08%
Independent Power Projects	251.55	251.55	0.00%	295.03	17.28%

42 ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 03-11-2008 at 10:45 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the number of Pakistani companies engaged in drilling of oil and gas in the country; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to give more incentives to the local companies for exploration of oil and gas?

Dr. Asim Hussain: (a) Presently 10 local E&P Companies are engaged in drilling of oil and gas in the country.

(b) Yes, in order to give more incentives to E&P Companies, Petroleum Policy 2009 was considered by the ECC of the cabinet on 09-01-2009 and approved the Policy in principle.

44. ***Dr. Khalid Mehmood Soomro:** (Notice received on 04-11-2008 at 09:00 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the annual consumption of oil (petrol and Diesel) in the country during the last ten years?

Dr. Asim Hussain: (M. Tons)

Year	Petrol	Diesel
1998-99	1,075,662	6,619,677
1999-00	1,158,236	6,956,603
2000-01	1,084,945	6,992,617
2001-02	1,081,524	6,964,093
2002-03	1,092,696	7,013,829
2003-04	1,253,670	7,330,884
2004-05	1,322,354	7,734,266
2005-06	1,183,458	7,375,651
2006-07	1,151,662	7,285,186
2007-08	1,434,200	8,246,000

45. *Dr, Khalid Mehmood Soomro: (Notice received on 04-11-2008 at 09:25 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the details of oil, gas and coal reservoirs in the country with province-wise breakup?

Dr. Asim Hussain: Details of province wise recoverable oil/gas/coal reserves as on 30th June 2008 are as under:—

Provinces		Oil Million US Barrels of oil	Natural Gas Billion Cubic Feet	Coal Reserves in Million Tons
Balochistan	=	1.38	8581.86	217
Punjab	=	104.67	1399.49	235
Sindh	=	132.28	17181.68	184,623
NWFP	=	88.35	2626.78	90
Total		**326.68**	**29789.81**	**185165.00**

46. *Dr. Khalid Mehmood Soomro: (Notice received on 05-11-2008 at 09:25 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the present requirement of oil and gas in the country?

Dr. Asim Hussain: Present requirement of oil and gas in the country is around 19.2 million tons per annum and 5,289 Million Cubic Feet Per Day (MMCFD) respectively.

*Estimated constrained gas demand for 2008-09.

49. *Prof. Khurshid Ahmed: (Notice received on 06-11-2008 at 10:36 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources bepleased to state:

(a) *whether it is a fact that the contract of Reko-Diq Copper Mines has been awarded to an Australian firm, if so, its details; and*

(b) *whether it is a fact that the value of copper and gold deposits in those mines has been assessed as 21 billion dollars while the actual value of those deposits is about 65 billion dollars?*

Dr. Asim Hussain: (a) Mineral is a provincial subject therefore the informations were sought from Government of Balochistan. As per Government of Balochistan, an Australian Company BHP Mineral signed joint Venture Agreement for development of copper gold resources in 1993 with Balochistan Development Authority on the basis of BHP 75%and GOB/BDA 25% with approval of Government of Balochistan. In 2006 BHP awarded his shares (75%) to M/s Tethyan Copper Company (TCC), a consortium of M/s Atafogasta of Chile and Barrick Gold of Canada in 2006. This agreement is being reviewed by the partners. Presently TCC is conducting exploration work in the area comprising five exploration licences granted by GOB.

51. ***Mir Wali Muhammad Badini:** (Notice received on 13-11-2008 at 08:17 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the number of persons working in Reko-Diq Copper Project Balochistan with grade-wise break up; and

(b) the number of local persons working in the said project with grade-wise break up?

Dr. Asim Hussain: (a) Reko Diq Copper Gold Project Balochistan is operated by a Multi National Company M/s. Tethyan Copper Company Limited. As per information provided by M/s. TCC the total number of persons working in Project are **292** having the following detail:

(i)	Security department:	10
(ii)	Technical / Administration Officers:	37
(iii)	Technical / Administration Staff:	245
	Total:	**292**

(b) The number of local persons working in the said project are 247 having the following detail:

(i)	Technical / Administration Officers:	17
(ii)	Technical / Administration Staff:	230
	Total:	**247**

55. *Mrs. Tahira Latif: (Notice received on 17-11-2008 at 08:51 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) *the production and consumption of natural gas in the country during the last five years; and*

(b) *the shortfall of natural gas in the country during the said period?*

Dr. Asim Hussain: (a) Gas production and consumption in the country during the last five years remained as under:

Million Cubic feet per day on average basis

(MMCFD)

Year	Raw Gas Production*	Consumption
2003-04	3,295	3,060
2004-05	3,685	3,397
2005-06	3,836	3,572
2006-07	3,873	3,582
2007-08	3,973	3,726

*Inclusive of impurities, infield use, internal consumption of gas by companies and T & D losse etc.

(b) The shortfall of natural gas in the country mainly occurrs during the winter seasons on SNGPL's system as detailed below:

(MMCFD)

Year	Shortfall
2003-04	56
2004-05	122
2005-06	126
2006-07	201
2007-08	605

During the period under review there was no shortfall of gas on SSGCL's system.

56. *__Ch. Muhammad Anwar Bhinder:__ (Notice received on 17-11-2008 at 08:55 a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(*a*) *whether it is a fact that an amount of Rs.313.430 million was allocated by the Government in the PSDP, 2007-08 for Oil and Gas Exploration in Balochistan - Opening of E & P activities in Tribal Areas of Balochistan, if so, the amount received and spent by the Ministry on this project so far.*

(*b*) *the progress made on the said project so far; and*

(*c*) *whether the project has been completed, if not, the reasons thereof?*

Dr. Asim Hussain: (a) Yes- and amount of Rs. 313.430 million was allocated in out of which Rs. 200 million had been released to Government of Balochistan (GoB) in 2007-08. Balance amount of Rs. 113.43 million could not be released in 2007-08 due to non utilization of full amount released to GoB for the project prior to 2007-08.

No amount was received and spent by this Ministry, as the funds were provided to the Government of Balochistan under PSDP through AGPR-Islamabad. addition to Rs. 200 million released in 2007-08 as stated above, Rs. 450 million was released to GoB during 2004-07. Against the total released amount of Rs. 650 million. Rs. 357.571 million has so far been spent on the said project as reported by GoB.

(b) Out of total 28 schemes of this umbrella project, GoB has completed 16 different schemes of roads construction, water supply, tube wells, supply of electricity, while remaining schemes are in process relating to construction of basic health unit, up gradation of inter boys college to degree collage and water supply/ Tube wells schemes.

(c) The pace of work on the project remained slow mainly due to security reasons at Kohlu area, therefore the project could not be completed within the deadline of December, 2008.

57. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 17-11-2008 at 08:55 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that an amount of Rs.1500 million was allocated by the Federal Government in the PSDP 2007-08 for Lining of Irrigation Channels in Punjab, if so, the amount received and spent by the Ministry on this project so far;

(b) the progress made on the said project so far; and

(c) whether the project has been completed, if not, the reasons thereof?

Raja Pervaiz Ashraf: (a) The funds amounting to Rs. 1500 million were initially allocated by the Federal government in the PSDP 2007-08 for lining of irrigation channels in Punjab, which was later revised to Rs. 725 million. An amount of Rs. 375 million was released in 1st quarter which was fully utilized. An amount of Rs. 250 million for 2nd quarter & 3rd quarter were released during April 2008 by Federal Government and received 60 million from Government of the Punjab.

(b) Total funds received on the project *w.e.f* 2005-06 are Rs. 1885 million and utilized Rs. 1666 million so far which is 88%.

(c) The total Project Cost is Rs 30.99 Billion as such it has not been completed by 30-06-08 due to less availability of funds. The Project is being implemented under a phased programme by the Government of Punjab.

61. ***Prof. Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 20-11-2008 at 10:10:a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to install an additional transformer in village Morha Miran, Ch. Jaffar Iqbal Road, Tehsil Kallar Syedan, District Rawalpindi to cope with the load of electricity in the said village, if so, when?

Raja Pervaiz Ashraf: A proposal for installation of a 50 KVA transformer alongwith 3 No. HT and 2 No. LT structure has been approved for village Morha Miran, Ch. Jaffar Iqbal Ro Tehsil Kallar Syedan, District Rawalpindi and the work is likely to be complet by 31-01-2009.

62. ***Prof. Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 20-11-2008 at 10:10 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to upgrade transformer installed in village Darial, Tehsil Kallar Syedan, District Rawalpindi to cope with the load of electricity in that village, if so, when?

Raja Pervaiz Ashraf: It is stated that a 100 MVA Transformer exists at Mohra Dalerian Village Daryal, Kallar Syedan, Rawalpindi which has been further strengthened with installation of additional 50 KVA Transformer on 7-05-2008 to cope with the load of electricity in that village. As such there is no other proposal under consideration.

64. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 22-11-2008 at 08:50:a.m.)

Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state the names of tour operators whose quota of Hajj has been increased or canceled during the current year with province-wise break up indicating also the reasons for the increase or cancellation in each case?

Syed Hamid Saeed Kazmi: The quota of 198 Hajj Group Organizers (as per list and province-wise break-up placed at annex-A) has been increased from the space created by reduction of quota of those HGOs against whom complaints of serious nature were received from the Hujjaj and established. The Ministry was made bound by Kingdom of Saudi Arabia to allocate quota to only those Hajj Group Organizers who were registered for Hajj 2007. The Review Committee conducted review of the past performance of the Hajj Group Organizers and after due consideration allocated/re-ajusted the quota for the HGOs.

The quota of 12 Hajj Group Organizers was, however, cancelled for Hajj 2008 either by Saudi Government directly or by this Ministry on the basis of information received from Directorate General of Hajj, Jeddah or they did not submit required documents to avail quota for Hajj-2008. Province-wise detailed break-up is at annex B.

Annex-A

LIST OF HGO'S WHOSE QUOTA WAS INCREASED FOR HAJJ- 2008

SL NO	ENROL. NO	TOUR OPERATOR NAME	PLACE OF OPERATION
1	1101	KARWAN AL-AHMAD HAJJ SERVICES PVT LIMITED	MARDAN
2	1102	MINHAJ TOURS PRIVATE LIMITED	LAKKI MARWAT
3	1103	PIR INTERNATIONAL (PVT) LTD	PESHAWAR
4	1106	JABAL-E-NOOR HAJJ UMRAH (PVT) LTD	LAKKI MARWAT
5	1110	SAFAR-I-MAKKAH HAJJ SERVICES PRIVATE LTD	PESHAWAR
6	1111	KOHAT HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LTD KOHAT	KOHAT CITY
7	1123	TRIBAL HAJJ SERVICES (PVT) LIMITED	KHYBER AGENCY
8	1127	GUL FARAZ KHAN LIL HAJJ PVT LTD	BANNU
9	1130	ITTEFAQ HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LIMITED	MARDAN
10	1131	ZAM ZAM HAJJ UMRA SERVICES KOHAT	KOHAT
11	1132	ABU HAMID HAJJ SERVICES PVT LTD	PESHAWAR
12	1137	PIR KAFLA AL HUJJAJ PVT. LTD	NORTH WAZIRISTAN AGENCY
13	1141	MOHAMMAND HAJ SERVICES PVT LTD PESAHWAR	PESHAWAR
14	1142	AL SABIL UL QABA HAJJ & UMRA SERV PVT LTD	DIR LOWER
15	1146	AL JAZEERA HAJJ SERVICES PVT LTD	KHYBER AGENCY
16	1147	KARWAN-E-SARHAD (PVT) LTD	PESHAWAR
17	1149	ANGAZEY HUJJ UMRAH SERVICES	PESHAWAR
18	1151	BILAL TRAVELS & TOURS SERVICES PVT LTD	SHANGLA
19	1160	FAHEEM HAJJ & TRAVEL TOURS PVT LTD	TANK
20	1161	HAIDRY HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LTD	PESHAWAR
21	1166	LAWARI HAJJ UMRA SERVICES PVT LTD	DIR LOWER
22	1168	HAJI JEHANZEB AFRIDI HAJJ SERVICES PVT LTD	PESHAWAR
23	1169	BROTHERS TRAVEL & HAJJ SERVICES PVT LTD	D.I.KHAN
24	1172	JABIR IBN ABDULLAH	PESHAWAR
25	1173	PESHAWAR INTERNATIONAL AIR PVT LTD	PESHAWAR
26	1176	MOHMAND HAJJ SERVICES PVT LTD	PESHAWAR
27	1177	AL HAZRAT LIL HAJJ WA UMRAH PVT LTD	BANNU
28	1178	AL ATEEQ TRAVELS & TOURS PVT LTD	PESHAWAR
29	1179	DELUXE HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LTD	PESHAWAR
30	1182	IMRAN HAJJ UMRAH TOURISM SERVICES PVT LTD	DIR LOWER
31	1183	RAMOOZ E HAJJ PVT LTD	KHYBER AGENCY
32	1184	SWABI ENTERPRISES PVT LTD	SWABI
33	1186	GHUFRAN HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LTD	HANGU
34	1187	SHANGLA HAJJ SERVICES PVT LTD	PESHAWAR
35	1189	SHAKIR TRAVELS & TOURS PVT LTD	PESHAWAR
36	1190	ILAF HAJJ & UMRA SERVICES PVT LTD	NORTH WAZIRISTAN AGENCY
37	1193	THABBA HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LTD	KARAK
38	1197	TAIKERA AL-HARMAIN ALSHARIFFAIN HAJJ & UMRA	BAJAUR AGENCY
39	1198	KARWAN-E-ASIA HAJJ & UMRA SERVICES PVT LTD	ABBOTTABAD
40	1202	ISRAR UL HUJJAJ HAJJ AND UMRA SERVICES PVT	KOHAT
41	1205	JAMRUD LILHAJ PVT LTD	PESHAWAR
42	1207	SAFFI TRAVELS PVT LTD	D.I.KHAN
43	2102	7 SEAS HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LTD	ISLAMABAD
44	2103	AL HAQ (PRIVATE) LTD	RAWALPINDI
45	2104	GALAXY HAJJ AND UMRAH SERVICES (PRIVATE) LTD	ISLAMABAD
46	2105	TRAVEL VALLEY PVT LTD	ISLAMABAD
47	2110	KARWAN-E-ZAM ZAM PVT LTD	RAWALPINDI
48	2119	SHAH FAISAL SHAHEED INTERNATIONAL TOURS	RAWALPINDI
49	2126	LABBAIK SERVICES PVT LTD	RAWALPINDI
50	2127	CARVAN AR-RAHEEM PVT LTD	ISLAMABAD
51	2134	ORBIT HAJJ & UMRAH SERVICES SMC PVT LTD	ISLAMABAD
52	2135	AL AHBAB HAJ GROUP (PRIVATE) LIMITED	ISLAMABAD
53	2141	AL-TAIF AIR TRAVELS PVT LTD	ISLAMABAD
54	2143	KARWAN E UM UL QURA PAKISTAN PRIVATE LTD	ISLAMABAD
55	2146	AL SAMAD KARWAN E-BAITULLAH PVT LTD	SARGODHA
56	2149	AL MAMOORAH UMRAH & HAJJ SERVICES PVT LTD	RAWALPINDI

57	2154	UNITED HAJJ & UMRAH SERVICES CORPORATION (PVT.) LTD.	ISLAMABAD
58	2158	CARVAN-E-AZMAT PVT LTD	RAWALPINDI
59	2162	AL ASRAA & TRAVEL & TOUR (Pvt) LTD	RAWALPINDI
60	2163	BROTHERS INTERNATIONAL TRAVELS PVT LTD	ISLAMABAD
61	2164	KARWAN-E-SAIFI PVT LTD ISLAMABAD	ISLAMABAD
62	2165	TRAVEL LINES AND TOURS PVT LTD	ISLAMABAD
63	2166	KARWAN AL SIDDIUQE INTERNTIONAL PVT LTD	RAWALPINDI
64	2167	ALE ZAHRA ASSOCIATES PRIVATE LTD	ISLAMABAD
65	2169	SKB HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LTD	ISLAMABAD
66	2176	MULTI FAITH INTERNATIONAL PVT LTD	RAWALPINDI
67	2178	SAFA MAKKAH HAJJ & UMRAH TRAVELS PVT LTD	ISLAMABAD
68	2182	MELODY SERVICES PVT LTD	ISLAMABAD
69	2188	YAKTA TRAVEL AND TOURS PVT LTD	ISLAMABAD
70	2190	DEEDAR-E-RAHAMAT INT TRAVEL & TOUR PVT LTD	MIR PUR AZAD KASHMIR
71	2191	ABBAS TOURS PVT LIMITED	SARGODHA
72	2194	ALLAH U AKBAR HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LTD	ISLAMABAD
73	2202	IFAZHA HAJJ GROUP PVT LTD	ISLAMABAD
74	2204	AL GUROSHI HAJJ SERVICES PVT LTD	ISLAMABAD
75	2207	AL QASIM HAJJ & UMERAH (PRIVATE) LIMITED	BATGRAM
76	2209	KARWAN-E-ALMEZZAN HAJJ UMRAH SERVICES PVT	MIR PUR AZAD KASHMIR
77	2211	EELAF PVT LTD	AZAD KASHMIR
78	2213	SAJJAD TRAVELS AND TOURS PVT LTD	KOHISTAN
79	2214	AL IKHWA TRAVEL & TOURS PRIVATE LTD	RAWALAKOT AJK
80	3105	HARAMPAK PVT LIMITED	LAHORE
81	3115	AL MAKKAH SULEMAN TOUR TRAVELS PVT LTD LHR	LAHORE
82	3124	AL RAZA INTERNATIONAL TOUR TRAVEL PVT LTD	LAHORE
83	3131	WORLD TOURS PVT LTD	LAHORE
84	3135	HAFIZ AIR INT TRAVELS HAJJ UMRAH SERVICES	LAHORE
85	3144	EMAD TRAVEL & TOURS PVT LTD	LAHORE
86	3145	CARWAN-E-NOOR TANVEER TRAVELS & TOURS PVT LT	LAHORE
87	3147	AL-KARIMEE TRAVEL AND TOURS PRIVATE LIMITED	LAHORE
88	3152	MY AIR TRAVELS PVT LTD FAISALABAD	FAISALABAD
89	3155	SIRAJIA HAJJ & UMRA SERVICES PVT LTD	LAHORE
90	3159	MADNI TOGERVI TRAVELS PVT LTD	OKARA
91	3162	SKY WORLD TRAVELS PVT LTD	LAHORE
92	3166	SUKHERA TRAVELS AND TOURS PVT LTD	LAHORE
93	3170	FAIZ-E-MADINA PVT LTD	SAHIWAL
94	3171	KARWANE ISMAIL PVT LTD	GUJRANWALA
95	3174	AL-TALIB TRAVELS (PVT) LTD	LAHORE
96	3179	AL-REHMA HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LTD	MULTAN
97	3180	SAUDIPAK HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LTD	MULTAN
98	3182	WORLD LINKS TRAVELS AND TOURS CONSULTANTS	LAHORE
99	3186	AYUB INTERNATIONAL TRAVELS (PVT) LTD	LAHORE
100	3189	AL HUFFAZ GROUP OF TRAVELS & TOURS PVT LTD	LAHORE
101	3193	NUMAIR TRAVELS AND TOURS PVT LTD	KASUR
102	3198	AL QADSIA INT TRAVEL AND TOURS PVT LTD	GUJRANWALA
103	3199	AL ZAHID MADNI TRAVELS PVT LTD	FAISALABAD
104	3200	ZIMRI TRAVELS PRIVATE LIMITED	MULTAN
105	3201	MERAJ UN NABI HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LTD	BAHAWAL NAGAR
106	3203	RAUF IBRAHIM TRAVELS AND TOURS PVT LIMITED	LAHORE
107	3209	HURMAT E RASOOL TRAVELS PVT LTD	LAHORE
108	3210	FATIMA INTERNATIONAL HAJJ & UMRAH SERVICES	MULTAN
109	3213	TOOBA UMRAH & HAJJ SERVICES PVT LTD	JHANG
110	3215	SHAMCO TRAVELS PVT LTD	GUJRANWALA
111	3218	KARWAN-E-SAMIULLAH MADNI PRIVATE LIMITED	MULTAN
112	3219	GOHAR TRAVEL & TOURS PVT LTD	LAHORE
113	3220	PAK INDUS HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LTD	KHANEWAL
114	3227	KARWAN-AL-MARHABA HAJJ & UMRAH SERVICES PVT	MULTAN

115	3232	AL-BADAR INT TRAVEL AND TOURS PVT LTD	FAISALABAD
116	3235	HAMEED TRAVEL & TOURS PVT LTD	MULTAN
117	3237	MADINEY DA PANDHI PRIVATE LIMITED	MUZAFFAR GARH
118	3243	KHUDDAM UL HARMAIN INT PVT LTD	FAISALABAD
119	3247	KISSA TRAVEL & TOUR PRIVATE LIMITED	LAHORE
120	3249	JAMIAT UL HUJJAJ PVT LTD	FAISALABAD
121	3253	AL MUHAFIZ HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LTD	RAJANPUR
122	3254	KARWAN-E-SHAFQAT PVT LTD	MULTAN
123	3258	ABDULLAH TOURS & TRAVELERS PVT LTD	SAHIWAL
124	3261	MOTO TRAVELS PRIVATE LIMITED	LAHORE
125	3262	TAWAF E MAKA PVT LTD	KASUR
126	3263	SHIRKAH AL FOZAN TRAVELS & TOURS PVT LTD	LAHORE
127	3265	MASHHAD BILAL HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LTD	KHANEWAL
128	3266	MINA AL AREAT TRAVELS PRIVATE LIMITED	BAHAWALPUR
129	4105	LABBAIK E HARAM TRAVELS & TOURS PVT LTD	KARACHI
130	4107	HEJAZ E MOQADDUS TRAVELS PVT LTD	KARACHI
131	4108	MAZAIDAR HAJJ TRAVEL & TOURS PVT LTD	KARACHI
132	4113	IKHWAN UL HUJJAJ PRIVATE LIMITED	KARACHI
133	4117	AIR GUIDE HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LTD	KARACHI
134	4132	AL ZAHID TRAVEL & TOURS PVT LTD	KARACHI
135	4143	UNIVERSAL BROTHERS PVT LIMITED	KARACHI
136	4148	MAKKAH TOURISM PVT LTD	KARACHI
137	4162	KARWAN E ASRA INTERNATIONAL PVT LTD	KARACHI
138	4168	FAIZAN-E-NOORI INTL PVT LTD	KARACHI
139	4169	KARWAN-E-NOORI INTERNATIONAL PVT LTD	KARACHI
140	4174	KARWAN-E-ISLAMIA (PVT) LTD	KARACHI
141	4175	KARWAN E HAE ISLAM PVT LTD	KARACHI
142	4177	AL SAEED GROUP PVT LTD	KARACHI
143	4179	AL AQSA HAJJ SERVICES	BAHAWALPUR
144	4181	ABDULSALM & ZEESHAN TRAVEL & TOURS PVT LTD	KARACHI
145	4185	AL ANSAR TRAVEL & TOUR PRIVATE LIMITED	KARACHI
146	4188	AAMIR TOURS & TRAVESL PAKSITAN PVT LTD	KARACHI
147	4196	UNI PAK TRAVELS & TOURS PVT LTD	RAHIM YAR KHAN
148	4203	FAZAL E RABBI PVT LTD	KARACHI CANTT
149	4206	BAIT ULLAH TOURS & TRAVEL PVT LTD	BAHAWALPUR
150	4208	ILLAL HARAM TRAVEL AND TOURS PRIVATE LIMITED	KARACHI
151	4214	SALEH AL GHAFFAR TRAVEL AGENCY HAJJ SERVICES	KARACHI SOUTH
152	4215	TRAVEL CLUB PRIVATE LIMITED	KARACHI
153	4217	AL MARWA HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LTD	KARACHI
154	4219	KARWAN-E-MUSTAFAI (PVT) LTD	KARACHI
155	4227	KARWAN AL SUGHRAN TRAVELS & TOURS PVT LTD	DERA GHAZI KHAN
156	4228	HUSNAIN MOON HOLLY TOURS (PVT) LTD	MULTAN
157	4232	SADIKABAD HAJJ & UMRAH PVT LTD	RAHIM YAR KHAN
158	4234	AJWA HAJJ SERVICES PVT LTD	SHAHDADKOT
159	4242	ROYAL ZUL HAJJ HAJJ & UMRAH PVT LTD	RAHIM YAR KHAN
160	4244	AIRMAX TRAVELS (PVT) LIMITED	KARACHI
161	4247	AL ARAB ZIARAT PVT LTD	LODHRAN
162	4249	JANWIRY BROTHERS HAJJ UMRAH SERVICES PVT LTD	DADU
163	4250	MASHAL AVIATION PVT LTD	KARACHI
164	4251	TAWAF ZUL HAJ & UMRAH PRIVATE LIMITED	RAHIM YAR KHAN
165	4253	DIYAR E RASOOL TRAVELS PVT LTD	RAJANPUR
166	4255	SAFINA-E-MALIK PVT LTD	KARACHI
167	4257	TAHIR SADIQ HAJJ AND UMRAH SERVICES PVT LTD	RAHIM YAR KHAN
168	4260	IDARA OF HAJ & UMRAH FOR DAWOODI BOHRA HUJAJ	KARACHI
169	4261	AL IFTIKHAR HAJJ & UMRAH SERVICES (PVT) LTD	RAHIM YAR KHAN
170	4262	ARKAYS TRAVEL PVT LTD	KARACHI
171	4263	KARWAN-E-ASRA ALMADINA PVT LTD	SUKKUR
172	4264	KARWAN-E-ROYAL PRIVATE LIMITED	KARACHI SOUTH

173	4271	BAB GUNJ-E-SHAKAR HAJJ & UMRAH SERVICES (PVT) LTD	SANGHAR
174	4275	AL MANASIK INTERNATIONAL (PVT) LTD	SANGHAR
175	4282	MAHBOOB-E-REHMANI UMRAH & HAJJ SERVICES PVT	KARACHI
176	4284	MOIN-UL-HAJJAJ HAJJ AND UMRAH SERVICES PVT	SUKKUR
177	5102	ZAFI TRAVELS AND TOURS PVT LTD	QUETTA
178	5105	GULF HAJJ & UMRA SERVICES PVT LTD	QUETTA
179	5106	MUIDALIFAH TRAVEL & TOURS PVT LIMITED	QUETTA
180	5112	MUHAMMAD KHAN HAJJ SERVICE PVT LTD	QUETTA
181	5113	AL ADIL HAJJ UMRA PRIVATE LIMITED	QUETTA
182	5114	AL HAJJ SHARJA KARWAN PVT LTD	PISHIN
183	5116	SHAKIR HAJJ SERVICES PRIVATE LIMITED	QUETTA
184	5118	CHISHTI TRAVELS AND TOURS PVT LTD	QUETTA
185	5129	SAHER TRAVELS AND TOURS PVT LTD	QUETTA
186	5130	AL MATLA HAJJ AND UMRAH SERVICES PVT LTD	QUETTA
187	5132	KARWAN E BADDAR HAJJ SERVICES PVT LTD	KILLA ABDULLAH
188	5133	AL DAULAT HAJJ SERVICE PVT LTD	QUETTA
189	5134	KARWAN E PISHIN PVT LTD	PISHIN
190	5135	PAK HARMAIN PRIVATE LIMITED	KILLA ABDULLAH
191	5140	KARWAN-E-HAFIZ HAJJ SERVICES PVT LTD	CHAMAN KILLA ABDULLAH
192	5142	JALAL INTERNATIONAL PVT LTD	QUETTA
193	5143	AL SUBHAN TRAVELS & TOURS PVT LTD	QUETTA
194	5146	MUZABA INTERNATIONAL HAJJ & UMRA PVT LTD	CHAMAN
195	5149	SAIF SUPER STAR HAJJ SERVICES PRIVATE LTD	LORALAI
196	5153	MOHAMMAD ESSA HAJJ SERVICES PVT LTD	PISHIN
197	5154	HABSHA TRAVEL & TOURS PRIVATE LIMITED	QUETTA
198	5155	AL SANDAL HAJJ & UMRAH SERVICES PVT LTD	QUETTA

PROVINCE WISE BREAK UP

1	PUNJAB	92
2	NWFP (FATA, NA)	44
3	SINDH	36
4	BALOUCHISTAN	22
5	AJK	4

Annex-B

LIST OF HGO'S WHOSE QUOTA WAS CANCELLED FOR HAJJ 2008

S.NO.	ENROL. NO.	TOUR OPERATOR NAME	PLACE OF OPERATION
1	2144	SUNSHINE TRAVELS & TOUR CONSULTANTS (PVT) LTD	ISLAMABAD
2	2205	GUDAR TRAVELS PVT LTD	ISLAMABAD
3	2210	Neelum Tours & Travels (Pvt) Ltd, Muzaffarabad	MUZAFFARABAD
4	3239	M/S Carwan-e-Ashrafia (Pvt) Ltd, Lahore	LAHORE
5	4163	ANSAR UL HAJJAJ ALAMGIR PVT LTD	KARACHI
6	4182	TCS PRIVATE LIMITED	KARACHI
7	4183	DHAKAM HAJJ AND UMRAH PVT LTD KARACHI	KARACHI
8	4184	KHUDDAMUL HUJJAJ PVT LTD	KARACHI

9	4266	WORLDWIDE EXPRESS PAKISTAN PVT LTD	KARACHI
10	5120	JILAN PRIVATE LIMITED	QUETTA
11	5125	Al-Qaswa Travel & Tour (Pvt) Ltd, Quetta	QUETTA
12	5156	M/S Ghazali Hajj Umrah (Pvt) Ltd, Quetta	QUETTA

PROVINCE WISE BREAK UP

1	PUNJAB	3
2	NWFP	0
3	SINDH	5
4	BALOUCHISTAN	3
5	FATA	0
6	AJK	1
7	NA	0

65. ***Nawab Muhammad Ayaz Khan Jogezai:** (Notice received on 27-11-2008 at 10:25: a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government residences have been allotted on standard rent to some retired officers of BPS-21 who have been re-employed in the Ministry of Planning and Development, if so, the names of such officers and the reasons and period for which those residences have been allotted on standard rent;

(b) the rules under which the Government residences are allotted on standard rent to retired persons; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to cancel the said allotments. if so, when?

Mr. Rahmatullah Kakar: No.

(b) There is no such rule.

(c) No.

66. ***Mr. Wasim Sajjad:** (Notice received on 27-11-2008 at 10:40: a.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply natural Gas to the Lower Jhika Gali Scheme near Murree; if so, when?

Dr. Asim Hussain: Yes; there is a proposal under consideration to supply natural gas to Lower Jhika Gali Scheme near Murree. The project is expected to be completed during next two fiscal years *i.e.* by 2009-10 and 2010-11 in a phased manner.

67. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 04-12-2008 at 11:40 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the number and location of Independent Power Plants functioning in the country; and

(b) the quantum of electricity supplied by those plants during the last two years?

Raja Pervaiz Ashraf: (a)

S#	Name of IPP	Location
1.	HUBCO Complex	60-KM from Karachi, Hub Chauki, Tehsil Hub, Distt. Lasbella, Balochistan.
2.	KAPCO	GTPS, Kot Addu, District Muzaffargarh.
3.	Kohinoor Energy	Near Tablighi Ijetima, PO Rabi Mills, Raiwind Rd Lahore.
4.	AES Lalpir	Mehmood Kot.
5.	AES PakGen	Muzaffargarh.
6.	Sepcol	Raiwind Road, Lahore.
7.	Habibullah Coastal	Killi Almas, Sheikh Manda, Quetta.
8.	Rousch Power Ltd	New Abdul Hakim, Distt: Khanewal.
9.	Saba Power Co.	Farooqabad, Sheikhupura.
10.	Fauji Kabirwala	17-KM Kabirwala Jhang Road Chopperhatta, The: Kabirwala Distt. Khanewal Pakistan.

S#	Name of IPP	Location
11.	Japan Power Gen.	Jia Bagga, Raiwind Road Lahore.
12.	Uch Power Project	Dera Murad Jamali Balochistan.
13.	Altern Energy	5-KM Kohat Road, Fateh Jang Attock.
14.	Liberty Power	Dharki Sindh.
15.	Rental Power (GE).	Sheikhupura
16.	Rental Power (Alstom)	Bhikki Sheikhupura
17.	Jagran	Jagran (AJK)
18.	Malakand-III	Malakand Sawat.
19.	Gul Ahmed	Karachi
20.	Tapal Energy	Karachi
21.	KANUPP	Karachi
22.	Small Power Producers	Karachi

(b) S. #	Plant Name	2006-07 in MkWh	2007-08 in MkWh
1.	HUBCO	7,212	7,204
2.	KAPCO	8,183	8,8863
3.	KEL	806	882
4.	AES Lalpir	1,356	1,755
5.	AES Pak Gen	1,943	1,925
6.	SEPCOL	539	369

S. #	Plant Name	2006-07 in MkWh	2007-08 in MkWh
7.	Habibullah Coastal	966	976
8.	Rousch Power Ltd	3,090	2,764
9.	Saba	868	812
10.	FKPCL	1,184	1,167
11.	Japan Power	528	505
12.	Uch Power	3,889	4,336
13.	Altern Energy	—	—
14.	Liberty Power	1,305	1,636
15.	Rental Power (GE)	213	731
16.	Rental Bhikki (Alstom)	—	225
17.	agran	96	133
18.	Malakand-III	81 MW Malakand-III Hydel Power Plant Synchronized with WAPDA System at the end of June 2008.	
19.	Gul Ahmed Karachi	127	127
20.	Tapal Karachi	113	113
21.	KANUPP	80	80
22.	Small Power Producers	35	35
	Total::	**32,534**	**34,639**

68. ***Dr. Abdul Malik Baloch:** (Notice received on 20-12-2008 at 13:15 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the quantum of gold and other minerals extracted from Sandak Project during the last ten years; and

(b) the procedure laid down for distribution of minerals extracted from that project between Pakistan and China's departments/ firms?

Dr. Asim Hussain: (a) The Pakistan is producing Blister copper only through MCC from Saindak Copper-Gold Project, as Pakistan has not further refining facilities. The composition of blister copper is as under;

(Quantity in tones)

Year	Copper	Gold	Silver	Total
2003	3034.126	0.289	0.375	3034.790
2004	14893.554	1.467	1.939	14,896.960
2005	18719.920	1.771	2.509	18724.200
2006	16527.134	1.410	2.076	16530.620
2007	18413.220	1.59	2.153	18416.963
2008	6121.595	0.529	0.716	6122.840
Total :	**77709.549**	**7.056**	**9.768**	**77726.373**

(b) As per provision of clause 2.2.1 of the lease contract with M/s China Metallurgical Construction (Group) Corporation (MCC), singed on 30-11-2001, which reads as under; "Lease shall explore, exploit and extract copper ore and other minerals, metals & auxiliary materials at site or other mining sources held by lessor; mobilize, repair, restore, improvise, start up, test, run, operate, manage, maintain and supervise the project and produce, process, market, and the sell the production in conformity with the standards and specifications and the terms and conditions: repair, restore, reconstruct, overhaul, renovate, refurbish, keep in operational order when and where necessary (normal wear tear excepted): improvise the Assets and Premises, and all spares and accessories to be used therewith: Maintain and restore the Site in a condition conducive to the carrying out of the activities in accordance with the Terms and Conditions: to invest in and finance the Project subject to the Terms and Conditions" the Lessee has been authorized to process and market and sell the product at LME (London Metal Exchange) prices in the international market.

69. ***Dr. Abdul Malik Baloch:** (Notice received on 20-12-2008 at 13:15 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the details of agreements made with foreign countries/firms for exploration of Minerals including gold and copper in Balochistan, indicating also the conditions in those agreements to protect the interests of the country/province; and

(b) the amount/quantity of Mineral Resources given to the Government of Pakistan by the said firms during the last ten years?

Dr. Asim Hussain: (a) Two agreements have been signed with the foreign companies for exploration/mining of Copper-Gold in Balochistan. One with MCC Resource Development Limited (MRDL), China to mine and process copper ore being excavated at Saindak. The agreement has been signed by Saindak Metal Ltd (a subsidiary of M/o Petroleum & Natural Resources). Adhering to the international practices and fulfilling codal formalities, the Committee recommended leasing of project to MRDL of China. Lease Contract was signed with MRDL of China in 30-11-2001 and possession of the project was handed in to MRDL in 2-10-2002 for ten years. Salient features of the Agreement are as under:

Annual Rent	US$ 0.500 million to be paid to SML.
Profit Sharing:	SML to share 50% of cash surplus
Royalty:	Payable to GOB @ 02% of sale proceeds.
Taxation :	Presumptive tax @ 1.25% of sale proceeds.
EPZ surcharge:	0.50% of actual product sale.

The second agreement was signed between Tethyan Copper Company (TCC), Australia and GOB for the exploration and development of Reko Diq copper-gold deposits. According to details of agreement GOB has 25% free carry forward share upto feasibility stage. The GOB has to share development cost of 25% after completion of feasibility report. This agreement is under review between TCC and GOB.

(b) The amount paid by SML/MRDL to the Government of Pakistan during last ten years is US$ 10.964 million paid in the shape of presumptive tax and development surcharge under EPZ. TCC did not pay any tax to the Federal Government since the work is in exploration phase and project has not been developed so far extraction of ore and further processing.

69-A. ***Mr. Wasim Sajjad:** (Notice received on 22-12-2009 at 18:50 p.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) the date of first allotment of plot number 743, I-8/4, Islamabad and the name of its allottee;

(b) whether it is a fact that the said allotment was cancelled, if so, its reasons; and

(c) whether it is also a fact that the said plot has been re-allotted after cancellation, if so, its reasons and the name of its new allottee?

Mr. Rahmatullah Kakar: (a) On 25.7.2008 Plot No.743, I-8/4, Islamabad was allotted in the name of Mr. Sami-ul-Haq Khilji S/o Mr. Feroz-ud-Din Khilji.

(b) No.

(c) No.

72. ***Miss. Anisa Zeb Tahirkheli:** (Notice received on 31-12-2008 at 11:15 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to refer to starred Senate Question No.41 replied on 26th February, 2008 and state:

(a) the reasons for not launching the next phase of Housing Scheme for Federal Government employees so far; and

(b) the time by which the same will be launched?

Mr. Rahmatullah Kakar: (a) The next phase of the housing scheme for FG. employees will be launched on acquisition of land. The main bottleneck in launching the new housing schemes is the acquisition of land at Islamabad and other main stations. The Housing Foundation after getting no response from CDA on acquisition of Sector F-12 has started process of purchase of land from private sector with full transparency.

(b) The time frame in the absence of schedule for handing over land for housing scheme to Housing Foundation is difficult to assess.

73. ***Mr. Kamran Murtaza:** (Notice received on 31-12-2008 at 11:25 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that electricity has been provided to the new dwellers of Dharik Mohree, Feroz colony, Sector E-13, Islamabad without installing proper electric poles; if so, its reasons;

(b) whether it is also a fact that some of the electricity meters have been installed in that area at places far away from the owner's houses, if so, its reasons;

(c) the steps being taken by the Government to install proper electric poles and the meters at proper places in the said locality; and

(d) *the time by which electricity will be provided to the remaining applicants of that area?*

Raja Pervaiz Ashraf: (a) 05 connections are installed in Dhoke Mohree, Feroze Colony, Islamabad through PVC conductor without poles. The area has now been declared as sector E-13. The poles shall be installed and proper electrification shall be done as soon as CDA will apply and deposit the cost of electrification.

(b) Lengthy extensions have recently been rectified and the meters are being relocated.

(c) As and when CDA will apply and deposit the estimated cost of electrification, proper electric poles will be provided with accessories and meters will be installed when consumers apply for it, since area has been declared as Sector E-13.

(d) The electricity will be provided to the said area when CDA will apply to the department and pay the cost for its electrification.

4. **Mr. Shahid Hassan Bugti:** (Notice received on 30-10-2008 at 14:05:p.m.).

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the names, grades and place of domicile of the employees of PPL and OGDCL whose services were terminated from 1st July, 2005 to 31st December, 2007 indicating also the dates of their appointment and termination and the reasons for termination in each case?

Dr. Asim Hussain: The details in respect of terminated employees of PPL and OGDCL during the period from 1st July, 2005 to 31st December, 2007 are given in the Annex-I and Annex-II.

(Annexures have been placed on the Table of the House as will as library)

5. **Mrs. Tahira Latif:** (Notice received on 19-11-2008 at 08:40: a.m.)

Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state:

(a) *the number of officers / officials sent to Saudi Arabia as seasonal staff and Medical staff for Hajj 2008 with grade-wise break up; and*

(b) *the criteria adopted for the selection of the said staff?*

Syed Hamid Saeed Kazmi: (a) Number of Seasonal Staff deputed for Hajj Duty- 2008 is 240 (break-up at Annexure — "A"),

Number of Medical staff deputed for Hajj Duty-2008 is 260 (break up at Annexure — "B").

(b) Criteria for selection of Seasonal Staff are at Annexure "C".

Criteria for selection of Medical Staff are at annexure "D".

Annex-A

BREAK UP OF SEASONAL STAFF DEPUTED FOR HAJJ DUTY FOR HAJJ 2008.

S.No.	BPS	Ministry	Other Ministries/ Divisions	Employees of various categories of different Departments adjusted against this Ministry's Quota with the approval of the PM.
1	2	3	4	5
1.	20	1	—	34
2.	19	8	—	
3.	18	10	11	
4.	17	12	20	
5.	16	5	12	
6.	15	4	11	
7.	14	13	20	
8.	12	3	4	
9.	11	0	1	
10.	9	6	3	
11.	7	8	10	
12.	6	0	1	
13.	5	4	7	
14.	4	10	—	
15.	2	21	1	
	Total	105	101	34
Grand Total (3 + 4+ 5)				240

Annex-B

DETAIL BREAK UP FOR HAJJ MEDICAL MISSION 2008

	DOCTORS	Paramedics	TOTOAL
50%Pakistan Armed Forces:	50	75	125
50% Civilian (Govt.Hospitals)	50	75	125
Homeopathic Doctors/Hakeem	10	____	10
TOTAL	110	150	260

BIFURCATION OF CATAGORIES OF ARMED FORCES

S. No.	Rank	BPS/ Grad	Total
1.	Colonel/ Lt. Col	19	02
2	Major/ Capt	17/ 18	48
3	Others	5-16	75
		G. Total	125

BIFURCATION OF CIVILIAN DOCTORS AND PARAMEDICS AS PER POLICY

	Federal-60%	Provincial 40%	Total
Doctor	30	20	50
Staff	45	30	75
Total	75	50	125

BIFURCATION OF CATAGORIES

S#.	Categ/Post	Fed.Govt (60%)	Punjab	Sindh	NWFP	Balochi ustna	AJK	FATA/N A	TOTAL
1	MBBS Doctor	30	11	04	02	01	01	01	50
2.	Nurse	07	04	01	01	----	-----	---	13
3.	Pharmacies	02	---	-----	-----	-----	----	-----	02
4	Dispensers	18	07	04	03	01	01	01	35
5.	X-RAY Tech	05	01	-	-	-	-	-	06
6.	Dresser	02	01	-	-	-	-	-	03
7.	Lab. Tech	04	01	01	-	-	-	-	06
8.	OT Tech	02	-	-	-	-	-	-	02
9.	ECG Tech	02	-	-	-	-	-	-	02
10	HealthTech	-	01	-	-	-	-	-	01
11	Dental Tech	02	01	01		-	-	-	04
12	Ward Boy	01	-	-	-	-	-	-	01
	TOTAL	D: 30 S: 45	D: 11 S: 16	D: 04 S: 07	D: 02 S: 04	D:01 S-01	D-01 S-01	D-01 S-01	D: 50 S: 75

Hakeems	5	5
Homeo Doctors	5	5

GRAND TOTAL = 260

Annex-C

SELECTION CRITERIA FOR HAJJ, 2008.

(i) Repeaters who perform Hajj in the past.

(ii) Willing workers who are known for their integrity and dedication.

(iii) Officer/officials with tainted record or reputation may not be sent for the Hajj duty.

(iv) Young, energetic and well focused officers / officials should be selected.

(v) Must include mix of repeaters dedicated workers, new comers and professional officer / officials.

Annex-D

CRITERIA FOR SELECTON OF ARMY/CIVILIAN DOCTORS/ PARAMEDICS/HOMEOPATHIC DOCTORS/HAKEEMS

(a) Should not more than 45 years of age on 31-12-2008

(b) Should have at least 05 years job experience to his/her credit.

(c) Should be serving personnel of Army Medical Corps.

(d) In case of Civilian, should be a practicing doctor/paramedic in Govt. Hospitals.

(e) Should be devoted and energetic.

(f) Should have religious bent of mind.

(g) Knowledge of Arabic language is preferable.

(h) Those performed Hajj duty during last three years may not be nominated in any case.

(i) Disabled/Handicapped persons, who cannot perform proper duty or persons suffering from contagious disease *i.e.* Polio etc. may not be recommended in any case.

(j) Candidates serving in any Institution/College/Medical training center shall not be nominated for selection.

(k) In case of Homeopathic Doctors/Hakeems should not be more than 50 years of age.

(l) Should have at-least five years of experience of Homeopathic/Tibb.

(m) Should be qualified from a recognized government institute.

(n) Should be registered with National Council for Homeopathic/ National Council for Tibb.

6. **Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 29-12-2008 at 14-50: p.m.).

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state:

(a) the names, designation, grade and place of domicile of the persons working in ERRA indicating also the salary, allowances and other fringe benefits admissible to them;

(b) the procedure adopted for the recruitment of those persons;

(c) whether regional quota in appointments is observed by the said authority, if not, the reasons thereof;

(d) the period of contract of the employees of that authority appointed on contract basis; and

(e) the number of contractual employees of the said authority who has been relieved of their duties since 2007 indicating also the reasons thereof?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: (a) The requisite details of the persons working in ERRA are at **Annex-A.**

(b) Recruitment in ERRA is made either on scondment/deputation or on contract basis. Persons on scondment/deputation are appointed in consultation with the lending government Agencies on standard terms and conditions while persons on contract are appointed on open competitive basis.

(c) ERRA being a time bound organization, the appointments are made on short term basis initially for a period of six months to one year. Most of the appointments are made observing the Donor Agency guidelines where no regional quota is observed and the positions are filled in on merit basis through open competition.

(d) As per **Annex-'A'**

(e) As per **Annex- 'B'**

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library).

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I will not defend anybody for the simple reason that....

(اس مرحلے پر سینیٹر کامران مرتضیٰ نے پریذائیڈ نگ آفیسر کے فرائض سنبھالے)

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، بہت شکریہ! دو وزراء ایوان میں موجود نہیں ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! M/o Housing کے دو تین سوال رہ گئے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو وہ کرلیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میرے خیال میں اگر انہیں چھوڑ دیا جائے۔ مجھ سے پہلے جو chair کر رہے تھے وہ وقفہ سوالات ختم کر گئے ہیں۔ اب مناسب نہیں ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! اگر کوئی چیز close ہو جائے تو reopen بھی ہو سکتی ہے۔ جناب تو جانتے ہیں کہ اگر House جناب سے درخواست کرے تو پھر کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب والا! مجھے مشکل سے بیٹھایا گیا ہے، مجھے یہاں سے نہ اتروائیں۔ وسیم سجاد صاحب آپ کو پتہ ہے کہ otherwise میں آپ کا کتنا احترام کرتا ہوں، مجھے انکار کرتے ہوئے خود شرم آتی ہے۔ جناب میاں رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، وقفہ سوالات ختم ہوگیا ہے اور میں کسی وزیر کی explanation نہیں دے رہا ہوں کیونکہ میرا آفس Question Hour کو نہایت اہمیت دیتا ہے۔ جن وزراء کا rota day ہوتا ہے اجلاس سے ایک رات پہلے میرے فون جاتے ہیں، صبح کے وقت دوبارہ فون جاتا ہے کہ جناب آج آپ کا rota day ہے مہربانی سے یاد رکھیے گا اور اجلاس

+The Questions Hour has been ended and the remaining Questions and Answers have been placed on the table of the House

شروع ہونے سے آدھا گھنٹہ پہلے پھر فون کیا جاتا ہے کہ اجلاس شروع ہونے میں آدھا گھنٹہ رہ گیا ہے' آپ اجلاس میں آ جائیں۔ اس کے بعد اگر کوئی وزیر نہ آئے تو then I am not responsible to defend them number one and number two میں یہ بات ضرور کہوں گا کہ Minister for Water and Power کے لئے کہ وہ House میں موجود تھے۔ He was here at 3 O'clock, لیکن یہاں سے ان کو Presidency کی call آ گئی that is why he had to go but that is all I am saying I am not defending any of the Ministers who are not present in the House today.

(Desk thumping)

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب والا! یہ جو میں اب Point of Order پڑھ رہا ہوں اس موضوع پر میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ chair کی طرف سے اس معاملے پر definite instructions issue ہونی چاہئیں۔ جہاں تک میاں رضا ربانی صاحب کا تعلق ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ متعلقہ وزیروں کو لانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے رہے ہیں اور ان کے زمانے میں سب سے زیادہ وزراء یہاں پر آئے۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

لیکن اس کے باوجود آج دونوں وزراء کا نہ ہونا اور خاص طور سے Advisor for Petroleum کا نہ ہونا جن کے بڑے اہم سوالات تھے' یہ بہت serious lapses ہیں۔ میرے خیال ہے کہ chair کو اس معاملے میں متعلقہ افراد کو متنبہ کرنا چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میرے خیال میں پروفیسر صاحب یہ بالکل غیر مناسب رویہ ہے۔ میں آپ یا کوئی بھی شخص آج اگر جو کچھ ہیں تو وہ اسی ایوان کی وجہ سے ہیں' یا اس ملک اور قوم کی وجہ سے ہیں اور پھر اس کا حق ادا نہ کرنا' یہاں پر نہ آنا اور دوسرے ضروری کاموں کا بہانہ بنا کر حاضر نہ ہونا میرے خیال میں یہ مناسب بات نہیں ہے۔ ایک وزیر صاحب کی explanation موجود ہے' میرے خیال میں Advisor صاحب سے کل جو سوالات ہوئے تھے شاید اس کا اثر ہے'۔ بہرحال ان کو بھی حاضر ہونا چاہیے' جب تک وہ Advisor ہیں یا اگر

حکومت سمجھتی ہے کہ ان کو Advisor رہنا ہے تو ان کو اس ایوان میں حاضر ہونا پڑے گا۔

Now Points of Order

ان کو ترتیب سے لے لیتے ہیں۔ پروفیسر صاحب کو پہلے موقع دے دیتے ہیں' پھر وسیم سجاد صاحب آپ کو موقع دیں گے۔

Point of Order: US Defence Secretary says that the US will go after Al-Qaeda

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب والا! میں نے اس Point of Order کا notice قائد ایوان کو مطلع کرنے کے بعد دیا تھا۔ مسئلہ وہی ہے کہ جس پر پرسوں بھی اس ایوان میں بات ہوئی ہے یعنی پاکستان کی sovereignty اور پاکستان کے sovereign borders کا America کی طرف سے violation with impunity, ان خلاف ورزیوں کی تعداد بتیس ہے یا تینتیس یہ بحث نہیں ہے۔بحث یہ ہے کہ مسلسل یہ حملے ہو رہے ہیں' لیکن جو نئی چیز جس کے لئے آج میں نے آپ سے اجازت لی ہے وہ امریکہ کا یہ دعویٰ جو U.S Defence Secretary Mr. Robert Gates نے Foreign Relations Committee کے سامنے کل کیا ہے' میں یہ بات record پر لانا چاہتا ہوں۔

U S Defence Secretary Robert Gates said yesterday United States will go after Al-Qaeda wherever Al-Qaeda is and said Washington's position has been relayed to Pakistan.

آگے ہم بڑھتے ہیں تو یہ بڑی اہم چیز سامنے آتی ہے کہ

In his first Congressional testimony as Defence Secretary, Robert Gates cautioned that successes in Afghanistan requires security progress in neighbouring Pakistan given the porous and violent frontier between the two nations.

اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ

both President George Bush and President Obama have made clear that we will go after Al-Qaeda wherever Al-Qaeda is and we will continue to pursue that Mr Gates told law makers when he was pressed for details on a record strike across the bombing in Pakistan in which remotely controlled plane attacked a suspected insurgent to target. The President Obama administration's decision to continue a policy of strike in Pakistan has been communicated to the Government of Pakistan. Asked by the Committee Chairman.

جس کا مجھے یقین نہیں آتا

Asked by the Committee Chairman Senator Lavin a senior Democrat "Has that decision been conveyed to the Pakistan Government? Mr. Gates replied:" Yes Sir'

جناب والا! اس میں تین باتیں بڑی بنیادی ہیں' پہلی بات یہ ہے کہ اب یہ مسئلہ کسی understanding کا نہیں رہا ہے' کوئی اتفاقی واقعہ نہیں رہا ہے' یہ ایک decided and declared policy ہے اور پاکستان specific کہ پاکستان میں جس جگہ پر بھی ہو' محض وزیرستان نہیں بلکہ جس جگہ کے بارے میں وہ مناسب سمجھیں یا ان کے خیال میں کوئی القاعدہ موجود ہے تو یہ ان کا حق ہے کہ وہ حملہ آور ہوں۔ دوسری بات ان کا یہ کہنا کہ انہوں نے اس بات سے پاکستان کی حکومت کو مطلع کر دیا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ 2003 سے 2007 تک یہ confused situation تھی کہ شاید کوئی زبانی understanding مشرف اور بش کے درمیان ہے' اس لئے یہ کیا جا رہا ہے اور اس کا اشارہ مختلف ایجنسیز کے بیانات میں بھی indirectly نکلتا ہے' جو خود بڑا شرمناک اور توہین آمیز تھا' لیکن اس کے بعد کے بارے میں جو کہا جارہا ہے کہ کوئی understanding نہیں ہے۔ وزیر اعظم صاحب نے' صدر صاحب نے اس کا انکار کیا ہے۔ اگر ان کے clear public انکار کے بعد یہ بات کہی جا رہی ہے اور کوئی معمولی آدمی نہیں کہہ رہا ہے امریکہ کا Defence Secretary کہہ رہا ہے جو اس سے پہلے CIA کا incharge رہا ہے

کہ ہم نے ان کو مطلع کر دیا ہے۔

جناب والا! میں تیسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان دونوں باتوں کے بعد اب گو مگو کی کیفیت ختم ہونی چاہیے ۔ اب زبانی protests meaningless ہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ اگر یہ دونوں باتیں صحیح ہیں اور بظاہر صحیح ہیں تو پھر حکومت پاکستان کو کھل کر سامنے آنا چاہیے کہ آئندہ اگر ہماری sovereignty کی اور ہمارے borders کی violation ہوگی تو we will strike back. ہماری سرزمین پر آ کر کوئی drone بمباری نہیں کرے گا اور اگر کرے گا تو اس کا مقابلہ کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، قائد ایوان اس بارے میں کچھ کہنا چاہیں گے؟

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, before I reply to the point of order raised by the honourable Senator from Pakhtoonkhaw, I would like to point out that the Minister for Water and Power is here and he said he would be back immediately and I think the Advisor for energy from ERRA was here---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وزیر صاحب کی غیرحاضری کو تو ہم نے excuse کیا تھا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، آپ کی رولنگ جو ان کے بارے میں تھی اس کو مکمل طور پر اگر آپ ختم کر دیں---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ان کے بارے میں نہیں تھا' ان کے بارے میں accept کیا تھا۔

Senator Mian Raza Rabbani: Right sir. But he is back in the House.

Mr. Presiding Officer: Welcome. Welcome Raja Sahib.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب والا جو نکتہ اعتراض پروفیسر صاحب نے اٹھایا ہے اس

میں انہوں نے تین باتوں کی نشاندہی کی ہے اور اس سے پہلے کہ پروفیسر صاحب مجھے مطلع کرتے۔۔

after having read the statement, I got in touch with the Foreign Office and I spoke to the Foreign Minister as well. I was informed Mr. Chairman! and through you I would like to inform this House by the Foreign Minister of Pakistan that till this very moment that I am speaking from the floor of this House, no written communication of this nature has been received by the Government of Pakistan from the Government of the United States. I repeat that

ابھی تک، جس وقت تک میں یہ بات floor of the House پر کر رہا ہوں وزیر خارجہ نے مجھے اس بات کی اطلاع دی ہے کہ پاکستان کی حکومت کو اس قسم کی کوئی written communication ابھی تک امریکہ کی طرف سے موصول نہیں ہوئی ہے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر جیسے انہوں نے یہ بات کہی ہے

then this is a unilateral decision which the United States has taken and Pakistan is not bound by any unilateral decision that it may have taken. We are abundantly clear on our position and our position is that if there is any evidence, that if there is any operation that needs to be carried out on Pakistan's territory on Pakistan's soil, within Pakistan's frontier, then that information, that intelligence sharing has to be done with the Government of Pakistan and then it is for Pakistan's security forces to carry out that operation Pakistan will not tolerate, under any circumstances, a violation of its territorial, air or political sovereignty. We want to make it abundantly clear that we are an independent nation.

اور میں یہ بات بڑے واضح الفاظ میں اس floor of the House پر کہنا چاہتا ہوں کہ موجودہ

coalition حکومت پاکستان کے عوام کے جذبات کو جانتی اور سمجھتی ہے اور جیسا کہ میں نے کل کہا ہے کہ وفاق کو بچانے کے لیے پاکستان پیپلز پارٹی نے اپنی دو قیادتوں کی قربانی دی ہے اور اگر پھر ضرورت پڑی تو وفاق کو بچانے کے لیے پاکستان کا بچہ بچہ کٹ مرنے کے لیے تیار ہو گا۔

میں یہاں پر آپ کے سامنے یہ بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں اور آپ کے توسط سے اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان نے drone attacks کو روکنے کے لیے diplomatic offensiveشروع کیا ہوا ہے ۔ فارن آفس اپنی جگہ، وزیر اعظم اپنی جگہ اور پاکستان کے صدر اپنی جگہ، آپ نے دیکھا کہ کل ٹھہرانے پر چیدہ چیدہ Western Envoys کو صدر مملکت نے کھانے پر بلایا ہوا تھا اور وہاں پر بھی یہ بات کی گئی کہ وہ اپنی حکومتوں پر اس بات پر دباؤ ڈالیں کہ وہ اپنے good offices امریکہ کے ساتھ استعمال کریں اور drones کے واقعات کو مکمل طور پربند کریں کیونکہ یہ counter productive ہیں اور یہ پاکستان کی سالمیت کی خلاف ورزی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات بڑی واضح ہے اور یہ Government of Pakistan کی stated position ہے۔ شکریہ۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب والا ! میں قائد ایوان کے اس بیان کو welcome کرتا ہوں اور جن جذبات کا انہوں اظہار کیا ہے وہ محض ان کے اور coalition کے نہیں بلکہ پوری قوم کے اور اس ایوان کے ہر فرد کے جذبات ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ پیغام سینیٹ کے message کی حیثیت سے جانا چاہیے کہ امریکی وزیر دفاع کی طرف سے جو بیان دیا گیا ہے وہ ہماری sovereignty پر حملہ ہے ۔ دوستی اپنی جگہ لیکن پاکستانی قوم اور پاکستانی حکومت ہرگز اس معاملے میں کوئی مداہنت نہیں دکھائے گی اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ political protest اور diplomatic offensive کے ساتھ ساتھ اب آپ کو جرات کرنی چاہیے اور تیار ہونا چاہیے کہ اگر violation ہوتی ہے تو اس کو meet کیا جائے گا۔ یہ ایک defensive action ہے یہ کوئی offensive نہیں ہے۔ یہ پوری قوم کی آواز ہے ۔ میں ان کی تائید کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ سینیٹ کے اس message کو امریکہ کو بھی اور فارن آفس کو

بھی پہنچایا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پروفیسر صاحب! message convey ہو گیا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب والا! پروفیسر صاحب نے ابھی جو بات کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے درست فرمایا کہ obviously پروفیسر صاحب کی بات اور میری بات میڈیا میں موجود ہے message پوری دنیا کو convey ہوگیا ہے۔ یہاں پر کل جو National Security کی پارلیمانی کمیٹی کا اجلاس ہوا اور اس کے بعد جو بریفنگ بھی دی گئی اس میں بھی ہم نے کہا ہے کہ اگر یہ attacks continue رہے تو پھر حکومت کو کمیٹی suggest کرے گی کہ کیا مختلف options استعمال کی جا سکتی ہیں اور وہ حکومت کو سفارشات بھیجے گی۔

میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں Advisor on Petroleum بھی اسی میٹنگ میں تھے اور وہ ابھی بھی ایوان میں موجود ہیں late but they are both present in the House تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ ---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بڑی دیر کی مہرباں نے آتے آتے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، وہ مجبوری تھی but they are here in the House. تو میں کہتا ہوں کہ stricture expunge کر دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، strictures expunge کر دیں اور آئندہ کچھ احتیاط کر لیں۔ مبارکباد بعد میں دیجیے گا۔ میں آپ کو کھانا کھلاؤں گا۔ وسیم سجاد صاحب۔

Senator Wasim Sajjad: Before I take up my point of order sir, I would like to remind the honourable Leader of the House that he had said categorically he is not going to defend Ministers and Advisors who are late in this House. And we appreciate his gesture and we welcome his gesture, and commend the honourable Leader of the House for taking a very principled position because nothing is more important in a democratic system when the functioning of the two Houses and once I

was at a meeting sir, I was told that the Foreign Secretary of England, he was in the Common Wealth heads' meeting and he said I am here for the dinner, I am going tonight because tomorrow there is a Question Hour in the House of Commons. This is the importance a democratic government and democratic system gives to the Houses and especially to the Question Hour.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وسیم صاحب! اگر یہ سسٹم چلتا رہے تو ۵، ۱۰ سالوں میں انشاء اللہ یہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

Pakistanis Languishing in Jail in Sana, Yemen

سینیٹر وسیم سجاد، میرا point of order یہ تھا کہ تین دن قبل میں نے ایک مسئلہ یہاں اٹھایا تھا کہ یمن میں کچھ پاکستانی وہاں ثناء جیل میں ہیں اور وہاں کے کچھ پاکستانیوں نے مجھے اطلاع دی تھی کہ وہ لوگ وہاں پر جیل میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کو زبان سمجھ میں نہیں آتی۔ ان کا پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ کچھ پتا نہیں ہے۔ تو میں شکرگزار ہوں کہ رضا ربانی صاحب نے اس میں interest لیا اور پوچھا، لیکن اس کا اثر یہ ہوا ہے کہ جن لوگوں نے یہ بات یہاں تک پہنچائی تھی ان کو بلا کر سفارتخانہ والے پوچھ رہے ہیں کہ آپ نے کس کو کہا اور کیوں کہا اور کیوں لکھا۔ مقصد یہ تھا کہ وہ پاکستانی ہیں۔ ان کی مدد کی جائے، کوئی legal assistance دی جائے۔ ان کو وہ کہہ رہے تھے کہ ہمارے پاس نہانے کا صابن نہیں ہے، ہمارے پاس کپڑے نہیں ہیں۔ ہم وہاں پر لیٹرین بھی صاف کرتے ہیں کہ ہمیں ۱۰ روپے مل جائیں، ہم بوٹ بھی پالش کرتے ہیں۔ آخر وہ پاکستانی ہیں اور ایمبیسی کا فرض ہوتا ہے کہ کوئی پاکستانی تکلیف میں ہو تو اس کی مدد کی جائے۔ تو میں چاہوں گا کہ Leader of the House ہمیں بتائیں کہ اس سلسلے میں کوئی ان کا وہاں رابطہ ہوا ہے اور ہم ان کو کس قسم کی مدد پہنچا سکتے ہیں تاکہ وہ بیچارے جو یہاں سے پتا نہیں کن حالات میں گئے ہیں ان کو واپس بھجوایا جائے اور ان کی تکلیف دور کی جائے۔ کوئی قانونی امداد اگر ان کو چاہیے تو وہ دی جائے۔ یہ تو پاکستانی ایمبیسی کا

فرض بنتا ہے کہ یہ کام کیا جائے۔

Senator Mian Raza Rabbani: I did get in touch, I did receive back a report from the Foreign Office. Unfortunately there are so many points of order, it has got lost, I will just look at it but as far as I remember reading the report sir.

انہوں نے یہ کہا تھا کہ ان سے رابطہ ہے اور غالباً ہر دفعہ پاکستان ایمبیسی کا عملہ ان سے اس سلسلے میں ملا ہے اور ان کی جو ضروریات تھیں انہوں نے exact amount بھی دیا ہوا ہے۔ وہ ابھی مجھے مل جاتا ہے۔ And I will give it to Wasim Sajjad sahib.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وسیم صاحب! اس میں کچھ لوگوں کے خلاف شاید serious charges بھی ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جی جناب۔ انہوں نے کہا کہ اتنا amount of money ان کے اوپر ابھی spend بھی کیا ہے۔ They are in touch with them. اگر ان کو اور چیزوں کی یا وکیلوں کی ضرورت ہوئی۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب! ان سے پوچھ لیا جائے کہ ان کو کس کس چیز کی ضرورت ہے۔ آیا انہیں کسی legal expert کی ضرورت ہے تاکہ حکومت ان کی مدد کر سکے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ رضا صاحب کو کہہ دیجیے گا۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب! میں ان سے درخواست کروں گا کہ Foreign Office سے پوچھ لیں کہ کیا legal assistance provide کی گئی ہے۔ نہیں، کیوں نہیں کی گئی؟ کیا ضرورت ہے، ان کی روز مرہ کی جو ضروریات ہیں، ان کی فیملی سے contact کرانا، جن چیزوں کی ان کو ضرورت ہے وہ مہیا کی جائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رضا صاحب! kindly دیکھ لیجیے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، وہ میں کر لیتا ہوں لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، جناب! ان میں سے کچھ لوگوں کو شاید سزا بھی ہوئی ہے۔

تو صبح مجھے وہاں کے لوگوں نے contact کیا کہ آپ Foreign Affairs سے contact کریں کہ اگر ان کو جرمانہ کیا گیا ہے تو وہ جرمانہ ہم دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں بتایا جائے کہ کتنے جرمانے ہوئے ہیں اور کس نوعیت کی سزائیں ہوئی ہیں۔ ان میں تقریباً ۲۵ افراد بلوچستان کے ہیں۔ کیونکہ میں کوشش کر رہا ہوں، وہاں جو ایمبیسی ہے وہاں پر کیانی صاحب ہیں، پہلے response دیتے تھے آج کل ہم وہاں ٹیلی فون کرتے ہیں تو فیکس بج جاتا ہے۔ تو یہ kindly اگر آپ ہمیں up date کریں تاکہ ہم اس مسئلے کو حل کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رضا صاحب! اس میں ایک suggestion میری طرف سے یہ ہوگی کہ آپ دیکھ لیجیے کہ Foreign Affairs میں اگر کوئی legal cell ہو اور اس طرح سے اور بہت سے مسائل ہیں۔ حاجی لیاقت صاحب کا بھی مسئلہ ہے۔ یہ تینوں مسائل آپ اکٹھے لیجیے وسیم سجاد، ڈاکٹر عبدالمالک اور حاجی لیاقت بنگزئی کے۔ جی بنگزئی صاحب۔

Missing Hajis at Jeddah

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، شکریہ، جناب چیئرمین صاحب! میں نے یہ بات جب Minister sahib موجود تھے اس وقت بھی کہی تھی۔ اب چونکہ Leader of the House خود تشریف فرما ہیں۔ میں ان دو پاکستانی حاجیوں کے متعلق کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ جو یہاں سے حج کے لئے تشریف لے گئے تو واپسی پر ان کو flight No. 304 سے جدہ میں اتارا گیا۔ دونوں کا تعلق بلوچستان سے ہے۔ ایک کا نام اختر محمد اور دوسرے کا نام عبداللہ ہے۔ اب ایک مہینہ ہو گیا ہے۔ یہ ۳۱ دسمبر کا واقعہ ہے اور آج ۲۸ جنوری ہے۔ گزارش یہ ہے کہ ان کے بارے میں ہمارے علم میں آج تک نہیں ہے کہ ان کی کیا پوزیشن ہے۔ یہ کسی حادثے میں مارے گئے یا ان کو کسی کیس کے سلسلے میں ان کو اتارا گیا۔ ہماری وزارت خارجہ اور وزارت مذہبی امور اس معاملے میں بالکل خاموش ہیں۔ پہلے تو ہم یہ سمجھتے تھے کہ یہاں سے بندے اٹھا کر لے جاتے تھے یہ پتا نہیں تھا کہ وہاں سے بھی بندے غائب ہو جاتے ہیں۔ یہ بڑا نازک مسئلہ ہے، بڑا اہم مسئلہ ہے۔ ان کے عزیز و اقارب دن رات یہاں پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے روتے، چیختے اور چلاتے ہیں۔ میری Leader of the House سے یہ گزارش ہے کہ وہ اس مسئلے کو ذرا serious لیں۔ اس

سے پہلے میں نے نیپرا کے حوالے سے بات کی تھی۔ انہوں نے اس کے متعلق آج تک کوئی جواب بھی نہیں دیا۔ حالانکہ انہوں نے وعدہ بھی کیا تھا کہ میں آپ کو جواب دوں گا۔ آج تک مجھے جواب نہیں ملا، لیکن یہ تو انسانی حقوق اور انسانی جانوں کا معاملہ ہے۔ میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس کو بھی وزارت مذہبی امور اور وزارت خارجہ دونوں سے مل کر ہمیں اور اس House کو بتایا جائے کہ ان حاجیوں کے متعلق کیا ہوا ہے۔ زندہ ہیں یا مر گئے ہیں؟ کیا ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رضا صاحب! kindly یہ دیکھ لیجیے گا تینوں معاملات وسیم سجاد صاحب، ڈاکٹر عبدالمالک صاحب اور حاجی لیاقت بنگزئی صاحب کا بھی ہے۔ رضا محمد صاحب! پہلے سیمیں صدیقی صاحبہ کو سن لیتے ہیں پھر آپ کو وقت ملے گا۔ انہوں نے آپ سے پہلے in writing move کیا ہوا ہے۔ انہوں نے پہلے نوٹس دیا ہوا ہے۔

Senator Semeen Yusuf Siddiqui: I submit that my privilege was breached just before and after Eid-ul-Azha by Superintendent of Police Rao Anwar, Town Police Officer, Gadap Town, Karachi. I raised the matter on point of order and narrated the incidence in detail on the floor of the House. I was given assurance by the Leader of the House, that he will probe into the matter, but no action has been taken so far nor has my complaint been redressed in any way. I request that the breach of my privilege be referred to the Privileges Committee.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رضا صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani: Not opposed.

Mr. Presiding Officer: It is referred to the Committee concerned.

(The motion was referred to the Committee)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جب refer ہوگیا کمیٹی میں وہاں پر آپ کر لیجیے گا۔

آپ کی بات دو تین دفعہ ہو گئی ہے۔ رضا محمد صاحب اور اس کے بعد حاجی عدیل صاحب۔

HajisJailed in Makkah

سینیٹر رضا محمد رضا، شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ جناب! میرے دو points ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ جو حاجیوں کا مسئلہ ہے۔ ایک حاجی محمد حسین کو مکہ معظمہ میں حج کے دوران جیل بھیج دیا گیا۔ ان کے ساتھ والدہ بھی تھیں۔ کہتا ہے کہ میری والدہ کو کسی نے دھکا دیا۔ میں نے اس کی دفاع کے لئے کچھ کیا اور اس بندے کی وجہ سے مجھے جیل میں رکھا گیا ہے۔ اس سلسلے میں چیئرمین صاحب کو بھی کہا گیا، ابھی کاظمی صاحب کو بھی کہا گیا ہے اور آپ کو بھی اس میں شامل کریں گے۔

Fighting between Khawanin and Tillers at Sundian Mardan

دوسرا مسئلہ یہ ہے۔ مردان کا علاقہ ہے بدرگاہ۔ بدرگاہ میں ایک گاؤں ہے سندیان کے نام سے وہاں پر غریب لوگ ہیں اور مزارعین ہیں اور وہاں پر جو خان خوانین ہیں---

ان کی بے دخلی کے لیے طاقت کا استعمال کر رہے ہیں۔ گزشتہ دو، تین دنوں سے لوگ مورچہ بند ہیں۔ جناب والا! یہ بڑا انسانی مسئلہ ہے۔ وہ لوگ کئی سالوں سے اس زمین پر کاشت کر رہے ہیں اور ہمیں امید ہے یہ حکومت، جو جمہوری بھی ہے اور جو غریبوں کی نمائندگی کی بھی دعویدار ہے ایسا نہیں ہونے دے گی۔ جو پرانے سلسلے ہیں مثلاً مزارعین کی بے دخلی کا، مزارعین کی اور خوانین کی لڑائیوں کا، ویسے بھی پشتونخواہ صوبے کی حالت بہت خراب ہے۔ ان حالات میں وہ بندہ جو شاید بہت بڑا bureaucrat ہے یا کوئی بااثر شخص ہے وہ ایسا کام کر رہا ہے۔ لہذا گزارش ہے کہ اس سلسلے میں notice لیا جائے اور اس بے دخلی جو جبری طریقے سے ہو رہی ہے روک تھام کی جائے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رضا محمد رضا صاحب! میرے خیال میں آپ کا دوسرا مسئلہ تو صوبائی حکومت سے pertain کرتا ہے۔ پہلا مسئلہ جو حاجیوں کا ہے اس بارے میں رضا صاحب ذرا اس کو دیکھ لیجیے گا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! میری آپ سے درخواست ہوگی کہ points of

because the کر لیں agenda items 3, 4, 5, 6 and 7 اگر پہلے سے جانے پر order
statement on Swat کے Advisor کی پھر ایک دو تقاریر کروا کر Advisor is here.
لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے۔ سینیٹر طلحہ محمود۔ agenda item No.3.

(مداخلت)

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان: جناب چیئرمین! وزارت داخلہ کی Senate Standing Committee نے بہت کام کیے ہیں مختلف issues پر۔ اس وقت جو report میں پیش کر رہا ہوں وہ law and order پر ہے اور اس میں میرے ساتھ بڑا cooperation رہا ہے میرے ساتھی ممبران کا جن میں کرنل مشہدی صاحب ہیں، سردار جمال خان لغاری صاحب ہیں اور ہمارے ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ صاحب ہیں، میڈم گلشن سعید صاحبہ، میڈم طاہرہ لطیف صاحبہ اور رازق خان صاحب ہیں۔ سب کی مشترکہ efforts کے ساتھ ہم نے اس پر بڑا کام کیا اور مختلف issues پر کیا ہے۔ یہ پہلی report ہے جو میں پیش کر رہا ہوں law and order کے حوالے سے اور اس کے بعد میری مزید reports بھی انشاء اللہ تعالیٰ آجائیں گی۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اللہ آپ کو موقع دے کہ reports پیش کرتے رہیں۔

Report stands laid. Now, agenda item No.4, Senator Muhammad Talha Mahmood

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ CDA کے حوالے سے میں نے اور میری کمیٹی نے اس پر بڑا کام کیا تھا لیکن بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ جس وقت ہم کافی depth میں کام کر رہے تھے اور کسی issue تک ہم پہنچنے والے تھے تو unfortunately, راتوں رات پتا چلا کہ CDA وزارت داخلہ سے نکل کر Cabinet کے تحت چلا گیا اور وہ بہت بڑا issue تھا، پلاٹوں کی بندر بانٹ تھی جس کے حوالے سے ہم اس پر کارروائی کر رہے تھے۔ بہرحال جہاں تک ہم نے کام کیا اس وقت تک کی report حاضر خدمت ہے اور اس میں ہمارے جو ممبران ہیں ان کی بڑی efforts ہیں۔ اس میں ہم نے بڑا دل لگا کر کام کیا ہے لیکن افسوس ہوا

جب وزارت داخلہ سے اس کو نکالا۔ حالانکہ ICT وزارت داخلہ کے under آتی ہے اور CDA and ICT ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں اور یہ سمجھ نہیں آتا کہ اس کو راتوں رات Cabinet Division کے تحت کیوں دیا گیا۔ بہرحال میری یہ report پیش خدمت ہے اور آپ سے درخواست ہے کہ اس کو قبول فرمائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اس پر رحمٰن ملک صاحب بات کرنا چاہیں گے۔ ایک منٹ ان کی بات سن لیتے ہیں پھر اس کے بعد report lay ہوجائے گی۔

جناب رحمٰن ملک (مشیر داخلہ)، میں اس House کو ایک clarification دینا چاہوں گا کہ یہ پہلے دور میں ہوا تھا۔ یہ care-taker set up میں change ہوئی تھی۔ ہم نے یہ change نہیں کی ہے۔ Transfer of CDA out of Interior has not been done by this Government.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اور اس سے کوئی فرق بھی نہیں پڑتا میرے خیال میں۔ اس میں کیا فرق پڑتا ہے اگر یہ وزارت داخلہ کے under ہو یا Cabinet Division کے تحت ہو۔ جس حد تک آپ کام کر سکتے ہیں آپ کریں۔ ہم نے تو کام کرنا ہوتا ہے۔ جس حد تک آپ کام کر سکے، آپ نے کیا، اس کے بعد آپ assist کر دیجیے اس کمیٹی کو جو بھی concerned committee ہے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان، یہ بات مشیر داخلہ صاحب نے بالکل ٹھیک کی ہے۔ یہ interim Government کے دور میں ہوا اور راتوں رات ہوا۔ بہرحال وزارت داخلہ کا اس میں کوئی role نہیں ہے۔ یہ کارروائی upper level پر ہوئی تھی۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، پہلے تو آپ کچھ اور impression دے رہے تھے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان، نہیں، میں کبھی بھی غلط impression نہیں دیتا۔ یہ جنوری 2008 کی بات ہے جب یہ transfer ہوا اور اس وقت ہم بڑی working کر رہے تھے۔

Mr. Presiding Officer: O.K. Report stands laid.

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وہ آپ کو assist کریں گے، آپ ان کو invite کر لیجیے۔

Agenda item No.5. Nisar Memon sahib.

سینیٹر نثار احمد میمن، جناب چیئرمین! آپ نے اجازت دی ہے کہ میں under Rule 170, Defence and Defence Production کی ایک اور report پیش کروں ۔ یہ report اس سلسلے میں ہے جب Defence Committee پشاور گئی تھی اور وہاں پر Governor Frontier نے ان سے ملاقات کی اور وہاں پر briefing ہوئی کہ یہ صورتحال ہے، ہماری fighting forces جو وہاں پر کوشش کر رہی ہیں پاکستان کے دفاع کے لیے اور IG Frontier Corps نے بھی presentation دی۔ یہ سارا اس report میں موجود ہے اور میں صرف اتنا کہوں گا کہ میں ان سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ وہاں پر گورنر صاحب نے سرحد چیمبر سے بھی ملاقات رکھی تھی اور یہ سب کچھ اس میں موجود ہے۔ چند چیزیں میں واضح طور پر بتانا چاہوں گا کہ military operation کا یہ خیال تھا کہ military operation کے ساتھ ساتھ جب بھی وہ clear کرتے ہیں تو وہاں political establishment or administration فوری طور پر آ کر control سنبھالے۔ اس کے بغیر کام نہیں ہو سکتا اور یہ بھی واضح طور پر آیا کہ افغان مہاجرین کو repatriate کرنے کے لیے فوراً عمل کیا جائے اور socio-economic development ایک جزو ہے فاٹا کی development کے لیے۔ UNICEF کا بھی وہاں پر ذکر ہوا تھا، میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ سب ممبران نے اور سرحد چیمبر کے لوگوں نے بھی اس کی مذمت کی تھی اور اس پر چونکہ ابھی بات ہو چکی ہے اس لیے میں مزید نہیں بولوں گا۔ سرحد چیمبر والے بہت ناراض تھے اور ان کا خیال تھا کہ Federation نے Frontier province کو جو کہ ایک Front line province ہے، وہ مراعات اور وہ protection نہیں دی اور ان کا خیال تھا کہ نہ gas, نہ electricity tariff اور نہ ہی ان کے لیے wheat کی supply اور ساتھ میں بینک کے loans نہیں دیے جا رہے ہیں جس پر وہ کافی خفا تھے۔ یہ سب کچھ اس report میں موجود ہے۔ آخر میں، میں یہ کہوں گا کہ سرحد چیمبر نے بتایا کہ وہاں Defence Production کے لیے کچھ recommendations انہوں نے دی ہیں کہ کس طرح

indigenous production کو بڑھایا جائے، وہ بھی اس report میں موجود ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنے تمام ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ بھی اس کمیٹی کے ممبر ہیں، آپ لوگوں نے بہت ساتھ دیا اور اسی وجہ سے ہم یہ ساری reports پیش کر سکے ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Report stands laid. Agenda item No.6, Senator S. M. Zafar.

Senator S. M. Zafar: Sir, I had made a request earlier under Rule 171, sub-Rule (1) that the delay uptill today may kindly be condoned.

Mr. Presiding Officer: It has been moved that under sub-Rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in presentation of report of the Committee on a point of order raised by Senator Liaqat A. Bangulzai, regarding kidnapping of two persons from Saryab Road, Quetta on 14th May, 2008, be condoned till today.

(The motion was carried.)

Mr. Presiding Officer: Zafar sahib, please move agenda item No.7.

Senator S. M. Zafar: I beg to present the report of the Committee on a point of order raised by Senator Liaqat A. Bungalzai, regarding kidnapping of two persons from Saryab Road, Quetta on 14th May, 2008.

Sir, we pursued the matter and left no stone unturned. There were number of meetings. We asked the Minister for Interior as well as Mr. Tariq Khosa, the then Director General, National Police Bureau. I had been

in communication with them in addition to the proceedings in the Committee and finally both these gentlemen have been recovered. It has been a success on part of the Committee. With that I put the report on the table.

Mr. Presiding Officer: Report stands laid.

لیاقت صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں اس پر۔ جی فرمائیے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ، شکریہ جناب چیئرمین ! میں انتہائی شکر گزار ہوں Standing Committee for Human Rights بالخصوص ایس ایم ظفر صاحب اور کمیٹی کے تمام اراکین کا جنہوں نے میرے پوائنٹ آف آرڈر پر فوری طور پر ایکشن لیا اور 14 مئی 2008 کو سریاب روڈ کوئٹہ سے جن دو افراد کو اٹھایا گیا تھا' اس کمیٹی کی بار بار میٹنگ کے بعد وہ دونوں آدمی رہا ہوگئے۔ آپ کو یاد ہوگا میں نے اسی فورم پر کہا تھا کہ اس طرح لوگوں کو لاپتہ کروا کے ان کے عزیز و اقارب اور ان کے تمام خاندان کو پریشانی میں مبتلا کرنے کی جو ریت ---------

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، اس معاملے کے ساتھ ساتھ ایک اور معاملہ بھی ظفر صاحب کے پاس refer ہوا وہ کچھ بلوچ خواتین کی گمشدگی کا تھا تو میرا خیال ہے کہ وہ معاملہ بھی یہ priority پر لے لیں گے۔ لیاقت صاحب! اب کافی ہوگیا آپ بیٹھ جائیے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور خصوصاً یہ کارکردگی دکھانے پر' میں یہ چاہتا ہوں کہ جیسے آپ نے فرمایا وہ خواتین کا مسئلہ----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بلوچ خواتین کا مسئلہ ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ، میں یہی بات کہنے والا تھا۔ بہت مہربانی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، جی عدیل صاحب۔

The Issue of Islamabad High Court

سینیٹر حاجی عدیل خان، جناب چیئرمین! میں جو بات کہنا چاہ رہا ہوں چونکہ آپ ایک قانون دان بھی ہیں تو آپ زیادہ سمجھ سکیں گے کہ پاکستان کے آئین میں چار ہائی کورٹس ہیں اور

آئین میں لکھا ہوا ہے کہ بلوچستان، پشاور، کراچی اور لاہور میں لیکن پچھلے آمر کے دور میں اسلام آباد میں ایک ہائی کورٹ قائم کی گئی ہے جس کا ذکر ہمارے آئین میں نہیں ہے۔ یہ آئین سے بالاتر ایک ادارہ ہے اور پھرظلم کی بات یہ ہے کہ اگر اسلام آباد کے ہائی کورٹ میں تمام صوبوں کی برابر نمائندگی ہوتی تو الگ بات تھی۔ باوجود اس کے کہ یہ اس وقت بھی ایک غیر آئینی ادارہ رہتا لیکن آپ اس کورٹ کے ججوں کو دیکھیں اکثر کا بلکہ سب کا تعلق لسانی طور پر پنجاب سے ہے۔ اس میں کوئی بلوچی نہیں، کوئی سندھی نہیں اور کوئی پختون نہیں ہے۔ ایک تو وہ غیر آئینی ہے، آئین سے بالاتر ایک ادارہ بنایا گیا اور اس میں بھی ایک زبان بولنے والے ججوں کو مقرر کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں غیر آئینی، غیرمنصفانہ چیزوں کو ایوان کالعدم قرار دے اور میں توقع رکھتا ہوں کہ لیڈر آف دی ہاؤس اس پر اپنی رائے ضرور دیں گے کیونکہ یہ ایک غیر آئینی چیز ہے اورمسلسل چل رہی ہے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، حاجی صاحب! یہ خاصا complicated مسئلہ ہے اس کو بعد میں دیکھیں گے۔ اس کا معاملہ تین نومبر اور اس کے بعد کے معاملات سے attached ہے اس کو بعد میں دیکھیں گے۔ جی ڈار صاحب۔ آئٹم نمبر ۸۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب والا! انہوں نے صحیح نقطہ اٹھایا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت سے عرض کرنا چاہوں گا کہ اس مسئلے کو فوراً پارلیمنٹ کے سامنے لایا جائے۔ نہ صرف یہ بلکہ تین نومبر کے سارے اقدامات کو اس پارلیمنٹ کے سامنے لایا جائے۔ یہ establishment of Islamabad High Court کا مسئلہ ہے۔ یہ سب فوری طور پر پارلیمنٹ کے سامنے لائے جائیں۔ پارلیمنٹ یا تو دو تہائی اکثریت سے اس کو منظور کرے اور اگر اس کی approval نہیں ملتی تو ان تمام اقدامات کو کالعدم قرار دیا جائے جو تین نومبر کو اٹھائے گئے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ہر چیز اس پارلیمنٹ کے سامنے آنی ہے اور آئے گی۔ پلیز۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، پتا نہیں کتنے عرصے بعد آئے گی۔ پارلیمنٹ کو

سب سے پہلے یہ کام کرنا چاہیے تھا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، ابھی تک اس حکومت کے دور میں کسی فرد کو پھانسی نہیں ہوئی ہے۔ جی ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین ! میں آپ کا مشکور ہوں کہ اس بہت ہی نازک اور اہم issue کے اوپر آپ مجھے بولنے کا موقع دے رہے ہیں۔ میں ان چیزوں پر جو بحث ہو چکی ہے اسے repeat کئے بغیر گزارش کروں گا۔ میرے ساتھیوں نے دونوں طرف سے خیالات کا اظہار کیا۔ میں اس پر جتنا ممکن ہوگا' brief رہوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ سوات میں اس وقت کیا ہو چکا ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، ابھی تھوڑا سا اس کو چلا لیجیئے' ابھی پوائنٹ آف آرڈر کی طرف آ رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیے۔ اس کو تھوڑا سا چل لینے دیجیئے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار ، میں گزارش کر رہا تھا کہ ماضی میں ہم نے بہت کچھ کھویا ہے اور ہم نے اپنا آدھا ملک گنوایا ہے' ابھی تک ہم صرف زبانی باتیں کر رہے ہیں۔ سوات کے حوالے سے ہو یا فرنٹیئر کے حوالے سے ہو' یا فاٹا کے حوالے سے ہو' ہم نے ایک routine بنا لی ہے کہ معاملات وہی چل رہے ہیں جو پہلے چل رہے تھے -----

(اس مرحلے پر ایوان میں اذان مغرب کی آواز سنائی دی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، میرا خیال ہے اس کو نماز مغرب کے بعد کر لیتے ہیں۔ بیس منٹ کا وقفہ ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لیے بیس منٹ کا وقفہ کیا گیا)

(مغرب کی نماز کے وقفے کے بعد اجلاس کی کارروائی جناب پریذائیڈ نگ آفیسر سینیٹر کامران مرتضیٰ کی زیر صدارت شروع ہوئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ڈار صاحب آ گئے ہیں۔ ڈار صاحب' ایک منٹ کے لیے ان کا ایک چھوٹا سا point of order تھا۔ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم لوگ جو بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں' ہمارے ساتھ شاید اتنی ناانصافی ہوئی ہے کہ ہمارا دل اب چھوٹا ہو گیا ہے۔ اگر ہمارا مسئلہ حل نہ بھی ہو تو کم از کم اپنی بات تو کر لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، جناب! آپ کی اجازت ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ کے پاس صرف ایک منٹ ہے۔

Termination of Custom Official Appointed by Mr. Zaffarullah Jamali

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، Thank you very much sir. جناب! میں ایک منٹ لوں گا۔ ہمارے وزیر اعظم جمالی صاحب نے بلوچستان اور سندھ کے 43 لوگ کسٹم میں مختلف عہدوں پر لگائے تھے' ان کو terminate کیا گیا ہے۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں اتنی فراخ دلی ہو رہی ہے' سات ہزار لوگوں کو بحال کیا گیا ہے' ان 43 کو بھی اگر بحال کر دیں' میں رضا صاحب سے request کروں گا' ان کی مہربانی ہو گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رضا صاحب' یہ بلوچستان کے لوگوں کا case ہے اور رضا صاحب' یہ پیچھے سے آپ کی اپنی پارٹی کے لوگوں کا بھی یہی problem ہے' specially ان کا اکٹھا جواب دے دیجیے گا۔ ایک تو یہ ظفر اللہ جمالی صاحب کے دور میں ہوا تھا' باقی ممتاز محفوظ صاحب بتائیں گے۔

Balochistan Quota in Jobs in NADRA

سینیٹر ملک ممتاز حسین محفوظ، جناب! میرا point of order اس بارے میں ہے کہ NADRA میں 40% higher posts پر رکھے گئے ہیں' بلوچستان کی طرف سے کوئی بھی participant نہیں ہے۔ آرمی کے ہیں' اس میں بریگیڈیئر ہیں' میجر ہیں جو وہاں پر GM, Deputy Manager and Major General کی posts پر لگائے گئے ہیں لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ اگر اس میں لوگوں نے apply بھی کیا تھا تو بلوچستان کے کسی بھی آدمی کو اس میں compensate نہیں کیا گیا' نہ ہی اس کے کوٹے پر ان کو رکھا گیا ہے' جو بالکل نا

انصافی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رضا صاحب، یہ دیکھ لیجیے جیسا کہ اسلام آباد ہائیکورٹ کی بھی بات ہو رہی تھی۔ ظاہر ہے اسلام آباد ہائیکورٹ تو اب پاکستان کی ایک ہائیکورٹ ہے، کسی صوبے کی نہیں ہے۔ Problem یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی ہائیکورٹ یا کسی بھی ادارے میں کسی ایک صوبے کی نمائندگی نہ ہو تو ہمارا دل بہت دکھتا ہے تو اس مسئلے کو اور ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کے مسئلے کو kindly دیکھ لیجیے گا۔ اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب! ہمارے points of order کدھر گئے؟

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب! ان کو بھی point of order کر لینے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، چلیں ٹھیک ہے، سیمیں صاحبہ آپ بیٹھ جائیے۔

سینیٹر آغا پری گل، Points of order نہیں ہوئے تو برا ہو گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، مجھے پتا ہے میرے ساتھ کتنا برا ہوگا۔ میڈم پری گل، کر لیجیے مگر ایک منٹ سے زیادہ نہیں ہے آپ کے پاس۔ مختصر بات کیجیے۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں غلط بات ہے، اس طرح نہیں ہوتا ایک منٹ۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ جب خواتین اٹھتی ہیں تو ایک منٹ اور بھائی حضرات بولتے رہیں، بولتے رہیں، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، خواتین صرف relevant ہوتی ہیں، ہم ذرا irrelevant بھی ہو جاتے ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین صاحب! میری بات سنیں۔ جب سے سینیٹ کا یہ اجلاس شروع ہوا ہے، میں نے 04 point of orders کیے تھے، میرے ایک بھی point of order کا جواب نہیں آیا۔ میرا ایک point of order جو میں نے اس دن اٹھایا تھا کہ ہمارے تمام سینیٹروں کی جو اسکیمیں ہیں، ہمارے فنڈز وغیرہ Government of Pakistan نے کٹوا دیے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، نہیں وہ کٹوائے نہیں ہیں۔ آپ کے letters issue

ہو چکے ہیں، شاید آپ تک نہیں پہنچا ہو گا۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں، ہمیں نہیں پہنچے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ تک نہیں پہنچا ہو گا، وہ ڈاک کا مسئلہ ہو گا، اسرار اللہ زہری ابھی ادھر موجود تھے، وہ letters آ گئے ہیں، مجھے بھی مل گیا ہے، ممتاز صاحب بتا رہے ہیں کہ آ گئے ہیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب! وہ نہیں آئے ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، ہمیں نہیں ملا، ہمارے تمام ممبروں کو۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، مل رہے ہیں۔۔۔

سینیٹر آغا پری گل، 2007, 2008, 2009 کے کٹے ہوئے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ دور کے رہنے والے ہیں، آہستہ آہستہ ملیں گے، پہنچنے میں تھوڑا سا وقت تو لگتا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، دراصل آپ گورنمنٹ میں ہیں، آپ کو مل گئے ہوں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ کو بھی مل جائیں گے۔

سینیٹر آغا پری گل، دوسری بات یہ کہ میرا ایک point Hepatitis C کے بارے میں تھا، میں نے رضا صاحب سے کہا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ میں جواب دوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ رضا صاحب کے پاس چیمبر میں چلی جائیے گا۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں بھائی، آپ میری بات تو سنیں، آپ اتنی جلدی بھاگ رہے ہیں۔ Hepatitis C اس وقت پورے پاکستان میں تمام غریب لوگوں میں اتنا زیادہ پھیل رہا ہے۔ اس کا injection پورے پاکستان میں کسی صوبے کو نہیں مل رہا۔ میں نے point of order پر اس دن۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، نہیں government contribute کر رہی ہے۔ Problem صرف یہ ہے کہ funds کم ہیں اور لوگوں کو یہ problem زیادہ ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب! نہیں یہ تو جواب نہ ہوا ناں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، گورنمنٹ کر رہی ہے contribution ہو رہی ہے، مجھے پتا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں یہ جواب نہیں ہے، دیکھیں اگر آپ اسی طرح بولتے رہیں گے تو پھر فائدہ کیا۔ میرے سوال کا تو بیڑہ غرق ہو گیا۔ جب میں نے Hepatitis C کا point raise کیا تھا تو اس وقت Health Minister بھی موجود نہیں تھے، کسی نے جواب ہی نہیں دیا۔ وہ بھی وہیں رہ گیا۔ تیسری بات یہ ہے کہ میں نے overseas کے بارے میں کہا تھا تو رضا صاحب نے کہا تھا کہ میں جواب دوں گا، بلوچستان کے بارے میں بتاؤں گا۔ کوئی جواب نہیں۔ چوتھا میرا سوال واپڈا کا تھا۔ میں سلام کرتی ہوں کہ وہ صبح سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ نہیں، آئے تو ہیں، میں ہمارے جو Interior Advisor ہیں، ان کو بھی appreciate کرتی ہوں۔ ٹھیک ہے، میں نے بھی سیاست کی ہے، میں نے بہت سارے Interior Ministers وغیرہ دیکھے ہیں، مگر یہ ابھی تک Minister نہیں ہیں، Advisor ہیں، شاید یہ ایک مہینے کے بعد Minister بنیں، نہیں،نہیں شاباش کی بات نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ کو lift کراتے ہوں گے، ہمیں lift نہیں کراتے۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں، نہیں یہ بات نہیں ہے، مگر یہ ہے کہ اتنا تیز بندہ ہے کہ کبھی کراچی، کبھی لاہور، کبھی London, یعنی اتنے زبردست طریقے سے کام کرتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بس آئندہ میرا جو کام ہو گا، آپ کو بتاؤں گا۔

Fixed Rate of Electricity by WAPDA in Balochistan

سینیٹر آغا پری گل، WAPDA کے fix rate کا ہے، مجھے Minister صاحب کوئی غلط نہ سنائیں۔ دیکھیں جی آپ بھی بلوچستان کے ہیں، میں بھی بلوچستان کی ہوں، ہم سب ہیں، بلوچستان کے زمینداروں کے لیے یہ fix rate موت ہو گی اور وہاں پر زلزلہ بھی آیا ہے، سب کچھ ہے اور زمینداروں کے پاس کچھ نہیں ہے، آپ کو پتا ہو گا کہ وہاں پر یہ problem ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، چلیں، آپ کا point of order ہو گیا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، جو load shedding ہو رہی ہے' اس کا بھی ذرا بتا دیں۔ ہاں' load shedding and fix rates کا بتا دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پری گل کا سوال ہے' آپ میر صاحب کے سوال کے بعد جواب دے دیں' ان کا بھی شاید WAPDA کا مسئلہ ہے۔ میر صاحب۔

سینیٹر آغا پری گل، برائے مہربانی اچھی خبریں سنائیں۔ .Thank you

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی میر صاحب! جناب آپ کو floor کو دیا ہے' پتا نہیں' یہ آپ کا mike کیوں نہیں کھول رہے۔

Untimely/Unscheduled Load Shedding in Balochistan

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، ہماری گزارش یہ ہے کہ بلوچستان میں بجلی کے تار نہیں ہیں اور سننے میں یہ آیا ہے کہ ٹھیکیدار ایک ہے' کبھی دو ڈبے آئیں گے' کبھی چار ڈبے آئیں گے' کبھی چھ ڈبے آئیں گے' ہمارے تین سالوں کے funds پڑے ہوئے ہیں' کھمبے لگے ہوئے ہیں' تار وغیرہ نہیں ہے۔ میں honourable Minister صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں commutation آئی ہے کہ نہیں۔ Load shedding کا قصہ ان کو خود معلوم ہے' اس کا کوئی حساب نہیں ہے' کوئی time نہیں ہے' کبھی 18 گھنٹے ہوتی ہے اور کیسے ہوتی ہے' ایک گھنٹہ آتی ہے' ایک گھنٹہ جاتی ہے۔ ہم نے KESCO والوں سے request کی تھی کہ آپ ایک time fix کریں' چھ گھنٹے دیتے' آٹھ گھنٹے دیتے ایک دفعہ دے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ہاں schedule ہونا چاہیے' بڑی relevant بات ہے' اس کا کوئی schedule ہونا چاہیے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، آپ کو پتا ہے' وہاں کی زمینداری بجلی پر ہے' سارے لوگ اس کو دیکھ رہے ہیں' بے روزگار ہیں' بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ کا point آ گیا ہے' reply کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اسی سے connected سیمیں صاحبہ کا سوال ہے پھر اس کے بعد پروفیسر ابراہیم صاحب ہیں۔ ایک خاتون ہے' بس ایک منٹ کے لیے اس بات کو ختم ہونے دیں۔

Load Shedding in Karachi

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی، جناب! میں KESC کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں جب بجلی کے rates بڑھائے تھے، مجھے ٹھیک سے مہینہ یاد نہیں ہے شاید Minister صاحب کو یاد ہو، اکتوبر کا تھا تو جب نومبر کے bills آئے، اس میں جو amount زیادہ لی گئی تھی، وہ minus کر دی گئی تھی۔ جب دسمبر کا bill آیا تو جو amount minus کی گئی تھی، اس کو arrears کے طور پر دوبارہ وصول کیا گیا، یہ دھوکہ بازی KESC نے کراچی کے صارفین کے ساتھ کی ہے۔ KESC oil based ہے، وہاں پر بجلی کی پیداوار ہوتی ہے، وہاں پر thermal ہے تو کراچی میں کیا مسئلہ ہے کہ KESC oil کیوں نہیں خریدتی۔ اخباروں میں بھی یہ آیا ہے کہ KESC اپنا پیسہ بچا رہی ہے، oil خریدنا نہیں چاہتی اور 8, 8 گھنٹے کے لیے unscheduled load shedding ہوتی ہے۔ میں نے اس سے پہلے بھی Minister صاحب سے گزارش کی تھی کہ ایک schedule بنا لیں اور اس حساب سے load shedding ہو تو لوگوں کو تکلیف نہیں ہو گی، دقت نہیں ہو گی لیکن اس پر عملدر آمد بالکل نہیں ہو رہا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، Kindly, تشریف رکھیں۔

Problems of Islamabad's Traders

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی، ایک آخری بات کہ میں جب اجلاس کے لیے آ رہی تھی تو باہر فیڈرل انجمن ٹریڈرز ایکشن کمیٹی مظاہرہ کر رہی تھی اور ان کا ایک بہت جائز مطالبہ ہے۔ میں وہ آپ کے توسط سے رضا ربانی صاحب کو دینا چاہوں گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ویسے points of order کا یہ ہے کہ ایک سے زیادہ نہیں ہوتے، یہاں پر چار، چار mix کر دیتے ہیں۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی، یہ ہمارا عوامی مسئلہ ہے، اس کو لے لیں۔ انہوں نے کوئی ترمیمی bill پیش کیا تھا بعنوان اسلام آباد قانون، کرایہ داری ترمیمی Bill 2005 یہ کمیٹیوں کے سپرد ہوا اور اس پر کوئی کام نہیں ہوا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رضا صاحب کو دیجئے۔ پروفیسر ابراہیم صاحب۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: پورے ملک میں ہے' اسلام آباد میں نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی درست ہے' آپ رضا صاحب کو دے دیں' دیکھ لیتے ہیں۔ پروفیسر ابراہیم صاحب پھر راجہ صاحب جواب دیں گے۔ شاید پروفیسر صاحب کو ایک منٹ اسی کے لیے چاہیے۔ پروفیسر صاحب! جی mike on کریں۔

Lesser Salary Paid to Islamabad Police Compared to ICT Traffic Police

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! دو مختصر گزارشات ہیں' میں ایک منٹ میں عرض کرنا چاہوں گا۔ ایک مسئلہ اسلام آباد police کا ہے' یہاں کی police کی تنخواہیں' اسلام آباد traffic police سے بھی کم ہیں اور پنجاب police سے بھی کم ہیں۔ 2008 میں Islamabad High Court نے یہ حکم دیا تھا کہ چار ماہ کے اندر ان کی تنخواہیں اسلام آباد traffic police کے برابر کر دی جائیں۔ ایک یہ گزارش ہے کہ اس پر عملدرآمد ہونا چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میرا خیال ہے کہ ان کا مسئلہ اور آپ کا مسئلہ ایک ہے' bill کو support کریں گے۔

Problems Faced by Civilians of Bannu While Going into Cantonment Area

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: دوسرا مسئلہ بنوں کا ہے' میں نے گزشتہ session میں مسئلہ اٹھایا تھا اور محترم قائد ایوان نے وعدہ کیا تھا کہ انہوں نے floor پر تو صوبائی حکومت کا کہا تھا اور میں نے request کی کہ اصل میں فوجی پھاٹک ہے اور وہاں پر لوگوں کو ذلیل کیا جاتا ہے۔ چھاؤنی کے اندر تمام offices ہیں' 10، 12 offices ہیں اور لوگ فوجی پھاٹک سے گزرتے ہیں' یہ پھاٹک فوجی علاقوں میں لے جایا جائے۔ جہاں civil offices ہیں' وہاں سے لوگوں کو بے عزت نہ کیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: رضا صاحب اس کو دیکھ لیں کیونکہ اس سے ذرا problem پیدا ہوتا ہے۔

Senator Mian Raza Rabbani: I recall,

اس کا جواب آیا ہے' میں ابھی پھر اپنے Office کا record check کروا لیتا ہوں' مجھے جیسے ہی جواب ملتا ہے' اگر صبح مل گیا تو میں صبح لا کر بتا دوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ ان کو کل بتا دیں۔ راجہ صاحب! آپ ذرا kindly بتا دیں' یہ جو میر صاحب' پری گل اور سیمی صاحبہ کا بجلی کا مسئلہ ہے۔

راجہ پرویز اشرف (وزیر برائے پانی و بجلی): شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! فاضل ممبران نے جو سوالات کئے ہیں' ایک تو بجلی کی load shedding اور tube wells کے flat rates اور بجلی کا bill جو Karachi Electric Supply Corporation کے حوالے سے Corporation کے حوالے سے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے flat rates کی بات کرنا چاہوں گا کہ بلوچستان میں agriculture tube wells کی total تعداد 20497 ہے اور 30 جون 2006 کو پچھلی حکومت نے اس flat rate کو ختم کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ Government of Balochistan نے Asian Development Bank سے جب قرضہ لیا تو Asian Development Bank نے شرط عائد کی کہ آپ یہ subsidy ختم کر دیں۔ Government of Balochistan نے اس کو agree کیا اور flat rates کو ختم کیا۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ 20497 میں سے 15660 tube wells ہیں' وہ تو 4000 روپے فی ماہ کے حساب سے flat ہیں اور جو باقی ہیں' ان پر subsidy دی جا رہی ہے اور جس طرح Government agriculture sector کو subsidy دیتی ہے' وہ 4 rupees per kilo watt hour کے حساب سے charge ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے محترمہ پری گل آغا صاحبہ کو بھی یہ کہا تھا کہ اس میں ایک agreement ہوا ہے تو اب تو پورے پاکستان میں ایک ہی ہے۔ اس کے باوجود میں نے ان کو کہا ہے کہ میں وہ agreement منگوا رہا ہوں اور میں وہ دیکھ لوں گا' اگر اس میں کوئی گنجائش ہوئی تو پھر ٹھیک ہے' ہم کچھ کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔

میں اس کے ساتھ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت حکومت جو subsidy دے رہی ہے' Government of Pakistan کا share 40% ہے اور وہ 370 million per month

دیتی ہے' Government of Balochistan 30%, 277 million اور KESCO کا جو share 30% ہے وہ بھی 277million ہر ماہ دیتی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: راجہ صاحب! India میں اس میں بجلی کے بارے میں ان کے rates کچھ اس طرح سے ہیں یا even اس کو ذرا دیکھ لیں' examine کر لیجیئے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میڈم! ایک منٹ kindly بیٹھیں' آپ تشریف رکھیں۔ یہ درست کر رہے ہیں' اس میں time لگتا ہے۔ جی۔

راجہ پرویز اشرف: آپ جب ایک international agency کے ساتھ agreement کرتے ہیں' اس agreement کو آنے والی تمام حکومتوں کو honour کرنا پڑتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بعض چیزیں اگر direct نہیں ہو سکتیں تو indirect ہو جاتی ہیں۔

راجہ پرویز اشرف: اگر محترمہ اس وقت کہہ دیتیں تو ان کی اپنی حکومت تھی تو یہ subsidy ختم نہ ہوتی' flat rate چلتا رہتا تو آج میرے لیے بھی آسانی ہوتی---

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بس ایجنڈے پر آنے دیں' ہو گیا ہے' کافی ہو گیا ہے۔

راجہ پرویز اشرف: میں ان کی معلومات کو challenge نہیں کرنا چاہتا لیکن 30 جون 2006 کو یہ flat rate ختم کیا گیا' مجھے نہیں پتا کہ اس وقت کس کی حکومت تھی۔ بہرحال' جس کی بھی حکومت تھی' اس نے ختم کیا' میں آپ کو کوئی الزام نہیں دینا چاہتا۔

میں دوسری گزارش لوڈ شیڈنگ کے بارے میں کرنا چاہ رہا تھا۔ جناب چیئرمین! بالکل ملک میں لوڈشیڈنگ ہے اور اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ demand and supply میں gap ہے' اس وقت جو gap ہے اس میں ایک وجہ اور بھی شامل ہو گی کہ جو desilting کے لیے annual canal closure ہوتا ہے اس سے جو ہمارے reserviors تھے اس سے پانی کی

releasesختم ہو گئی، جس سے بجلی کی مزید کمی واقعہ ہوئی۔ اب صورتحال بہتر ہے اور آپ نے دیکھا ہو گا جو آج سے پندرہ دن پہلے لوڈشیڈنگ ہو رہی تھی اس کے مقابلے میں بالکل کم ہے۔ 31تاریخ کے بعد اور بہتری آئی گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اس میں ایک issue اور بھی ہے کہ fuel کی payment نہیں ہو پا رہی۔

راجہ پرویز اشرف، میں اسی طرف جا رہا ہوں۔ 4 ہزار میگا واٹ ہم fast track پر 2009 دسمبر تک شامل کرنے جا رہے ہیں، جس میں rentals بھی لانے جا رہے ہیں۔ ان پر کام شروع ہو چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ generation بھی آ جائے گی۔

جہاں تک آپ نے جو financial burden or crunch کی بات کی تو یہ بالکل حقیقت ہے کہ اس sector میں 400 billion کا قرضہ تھا، 168 روپے کے قریب oil and gas companies کو واپڈا کو ادا کرنے تھے، اسی طرح تقریباً 2 سو ارب روپے لینے تھے اس کے لیے حکومت نے ایک جامع پالیسی بنا لی ہے، ہماری IPP's کے ساتھ meeting ہو گئی ہے، ہم چند دنوں میں آدھا قرضہ ختم کرنے جا رہے ہیں اور آدھے کی ہم نے انہیں June 30th کی date دے دی ہے۔ یہ internationally بہت اچھا message گیا ہے، ان لوگوں میں confidence آیا ہے۔ میں آپ کو بتاؤں کہ آج صرف 1600 mega watt لوڈشیڈنگ ہوئی ہے، اس لیے کہ IPP's کی generation بھی بہت اچھی ہو گئی ہے۔

انہوں نے یہاں کراچی کی بات کی ہے تو میں ان سے تھوڑا سا differ کروں گا کہ کراچی کے معاملات باقی ملک سے بہت بہتر ہیں، وہاں لوڈشیڈنگ کہیں نہیں ہوتی۔ وہاں ایک ایک گھنٹے کے دو intervals ہوتے ہیں۔ وہاں کی جتنی انڈسٹری ہے وہ 100% run کر رہی ہے، ساری ٹیکسٹائل وغیرہ اور جو ہم ان کو 700 mega watt دیتے تھے، اب انہوں نے ہمیں80 mega watt واپس کرنے شروع کر دیے ہیں کیونکہ وہاں پر جو ان کے دو major power houses تھے ان کو oil and gas supply شروع کی گئی ہے جس کی وجہ سے ان کی اپنی generation آ گئی ہے۔ لہذا میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جوں جوں ہماری generation

system میں آتی چلی جائے گی تو انشاء اللہ ہم اس پر قابو پالیں گے لیکن مجھے یہ تو کہنے دیں کہ ہمیں یہ سارا عذاب ورثے میں ملا ہے، ہم اس سے لڑ رہے ہیں، ہر حال میں لڑیں گے اور ہم نے اس challenge کو قبول کیا ہے۔ اب ہم نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھنا اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے قوم کو اس عذاب سے نجات دلانی ہے۔

جہاں تک bills کا تعلق ہے تو میں یہ عرض کرنے جا رہا تھا کہ اگر انہوں نے اپنے کسی bill کی بات کی ہے تو بہتر ہو گا اس کی کاپی مجھے دے دیں لیکن رضا صاحب نے بھی یہ بات کی ہے کہ جس وقت NEPRA نے tariff بڑھایا تھا تو انہوں کہا تھا کہ 61% tariff increase کریں۔ جناب چیئرمین! مجھے یہ بات بھی کہنے دیں-------

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، یہ مناسب طریقہ نہیں ہے، آپ تشریف رکھیئے۔

راجہ پرویز اشرف ، Honourable member سے میری گزارش ہے کہ میں بات ختم کر لوں تو پھر آپ بول لیجیے گا۔ جناب چیئرمین! یہ سمجھنے کی بات ہے کہ انہوں نے جو tariff بڑھایا تھا وہ پورے پاکستان پر لاگو تھا، اس پر گورنمنٹ آف پاکستان نے تقریباً 42 ارب روپیہ اپنے ذمے لے لیا، جیسے فرض کریں کہ پہلے bill بہت زیادہ تھا اور اس میں ہم نے کہا تھا کہ 40% آپ جمع نہ کروائیں، اس کا 60% ادا کر دیں اس کی adjustment ہو گی، اگر کسی کی کم تھی تو وہ کم ہوئی ہے اور کسی کو زیادہ دینے پڑے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ 61کے بجائے جو سارے slabs تھے ان کو ہم نے پھر بحال کیا اور life line consumer پر کوئی بوجھ نہیں آیا۔ انڈسٹری پر 21,22% سے زیادہ tariff نہیں بڑھا لیکن میں یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ جس وقت ہم بجلی کو generate کر رہے ہیں تو اس کے ہر یونٹ پر 1.20 روپے subsidy ہے جو کہ تقریباً 65 ارب روپے بنتی ہے اور یہ gap ہمیشہ سسٹم پر رہتا ہے، اگر ہم نے اس سسٹم کو viable بنانا ہے تو پھر ہم subsidy continue کریں یا پھر اس کی تھوڑی بہت قیمت بڑھانی پڑے گی اور قیمت اس طرح بڑھنی چاہیے کہ غریب طبقے پر اس کے اثرات نہ آئیں لیکن جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ اس کو ضرور share کریں۔ یہ ہمارا

ایک قومی مسئلہ ہے۔بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ۔ ایجنڈے پر آجائیے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، دیکھیں ہاؤس کو چلنے دیجئے۔ Please, please پری گل، یاسمین شاہ صاحبہ۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پری گل صاحبہ! یہ سوال جواب نہیں ہو رہے ہیں، point of order ہے۔ اسحاق ڈار صاحب Agenda Item No. 1، یاسمین شاہ! آپ کو آخر میں ٹائم دے دیتا ہوں۔ ان کو بولنے دیجئے۔

سینیٹر آغا پری گل، منسٹر صاحب کہتے ہیں پچھلی حکومت، بھئی جمہوریت ہے، اب تو ٹھیک کرو ناں، آپ بولنے ہی نہیں دے رہے ہیں۔

(اس موقع پر سینیٹر بی بی یاسمین شاہ اور سینیٹر سیمیں صدیقی ایوان سے walkout کر گئیں۔)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رضا صاحب! یاسمین صاحبہ باہر گئی ہیں، ان کو ذرا منا لیجئے۔ ڈار صاحب آپ بات کریں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب چیئرمین بہت شکریہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وقت بھی کافی ہو گیا ہے اور کچھ ساتھیوں نے اور بھی بولنا ہے، مجھے اس کا بالکل احساس ہے کہ اس کے بعد آج آپ نے Presidential Address پر بھی بحث شروع کرنی ہے۔ ہاؤس کمیٹی میں جو agreeہوا تھا، وہ ساری چیزیں time table سے پیچھے جا رہی ہیں۔ میں مختصر طور پر بات کروں گا۔ Issue بالکل عیاں ہے، سوات اور northern area کے حوالے سے بات کرنے کے لیے ایک motion table ہوئی ہے۔ اس کو اگر ہم isolation میں دیکھیں تو position بڑی clear ہے کہ آج وہاں گورنمنٹ کی کوئی writ نہیں ہے، وہاں بچیوں کے سکولوں کو بند کیا جا چکا ہے، وہاں militant and extremist قسم کے لوگ دندناتے پھر رہے ہیں اور انہوں نے پوری کی پوری----

(اس موقع پر سینیٹر بی بی یاسمین شاہ اور سینیٹر سیمیں صدیقی ایوان میں تشریف لے آئیں۔)

Mr. Presiding Officer: Welcome to Yasmin Shah and Semeen Siddique.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار ، وہاں گورنمنٹ کی writ کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ وہ بچیاں جن کو تعلیم کے لیے جانا تھا ان کے تمام سکول بند ہیں' سردیوں کی چھٹیوں کے حوالے سے حکومت نے extention دے دی ہے' rescue کہہ لیں یا face saving کہہ لیں لیکن جب بات ہوتی ہے اور جو بڑے important لوگ جو coalition government میں شامل ہیں' جو وہاں کی administration and Law and Order کے ذمہ دار ہیں' کوئی بھی executive ہو' چاہے وہ فیڈریشن میں ہو یا صوبے میں ہو Law and Order کو maintain کرنا اس کے ذمہ داری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب یہ افراد باتیں کرتے ہیں کہ جناب یہ آپ کے نقشے پر موجود تو ہے لیکن اس کو بھول جائیں تو یہ بڑی بدقسمتی ہے۔ یعنی وہ لوگ جن کی ذمہ داری ہے' جن کی وہاں حکومت ہے' جن کی prime responsibility ہے' ان کی assistance کے لیے اگر آرمی کی ضرورت ہے' ائیرفورس کی ضرورت ہے اور ہم نے دیکھا کہ سوات میں نہ صرف ground military operation ہوا بلکہ پورا comprehensive operation بھی کیا گیا' Air Force کو involve کیا گیا' اس کو supplement کیا گیا لیکن result zero ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس zero result کو isolation میں نہیں دیکھنا چاہیے' اس کو ہمیں overall scenario میں دیکھنا چاہیے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے اور اگر آپ اس کی چند چیزیں سامنے رکھیں گے۔

سوات میں as per public reports جو مختلف میڈیا میں چھپی ہیں کہ اگر ہم پانچ ہزار militants کو handle نہیں کرسکتے اور وہاں almost ہم نے پچاس ہزار فوج involve کی ہے تو یہ کیا message دیا جا رہا ہے کہ ہم بالکل اپنے معاملات کو حل نہیں کرسکتے؛ جناب چیئرمین! اگر آپ دیکھیں تو اس کی لمبی وجوہات ہیں میرے خیال میں اور جیسا میں نے عرض کیا کہ سوات کا جو واقعہ ہے اس کو isolation میں ہمیں نہیں لینا چاہیے۔ جو in camera briefing ہوئی تھی یا اس کے بعد جو progress ہو رہی ہے' ہم نے seriously بائیس اکتوبر

2008 کی resolution کو اگر implement کیا ہوتا تین مہینے میں تو شاید یہ situation سامنے نہ آتی۔ وہ لوگ جو یہ سب کچھ کر رہے ہیں یا تو انہوں نے ایک messageلے لیا ہے یا ان کی understanding ہے کہ صوبائی حکومت یا فیڈرل حکومت یا ہماری Armed Forces جو مرضی کرلیں یہ ہمیں ختم نہیں کرسکتے۔ ظاہر ہے کہ جو بھی ایسی insurgency ہوتی ہے اس میں ان کا mindset یہی ہوتا ہے ہم اتنی grand اور ایک offensive operationکے باوجود جو کہ ٹی وی میں بھی دکھایا جاتا رہا اور اخباروں میں بھی آتا رہا' time dead lines آتی رہیں کہ اتنے دنوں میں ہم یقیناً قابو پا لیں گے اسے ختم نہیں کرسکے۔ وہ جماعت جو اس حکومت میں major coalition partner ہے صوبے میں جس کی prime responsibility ہےوہاں law and order کو بحال کرنا ' اس کو impose کرنا اور آج ان کا یہ کہنا کہ نقشے پر سوات کا نام نظر آتا ہے پاکستان میں اس کو بھول جائیں تو میں اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک defeated mind ہے۔ اگر آج آپ سوات کو give in کر رہے ہیں تو کل آپ فاٹا پر give in کریں گے تو پرسوں آپ NWFP کو give in کریں گے۔ خدا کے لیے سوچو! کیا ہوگیا ہےہمیں! East Pakistan ہم سے چلا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہمیں ماضی سے اور تاریخ سے کچھ سبق سیکھنا چاہیے' لیکن حکومت کی کوئی clear policy نہیں ہے۔ اس کی main وجہ یہ ہے کہ اگر 82 drone attacks ہوئے ہیں پچھلے چند سالوں میں تو ان میں سےتیس کے قریب drone attacks صرف اس سال میں ہوئے ہیں اور اگر Press and media کے مطابق ایک tacit understanding تھی کہ جب drone attacks ہوتے تھے تو کم از کم پاکستان کی intelligenc agencies اور previous so called President جنرل مشرف کے consent سے ہوتے تھے۔ ایک طرف تو ہمیں یہ سننے میں آتا ہے کہ موجودہ حکومت کی کوئی ایسی understanding نہیں ہے۔ حکومت سے بالکل رابطہ نہیں کیا گیا۔ protest بھیجا جاتا ہے' امریکی سفیر کو بلا کر احتجاج کیا جاتا ہے اور پھر ہم جناب گیلانی صاحب کا یہ بیان سنتے ہیں' ان کی ایک statement تھی کہ اوباما کے آنے کےبعد یہ جو معاملات ہیں یا پاکستان کی air space کی sovereignty کو پامال کیا جا رہا ہے یہ ختم ہو جائے گا۔ بڑی خوشی ہوئی' بڑا اطمینان ہوا 'لیکن بدقسمتی سے ان کے Oath لینے کے within hours ہم پر پہلا

drone attack ہوا 'بائیس آدمی شہید ہوئے۔

جناب چیئرمین ! یہاں معاملہ ختم نہیں ہو جاتا۔ ابھی میرے معزز ساتھی جناب پروفیسر خورشید صاحب نے quote کیا کہ رابرٹ گیٹس نے Secretary of Defence کے طور پر جو بات کی ہے وہ بڑی meaningful ہے اور آپ کو یاد ہوگا کہ recently جو نئی Administration آئی ہے اس میں Holbrooke کو انہوں نے پاکستان اور افغانستان کے لیے special envoy مقرر کیا ہے اور یہ وہ صاحب ہیں جن کی ایک recent report ہے' میں اس کو quote کرنا چاہتا ہوں کہ ان کا mindset کیا ہے۔ہم صرف اس چیز پر خوش ہوگئے ہیں کہ بارک حسین اوباما کیوں کہ" حسین" کا لفظ آ گیا ہے شاید total policy میں تبدیلی آ جائے گی۔ جب تک ہم اپنے گھر میں مکمل تیاری نہیں کریں گے' اپنے آپ کو properly ان کے parallel نہیں کریں گے' political proactive diplomacy نہیں کریں گےتو یہی ہوگا جو ہو رہا ہے۔ میں Holbrooke کی چند lines سناتا ہوں وہ کہہ رہے ہیں کہ،

" He said the situation in Afghanistan is far from hope but as the war enters in its eighth year. Americans should be told the truth," And what is the truth? He is the gentleman who has been appointed special envoy to Afghanistan and Pakistan particularly with reference to war on terror.

وہ کہتے ہیں کہ امریکن لوگوں کو truth بتائیں۔ "truth" کیا ہے؟ Inverted comas میں یہ ہے

" It will last a long time, and longer than the United States, longest war todate and that is 14 years conflict in Vietnam".

وہ کہتے ہیں کہ چودہ سال کی ویتنام کی جو جنگ تھی اس سے بھی یہ لمبی ہوگی۔ یہ special envoy on Pakistan and Afghanistan کہہ رہا ہے۔اور اس میں پھر بحیثیت قوم ' بحیثیت ملک ہم fail ہوئے۔ یہ special envoy announce ہوئے تھے جنوری کے شروع سے لے کر حلف تک۔ صرف افغانستان اور پاکستان کے لیےنہیں بلکہ انڈیا اس میں شامل تھا اور اس کی وجہ تھی جو اوباما نے hint دیا تھا کہ کشمیر کا مسئلہ جب تک حل نہیں ہوگا اس خطے میں امن

نہیں ہوسکتا ۔ It was followed by Miliband's statement کہ Kashmir is the root cause of the sanctuaries of terrorism in the region. میں سمجھتا ہوں کہ ایک دفعہ پھر بحیثیت قوم، بحیثیت ملک ہم fail ہوگئے ہیں ایک pro-active diplomacy پر۔ ہم نے اخباروں میں دیکھا ، ہمیں کسی کو الہام نہیں ہوتا۔ انڈیا نے ایک pro-active diplomacy کی ، انہوں نے protest کیا ۔ انڈیا کے وزیراعظم نے ڈیوڈ ملی بینڈ کے خلاف خط لکھا ان کے وزیراعظم کو، اس کے باوجود United Kingdom کے Foreign Office نے کہا کہ یہ ملی بینڈ کے اپنے الفاظ نہیں ۔ This is the stated policy of the Foreign Office of the United Kingdom. جناب والا! آپ نے بھی پڑھا ہو گا کہ انڈیا کے جو Foreign Secretary تھے وہ ایک بہت بڑا وفد لے کر امریکہ گئے ، انہوں نے اپنی lobbies کو استعمال کیا اور انہوں نے make sure کیا کہ یہ special envoy انڈیا کے لیے نہ ہو۔ یہ message دینا کہ یہ war صرف افغانستان اور پاکستان کی ہے۔ Holbrooke صاحب کا ایک اور sentence ذرا پڑھ دوں۔ یہ کہتے ہیں کہ:

" Pakistan can cause Afghan instability at will." It is a malafide deemed statement

کہ وہ پاکستان کو ایک main actor سمجھتے ہیں کہ افغانستان میں جب بھی ہم چاہیں ، ہم instability create کرسکتے ہیں اور کرتے ہیں ، اس کا مطلب ہے کہ کرتے ہیں اور ہمارا Foreign Office ، میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ ان کو کرنا چاہیے تھا نہیں کیا، ان کو ایک pro-active قدم اٹھانا چاہیے تھا۔ ہم نے کسی کی statements نہیں دیکھیں ۔ جن کا کوئی business نہیں ہے میں سمجھتا ہوں وہ کشمیر پرتو بہت بولے ۔ اوباما نے بھی ایک statement دی لیکن انڈیا نے اس کو بیس جنوری سے پہلے total reversal کروایا ہم بالکل خاموشی کے ساتھ بیٹھے ہیں، کشمیر کا نام لیتے ہوئے ہمیں شرم آتی ہے۔ جہاں ہم نے billions of rupees اپنے خرچ کیے۔ ہم نے تین جنگیں انڈیا کے ساتھ لڑیں۔یہ ایک حقیقت ہے اس کے لیے کوئی rocket science درکار نہیں ہے کہ ملی بینڈ کو سمجھ آ گئی ہے کہ Kashmir is the root cause of problem in this region. اور Palestine is the root cause of

problem in Middle East and we fail to understand. It is a very simple thing,

لیکن it requires will, it requires the intention , it requires honest approach,

لیکن اگر ہمارے defeated mind ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے، توبہ نعوذباللہ، مائی باپ وہی super powers ہیں ۔ ہم نے یہ سمجھ لیا کہ ہم نے وہی کچھ کرنا ہے جو وہ ہمیں کہیں گے، میں سمجھتا ہوں کہ اس practical approach میں جناب چیئرمین! آپ ان چیزوں کو analyse کریں ۔ Drones attacks کا نمبر دیکھیں۔ اتنی دیر میں صرف 52 اور اس چھوٹے سے عرصے میں 32 اور میں believe کرتا ہوں ان پرجو حکومت کی statements ہیں کہ انہوں نے کوئی permission نہیں دی then what does it mean کہ وہ جو پہلے information sharing کرتے تھے، intelligence sharing کرتے تھے، ان کی agencies کو ساتھ لیتے تھے اور Chief Executive یا صدر کو پتا ہوتا تھا کہ یہ ہونے والا ہے، اب تو وہ بھی نہیں ہے۔ یا تو کوئی arrangement ہے کہ آپ ہمیں نہ کہیں ، ہم عوامی نمائندے ہیں ، ہم یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ آپ یہ کریں ، آپ کرتے جائیں اور ہم کان اور آنکھیں بند رکھیں گے۔ ہم امریکی سفیر کو بلا کر demarche کریں گے ، ہم public statement دیں گے، ہم گیلانی صاحب کی طرف سے یہ assure کریں گے کہ آئندہ نہیں ہوگا، لیکن at the end of the day جناب چیئرمین! یہ دو چار ، چھ مہینے کے بعد ہو تو پھر تو کچھ سمجھ آتی ہے یہ تو روزانہ کامعمول بن رہا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ خدا کے لیے ہمیں اس مسئلے کو بڑی سنجیدگی کے ساتھ لینا ہے، حکومت اس کو بڑا seriously لے۔ اپوزیشن نے اس سے زیادہ اور کیا کام کرنا ہے کہ ایک unanimous resolution بائیس اکتوبر کو pass ہوگئی۔ کئی جماعتوں کا

stance including PML(N) was far more stringent, was far more difficult, far more comprehensive.

لیکن ایک unanimity کی خاطر، ایک common stand کی خاطر ، ایک unity display کرنے کی خاطر ہم نے give and take کیا۔ اس میں ایک Consensus Resolution آ گئی۔ جناب! آج آپ اس Resolution کو اگر کسی بھی analyst کو دیں تو وہ جو 13 points تھے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر ہم نے 5% بھی عمل نہیں کیا۔ ماسوائے ٹیپ ٹاپ اور زبانی protest

lodge کرنے کے۔ شاید یہ بھی ہماری ایک weakness ہے جس کی وجہ سے اس علاقے میں وہ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ encourage ہو رہے ہیں' اسی طرح یہ اب ایک کھلی حقیقت ہے' یہ ایک confirm حقیقت ہے کہ وہاں فرنٹیئر میں' فاٹا میں خصوصاً سوات میں اور ہمارے بلوچستان میں foreign ہاتھ involve ہیں۔ غیر ملکی ہاتھ involve ہیں۔ چونکہ ہم ہاؤس میں بات کر رہے ہیں' جب تک ہم اپنے problems کو honesty کے ساتھ analyse نہیں کریں گے' ہم کیسے اس کا حل نکالیں گے؟ ہم کیسے اپنا road map بنائیں گے اگر ہماری نیت بھی road map بنانے کی ہوئی۔

ہمیں شرم آتی ہے کہ ہم کسی کے اوپر انگلی اٹھائیں۔ جن کے اوپر ہم نے انگلی نہیں اٹھائی تھی انہوں نے ہمارا Mumbai attacks کے بعد کیا حال کر دیا۔ ہم نے اسی ایک composite dialogue کے چکر میں اور ایک fast track diplomacy کے چکر میں' ایک back door diplomacy کے چکر میں ہم نے بار بار ایک defensive, apologetic رویہ رکھا۔ یہ اب کی بات نہیں ہے کافی دیر سے یہی چل رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ان چیزوں کو analyse کریں جیسے میں نے عرض کیا تو ہماری پرانی policies ابھی نہ صرف in place ہیں بلکہ اس کی dilution ہوئی ہے۔ اس میں شدت آئی ہے۔ Negative شدت آئی ہے۔ اس میں منفی progress ہوئی ہے۔ جیسے میں نے عرض کیا کہ پہلے اگر agencies یا حکمرانوں کو پتا ہوتا تھا' اب ان کو بھی پتا نہیں ہے۔ یہ at least definitely کہتے ہیں کہ ان کو نہیں پتا۔ I have no reasons to disbelieve when the Leader of the House honourable Raza Rabbani sahib اٹھ کر کھڑے ہو کر یہ کہیں کہ بالکل ہمیں نہیں معلوم اور ہماری ان کے ساتھ کوئی understanding نہیں۔ it means even more dangerous that means I trust him for that کہ ان کی اور جھجک کھل گئی ہے۔ اب وہ سمجھتے ہیں بجائے یہ کہ democratic forces کے آنے سے تمام opposition اور تمام parties کی unanimity اور گورنمنٹ کو backing کے باوجود اگر یہ حال ہے تو جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی تشویشناک ہے۔

ہمیں اس پر بڑی سنجیدگی کے ساتھ دیکھنا چاہیے کیونکہ اس کے consequences

بہت grave ہیں۔ آپ دیکھیں کہ جو suicide attacks ہیں یہ 2002 سے آج تک 169 تھے اور اس میں تقریباً 1700 لوگوں سے زیادہ شہید ہوئے ہیں۔ کوئی 4500 کے قریب زخمی ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین! 2007-2008 کے figures بھیانک ہیں۔ یہ escalate کر رہا ہے۔ یہ اوپر کو جا رہا ہے۔ 2007 میں 56 attacks ہیں اور 2008 میں 59 attacks ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری جو پالیسی چل رہی ہے اس کی کوئی clear direction نہیں ہے۔ اگر ہم اپنی Resolution کے ارد گرد کوشش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہمارے پاس ایک راستہ ہے۔ یہ سوات isolated incident نہیں ہے - It is a beginning of what that.for God's sake جو کہ دنیا کے think tanks نے ایک malafide plan پاکستان کے بارے میں بنائے ہوئے ہیں۔ ایک new world map دنیا میں issue ہو چکا ہے۔ پاکستان کو ٹکڑے کرنے کے بدنام قسم کے منصوبے بنائے جا چکے ہیں۔ پرانی history ہے think tanks کی۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس حکومت کو فوری طور پر proactive political engagement کرنی چاہیے اور یہ جو India کے mandate force کرنے کی وجہ سے کشمیر کو نکالا گیا Holbrook کی appointment میں، آپ ایک اور envoy لگائیں ہمیں یہ sell کرنا چاہیے کہ کشمیر کے اس resolution کے بغیر اس خطے میں امن نہیں ہو سکتا۔ Unless we do that I believe اور ہماری political diplomacy تب ہی کامیاب ہو گی جب ہم یہ sell کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور یہ ممکن ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی تک تو ہماری کوشش ہی نہیں ہوئی ہے۔ Let's be honest آپ پچھلے بارہ مہینے میں دیکھیں امریکہ میں جا کر کشمیر کی بات کرنا ابھی مشرف صاحب کو بھی یاد آ گیا ہے۔ وہ پچھلے آٹھ سالوں میں کہاں تھے؟ ابھی ان کو بھی یاد آ گیا ہے وہاں جا کر کہ pep talk دینا کہ افغانستان میں 143 billion dollars خرچ ہوئے ہیں اور عراق میں one trillion dollars خرچ ہوئے ہیں۔ پاکستان پر دس بلین ڈالرز خرچ ہوئے ہیں - For God Sake who negotiate for Pakistan? Shoukat Aziz was a bad negotiator for Pakistan جس نے تین بلین ڈالرز جو CNN کے اوپر آ کر مانگے تھے دسمبر ۲۰۰۱ میں انہوں نے کہا کہ ہمارے یہ نقصانات ہوئے ہیں اور آپ ہمیں دیں۔

میں نے اس کے خلاف I wrote an article. I challenged him even on

میں different channels at that time نے اس کو message دیا کہ آپ دس سے بارہ بلین ڈالرز کم از کم claim کریں that is for the immediate losses آج جنرل مشرف کو یاد آ گیا۔ امریکہ میں جا کر یہ کہنے لگے جی 143 billion افغانستان میں خرچ ہوئے ہیں۔ یہ آسان ہوتا ہے جب آپ حکومت چھوڑ کر چلے جائیں۔ جب کوئی چیز stake پر نہ ہو۔ یہ آسان ہے وہاں جا کر کشمیر کی بات کرنا۔ چلیں جو ہو گیا اس پر مٹی ڈالیں ہم آگے چلیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو چاہیے کہ ایک proactive مہربانی کر کے political diplomacy یہ follow کرے۔ یہ جو جتنے western اور US کی جو powers ہیں اور جو willing ہیں particularly UK and US ان کو یہ convince کیا جائے کہ اس کشمیر issue کے بغیر اگر آپ کی یہ War On Terror ہے، the main root cause is Kashmir unless you help us to resolve this,

there is no permanent and perpetual solution to this problem.

دوسرا میں سمجھتا ہوں کہ ان کے جتنے latest equipments ہیں یہ Pakistan is an ally on War On Terror. According to the press reports Pakistan had been asking کہ ہمیں latest equipment دیں لیکن ہمیں نہیں دی جا رہی۔ کیوں؟ کیا پاکستان اپنا رول ادا نہیں کر رہا۔ یہ اب نئی حکومت ہے۔ جناب والا! جمہوری حکومت ہے اس کو تو اور وہاں بھی luckily change آئی ہے۔ اگر ان کو Bush administration سے کام کرنا پڑے تو مشکل ہوتی لیکن اگر انہوں نے یہ initial period lose کر دیا۔ اگر انہوں نے یہ موقع گنوا دیا تو میں سمجھتا ہوں کہ بش کے زمانے سے بھی زیادہ بھیانک ان کی aggressive policy ہو سکتی ہے اس مسئلے کے اوپر۔ If we fail to take it up properly at the proper level تو اس لئے میری گزارش دوسری یہ ہے کہ ہمیں ان کو demands دینی چاہیے۔ تیسرا یہ کہ جو as per press report, intelligence sharing جو غائب ہو گئی ہے جو unilateral کام ہو رہے ہیں اس کے خلاف نہ صرف شدید protest ہونا چاہیے بلکہ ان کو threat کرنا چاہیے کہ ہم آپ کی supply line ہے جو logistic route ہمارا ہے اس کو ہم بند کر دیں گے۔

کوئی حرج نہیں اس میں کہ ہم ان کو کہیں 'we should use this tool. یہ بات صحیح ہے کہ انہوں نے ہمیں ڈرانے کے لئے یہ ایک recently message دیا ہے۔ جو جنرل یہاں

آئے تھے انہوں نے کہا کہ ہم نے Central Asian States سے بھی بات کر لی ہے اور ہم نے فلاں سے بھی بات کر لی ہے - It is not very easy. It is a very long route. As تو یہ کہنا کہ جی وہ بڑی vulnerable, very more vulnerable than Pakistan route. جلدی ہے it is not یہ کہنا کہ کسی کے پاس کوئی کرشمہ ہے---میں سمجھتا ہوں کہ اگلی چیز یہ ہے کہ ہمیں جتنی equipment required ہے- ہمیں اس پر ان سے بات کرنی چاہیے اور ہمیں comprehensively rehabilitation کی بات کرنی چاہیے جناب چیئرمین! یہ war جو ہے جن ملکوں نے War On Terror لڑی ہے it is not the first one. Saudi Arabia has dealt with this war very successfully یہ ہماری war جو ہے it was based on wrong strategy approach and wrong policy in the last eight years اور یہ خود بھی وہ مان رہے ہیں- Americans بھی مانتے ہیں اور western countries بھی مانتی ہیں-NATO forces بھی مانتی ہیں- ISI بھی مانتی ہے-

لیکن affectees ہم ہیں- Casualties ہمارے citizens کی ہو رہی ہیں- جب drone attacks ہوتے ہیں شاید ان کا کوئی short term gain ہو کہ ایک یا دو کوئی genuine جو ہیں وہ target کو achieve کر رہے ہیں- لیکن in the long term it's a total failure. Huge casualties, civilians innocent پاکستانی عورتوں اور بچوں کی ہو رہی ہیں- ہم اللہ کو کیا جواب دیں گے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے ہمیں یہ جو ایک totally mishandle جو رہا post cold war کے علاقے میں اس میں کئی حکومتیں آئیں اورگئیں لیکن میں اس کے باوجود سمجھتا ہوں کہ mainly ان کو agencies handle کرتی تھیں- حکومت کی اس میں اتنی participation نہیں ہوتی تھی- میں خود Defence Committee of the Cabinet کا ذکر کرتا ہوں کہ جب Prime Minister Nawaz Sharif نے جنرل مشرف کو کہا کہ جناب! یہ جو talibanization ہے' یہ جو ہم افغانستا ن میں دیکھ رہے ہیں, General sahib to be careful, it might travel to Frontier. In Defence Committee of the Cabinet, Mr. Chairman! General Musharraf نے سینے پر ہاتھ مار کر کہا Sir, they are our front line. defence force تو یہ ہماری ایک national strategy میں change آئی ہے- کیونکہ جنرل

مشرف 9/11 کے واقعہ کے بعد لیٹ گئے۔ He was known as a soldier but proved as a coward. چلیں اگر surrender ہی کرنا تھا آپ نے اپنی پالیسی کو تو خدا کے لئے ان کو ditch نہ کریں۔ Rehabilitate them. Do something for them ان کو abandon نہ کریں۔ ہوا یہ ہے کہ جب ان کو abandon کیا گیا تو وہ جو extremists یا terrorists foreigners اس ملک میں آئے ہوئے ہیں، جن کے پاس اربوں ڈالر اور اربوں ڈالر کے وسائل ہیں they just engaged them, they just employed them. کسی کو religion کے نام پر exploit کیا گیا کہ یہ جہاد ہے۔ بچوں کو جب آپ دیکھتے ہیں on camera ذبح کرتے ہوئے تو یہ brain washing نہیں تو اور کیا ہے؛ بچوں کو brain wash کیا گیا کہ یہ اللہ کا راستہ ہے۔

We have to follow the Saudi success story to deal with the menace of terrorism.to educate. to brain wash them now.

اس میں آپ کو علماء کو بھی لے کر چلنا ہو گا۔ آپ کو اپنے مدرسوں کو بھی استعمال کرنا ہوگا۔ آپ کو اپنے ٹیلیویژن، ریڈیو کو بھی استعمال کرنا ہو گا ابھی تک but there is no comprehensive policy. ہم اسی پرانی پالیسی کو آگے لے کر چل رہے ہیں، نہ ہم ان کی rehabilitation کا سوچ رہے ہیں، نہ ان کی brain washing اور education کا سوچ رہے ہیں۔ اگر ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے طاقت سے کام لینا ہے تو پھر ایک ہی راستہ ہے کہ آپ اس سارے علاقے cordon کر کے تمام کو ختم کر دیں۔ اس طرح لاکھوں ہمارے innocent لوگ شہید ہوں گے۔

Is that the solution? It is not the solution but it is exactly what has been happening in Swat and FATA. That is exactly what has been happening in FATA agency.

وہاں آپ یہی کر رہے ہیں۔ پورے اس علاقے کو cordon کرتے ہیں۔ بمباری کرتے ہیں۔ ایک ٹارگٹ ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ پچاس innocent لوگ شہید ہو جاتے ہیں۔ بچے اور عورتیں مر جاتے ہیں۔ ہم یہی کر رہے ہیں۔ اگر اس گورنمنٹ کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ امریکہ کی اسی strategy کو follow کریں then they should be prepared کہ سارے علاقے کو باری

باری cordon کریں۔ کہا گیا ہے کہ 14 سال سے بھی لمبی جنگ ہو گی تو پھر اگلے چند سالوں میں یہ امریکن سب کو ماریں گے۔ اگر ہماری یہ سوچ نہیں ہے تو پھر ہمیں pro-active اپنا plan تیار کرنا چاہیے and I am sorry to say Mr. Chairman, we have failed to do any tangible work so far, 22 October, 2008 کو resolution تھی۔ میں Leader of the House کے توسط سے یہ دوبارہ گزارش کرتا ہوں کہ خدا کے لیے پاکستان کے interest میں سیاست کو ایک طرف رکھیں، Foreign قوتوں کو ایک طرف رکھیں۔ دوسروں کی supermacy کو چھوڑ دیں، اللہ کی supermacy کو سامنے رکھیں۔ یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ کوئی dishonest قدم اٹھائیں، ایک honest قدم اٹھائیں جو feasible ہو، جو practical ہو، جو pragmatic ہو، چاہے اس میں dialogue ہو، چاہے اس میں rehabilitation ہو، چاہے اس میں آپ کو brain wash اور educate کرنا ہو یا آپ کو وہاں کی development کرنی ہو، چاہے dialogue کرنا پڑے، ہمیں ان ساری چیزوں کو follow کرنا چاہیے۔ جناب چیئرمین! اگر ہم یہ نہیں کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے بالکل ماضی سے نہیں سبق سیکھا ہے۔ ہم اتنے بڑے fiasco سے گزرے ہیں، ایسٹ پاکستان سے ہاتھ دھوئے ہیں۔ جناب! اب یہ ایک starting point ہے۔ مجھے پتا ہے کہ وقت بڑا کم ہے، میں آپ کا بہت مشکور ہوں اور میں ایک دفعہ پھر آپ کے توسط سے اپیل کرتا ہوں to Leader of the House کہ please آپ مہربانی کریں اور اس issue کے اوپر فاٹا، سوات اور بلوچستان should be given the top priority with maximum attention کہ یہ معاملہ حل ہو۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو سلامت رکھے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ بہت شکریہ۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے ایک گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ Advisor on Interior کی اسی سلسلے میں ایک meeting بھی ہے اگر وہ اپنی تقریر کرلیں تو پھر جو speakers رہ گئے ہیں وہ اپنی تقاریر کرلیں۔ I am here اگر کوئی بات ہوئی تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ہاؤس کی رائے لے لیتے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب میں controversy نہیں چاہتا اور Advisor can wind up tomorrow then. آج آپ جتنے بجے تک ہاؤس چلائیں، سارے speakers کو آج ختم کریں تا کہ کل Presidential Address کو take up کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی بی بی یاسمین شاہ۔

Plight of Women in Balochistan and extension of data of submission of Benazir Income Support Fund Programme

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، شکریہ چیئرمین صاحب۔ میرا ایک point of order تھا جس کو بہت زیادہ عرصہ گزر گیا ہے اور میں نے بلوچستان کے حوالے سے ایک issue raise کیا تھا جو خواتین کے متعلق تھا لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ابھی تک اس کا کوئی بھی نتیجہ سامنے نہیں آیا جب کہ وہ issue Human Rights Committee کو refer ہو گیا تھا۔ ایس ایمظفر صاحب بیٹھے ہوئے تھے، میری بات ہوئی تھی، اس وقت تو وہ ہاؤس میں نہیں ہیں۔ انہوں نے بھی یہی کہا تھا کہ بیشک آپ House میں raise کر دیں، لیکن ہمارے پاس جو information آ رہی ہے--- رحمٰن صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ جو information کمیٹی کو مل رہی ہے بلوچستان سے وہ صحیح نہیں مل رہی ہے۔ مہربانی کر کے ذرا آپ صحیح information Committee کو دیں تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ انہوں نے کیا کیا ہے۔ ابھی تک اس کا کوئی تدارک نہیں ہوا۔ آئے دن ہمارے پاس خواتین کے مسئلے آ رہے ہیں، آئے دن ان کو جلایا جا رہا ہے، مارا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت نے کیا اقدام اٹھائے ہیں، اس کے حوالے سے بھی ذرا ہاؤس کو آگاہ کر دیا جائے۔ دوسرا جناب! میں نے دو دن پہلے ربانی صاحب سے بینظیر سپورٹ فارم کے حوالے سے کہا تھا کہ ان کی date بڑھائی جائے لیکن ربانی صاحب نے ابھی تک ہمیں کوئی جواب نہیں دیا۔ مہربانی کر کے اس کا ہمیں بتا دیں کہ اس کی date آگے کی ہے یا نہیں کی ہے؟ بہت شکریہ۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، میں ابھی بھی عرض کر رہا ہوں کہ جو Chairperson ہیں

بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کی' ان تک بات پہنچا دی گئی ہے۔ پرائم منسٹر صاحب ملک سے باہر ہیں۔ اگلے ایک دو دنوں میں وہ آ جائیں گے' ان کے آتے ہی انشاء اللہ کوئی مثبت فیصلہ سامنے آ جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اس میں یہ کوشش کررہے ہیں۔ یہ مسئلہ صرف آپ کا نہیں' یہ پورے ہاؤس کا ہے اور بلوچستان کے جو لوگ ہیں ان کا یہ زیادہ مسئلہ ہے کہ ہمارے فارم دور دور سے آنے ہیں۔ آپ کی دوسری بات کا ملک صاحب سے جواب لیتے ہیں۔ ٹھیک ہے کلثوم پروین کی بھی بات سن لیں۔

Ban on Issuance of Licences for Kalashnikove

سینیٹر کلثوم پروین، جناب چیئرمین! ملک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں' میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ ہمیں جو کلاشکوف کے licence ہمیں issue کیے گئے۔ پرائم منسٹر صاحب نے ہمیں issue کیے جو ایک ایک ہمارے نام پر ہے یا ہمارے بچوں کے نام پر ہے۔ سننے میں یہ آیا ہے کہ لوگوں نے کوئی more than 100 issue کیے ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے اس پر restriction لگا دی ہے' ban کر دیا ہے۔ مہربانی کرکے وہ ban ہٹائیں تاکہ ہم نے جو ایک ایک licence لینا ہے وہ تو لیں۔ ہم رضا ربانی صاحب کے notice میں یہ لائے تھے کہ ہمارے funds بند کر دیے گئے ہیں وہ بحال کیے جائیں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی رحمٰن ملک صاحب۔

جناب رحمٰن ملک، شکریہ جناب چیئرمین۔ میں سب سے پہلے تو آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ

for the first time having a seat of the Chairman and also I thank to my sister for appreciating the work of the Ministry of Interior. Two questions have come here. One is the ban. Yes, it has not been banned, it has been suspended because we received some complaints of irregularities in that section. So, I have suspended it and I have raised a separate desk for the Senators and the Members of National Assembly which will start

functioning in the first week of February. So, there is no ban. You will get your licence.

Second is regarding

جو ہماری بہنیں زندہ درگور ہوئی تھیں اس سلسلے میں جو main accuse تھا

he was arrested from Karachi and I am not aware of the latest information. I will ask the provincial government to give all the details and I promise, I will present it in the next three to four days to the House and whatever information you want if you could list it out and I will send it to the provincial government and whatever information comes, I will give it to the lady and also to the House. If possible, if the Committee wants it, I can send one of my officers or I can go myself and give the details there. Whatever details are left or if they want to have some more information, we will provide every information whatever the Committee wants. Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ ملک صاحب۔ میرے خیال میں مسئلہ یہ ہے کہ اس میں معاملہ subjudice ہو گیا ہے because of arrest of one of the accused. جی ممتاز صاحب۔

سینیٹر ملک ممتاز حسین محفوظ، جناب! یہ matter before the court subjudice ہے

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی میرے علم میں ہے، میں نے اسی لیے point out کر دیا ہے۔ Regular item پر آتے ہیں۔ حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری، جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری، زیر بحث مسئلہ سوات اور امن و امان کا مسئلہ ہے۔ جہاں تک سوات کے متاثرین ہیں' ان سے ہم سب کو ہمدردی ہے اور جہاں تک مالاکنڈ ڈویژن یا divisional headquarters سوات میں حکومتی writ نہ ہونے کی بات ہے' اس پر افسوس اور ندامت ہی کر سکتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ تقریریں تو ہم سب کر سکتے ہیں' خطیبانہ انداز بھی ہو سکتا ہے جیسے کل ایک صاحب نے یہاں تقریر فرمائی اور اس حوالے سے وہ اشارے بھی کر رہے تھے' لیکن کاش اندر سے ہم سب ملک کے لیے سوچتے' اس قوم کے لیے سوچتے' اپنے بچوں کے لیے سوچتے' اپنی خواتین کے لیے سوچتے' اپنی آزادی کے لیے سوچتے اور ہم سب مل کر سوچتے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہ دن دیکھنا نہ پڑتے۔

جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ 2001 سے قبل یہی قبائلی علاقے تھے' کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ مالاکنڈ ڈویژن یا سوات کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ بلوچستان کی پوری سرزمین جو آدھا پاکستان ہے' کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ چار' چھ' آٹھ سال میں حالات یکسر کیوں تبدیل ہوئے؟ کیا وجہ ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں بیٹھے ہوئے ہم سب نے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھنا ہے کہ ہم میں سے کس نے کہاں کوئی غلطی کی۔ اگر ہمیں اپنی غلطی کا بھی احساس ہو' اگر ہم غلطی نہ کرتے تو شاید ہمارے جنرل بھی نہ کرتے۔ جنرل کو اگر ہم support نہ کرتے تو شاید وہ بھی غلطی نہ کرتے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جنرل جو زبردستی قابض ہوا تھا' آئین اور دستور کو روند کر' پارلیمنٹ کے تقدس کو پامال کر کے' قابض ہوا تھا' ہم میں سے کچھ لوگ آگے بڑھے اور انہیں طاقتور بنایا۔ پھر ایک لمحے کے لیے بھی اس نے یہ نہیں سوچا کہ ملک کی قومی سلامتی پیش نظر ہے' عالمی حالات بدل رہے ہیں' قوم کو اعتماد میں لیا جائے۔ ایسا نہیں ہوا۔ جس طرح چاہا' اس نے کیا۔ آج اس کے کیے کی سزا ہم بھگت رہے ہیں' پوری قوم بھگت رہی ہے۔ خدارا' میں تو یہی عرض کرنا چاہوں گا کہ پوری قوم کو یکسو ہو کر' تمام سیاست دانوں کو یکسو ہو کر' اس ملک و قوم کے لیے' اپنی آزادی اور خود مختاری کے لیے' سر جوڑ کر اور سوچ سمجھ کر کوئی ایسی راہ اختیار کرنی چاہیے تا کہ ہم اس موجودہ دلدل سے نکل سکیں۔

آج اگر سوات میں مزاحمت کار ہیں، قبائلی علاقوں میں مزاحمت کار ہیں، بلوچستان میں مزاحمت کار ہیں، ہم تو سمجھ رہے ہیں کہ یہ ملک دشمن ہیں، قوم دشمن ہیں، وطن دشمن ہیں، لیکن کبھی ہم نے یہ سوچا کہ ان سے مل بیٹھیں، ان سے پوچھیں کہ تمہاری بیماری کیا ہے؟ تم جو یہاں تک پہنچے ہو کہ خود کش حملے کرتے ہو یا کرواتے ہو، اپنے جوانوں کو قتل کرتے ہو، اسکولوں کو بند کرتے ہو، تمہاری بیماری کیا ہے؟ تم کیوں ایسا کرتے ہو؟ اس حد تک ہم نہیں گئے۔ پھر ہم نے ہر مسئلے کے حل کے لیے، سیاسی سوچ بچار، سیاسی تدبر اور فکر کی بجائے فوجی کارروائی اور بم باری کو اس کا حل سمجھا۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں بھی فوج گئی، وہاں حالات ٹھیک نہیں ہوئے بلکہ خراب سے خراب تر ہوتے گئے۔ نواب اکبر بگٹی کا قتل، فاٹا میں ہزاروں لوگوں کا قتل، اسی طرح سوات میں باجوڑ میں بم باری۔ دیکھیں، جب ہم یہ بات کرتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ دہشت گردوں کو favour کر رہے ہو۔ کہیں تو جا کر کوئی یہ بات کہہ دے کہ ہمیں سوچنا چاہیے، ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیے۔ کیا ماضی میں جو انڈیا سے ہماری جنگیں ہوئیں، یہی قبائلی علاقوں کے لوگ، یہی سوات کے لوگ، یہی بلوچستان کے لوگ، پنجاب اور سندھ کے لوگ، یہ مشرقی border پر سد سکندری بن کر انڈیا کی فوجوں کا مقابلہ نہیں کرتے رہے؟ آج کیا وجہ ہے کہ ہم انہیں ملک دشمن کہہ رہے ہیں؟ وجوہات پر ہم جا نہیں رہے بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ شاید طاقت ہی مسئلے کا حل ہے۔

جناب چیئرمین! ہم نے پارلیمنٹ میں موجود تمام سیاسی جماعتوں نے ایک متفقہ قرارداد پاس کی۔ اس قرارداد کا منشا یہ ہے کہ سابقہ policy میں تبدیلی لائی جائے گی۔ اس قرارداد کا دوسرا نکتہ یہ ہے کہ اپنے ملک کے اندر جو مزاحمت ہو رہی ہے، ان سے بات چیت کریں گے اور بات چیت سے مسئلہ حل کریں گے۔ اگرچہ یہ ایک اچھی پیش رفت ہے کہ صدر صاحب نے قبائلی علاقوں سے زعما کو بلا کر ان سے meeting کی ہے، لیکن اس کو آگے بڑھانا چاہیے۔ ہم سب کو مل کر ایسی کوششوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ حکومت میں ہوتے ہوئے، میں پھر بھی یہ کہنا چاہوں گا کہ جو قرارداد پاس ہوئی ہے اس پر عمل شروع ہونا چاہیے۔ جب تک ہم اپنی پالیسی میں تبدیلی نہیں لائیں گے، ان پالیسیوں کا تسلسل رہے گا، ان حالات سے ہم نکل نہیں سکیں گے۔

انڈیا کی بات کی گئی کہ انہوں نے calenders بھیجے ہیں۔ جناب! اگر ہمارے اندر

وحدت ہو، ہمارے اندر یک جہتی ہو، قومی سلامتی اور ملک کی یک جہتی کو ہم ایمان کا درجہ دیتے ہوں تو پھر ہندوستان یا کسی تنظیم کو یہ جرأت ہو سکے گی کہ وہ ہمیں calender بھیجیں۔ کیوں بھیجیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس لئے ہے کہ ہمارے درمیان یکجہتی نہیں ہے، ہمارے درمیان وحدت نہیں ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (عربی) ترجمہ، "اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور اپنے اندر تفرقہ مت پیدا کرو"۔ اگر ہمارے اندر تفرقہ بازی ہے چاہے وہ سیاسی ہو یا مذہبی ہو یا قومی ہو، کسی حوالے سے بھی اگر ملک کی سلامتی کے حوالے سے بھی، ملک کی پالیسیوں کے حوالے سے بھی اگر ہم الگ الگ ہو کر سوچیں گے تو پھر دشمن نے ہمارے اس عدم اتحاد سے، عدم یکجہتی سے اور سوچ کی ہم آہنگی نہ ہونے کی وجہ سے فائدہ تو اٹھانا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت اور اپوزیشن کی بات نہیں ہے یہ ملک کی سلامتی کی بات ہے، یہ قومی یکجہتی کی بات ہے۔ اگر ہم ماضی میں جانا چاہیں تو ہمارے پاس بہت سارا مواد ہے۔ ہم اس حوالے سے بہت کچھ کہہ سکتے ہیں، لیکن میں نہیں چاہتا کہ پرانے مردے اکھاڑے جائیں۔ ہم جانتے ہیں کہ اس وقت ملک کو جو مسائل درپیش ہیں، ہندوستان کا دباؤ الگ، آئے روز ہماری مغربی سرحد کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، وہاں بمباری ہو رہی ہے، لوگ قتل ہو رہے ہیں اور اسی طرح عالمی سطح پر بھی ہم دباؤ کا شکار ہیں۔ اس کے لئے ہم اپنے اندر تمام سیاسی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر، یکسو ہو کر ملک کے لئے سوچیں۔ جب ہم اس سٹیج پر پہنچیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کی کوئی طاقت سولہ کروڑ عوام کو فتح نہیں کر سکتی ہے اور نہ مغلوب کر سکتی ہے۔ ہم ایٹمی اسلحہ سے بھی لیس ہیں۔ اگر کہیں سے کوئی کمزوری ہے تو وہ یہ ہے کہ ہمارے اندر وحدت کا فقدان ہے، یکجہتی کا فقدان ہے۔ ہم چھوٹے چھوٹے issues پر الگ سوچنے لگتے ہیں اور پھر دنیا دیکھ رہی ہوتی ہے۔ اس وقت ملک جن حالات سے دوچار ہے اور ہر ایک اپنی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر اذان دے رہا ہے تو ایسی صورتحال میں ظاہر ہے کہ ہمیں عدم استحکام سے کوئی نہیں روک سکے گا۔

پیپلز پارٹی کی حکومت ہو یا coalition کی حکومت ہو یا اپوزیشن ہو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ملک ہم سب کا ہے۔ یہ ملک ہے تو ہم ہیں اور خدانخواستہ اگر اس ملک کو کوئی نقصان پہنچتا ہے، ملک عدم استحکام کا شکار ہوتا ہے تو پھر ہم سب کا اللہ ہی حافظ ہے۔ اس لئے جناب چیئرمین! میں

آپ کے توسط سے ایوان میں موجود تمام سیاسی جماعتوں سے' تمام ممبران پارلیمنٹ سے یہ گزارش کروں گا کہ کم از کم جو قومی issues ہیں ان سب پر ہمارا نقطہ نظر ایک ہونا چاہیے اور اگر حکومت سابقہ پالیسیوں میں کوئی تبدیلیوں کی کوشش کر رہی ہے یا اس پر آمادہ ہے تو پھر ہمیں آگے بڑھ اس کا ہاتھ بٹانا چاہیے۔ تاکہ ہم سب مل کر ان مسائل پر قابو پا سکیں اور قومی خواہشات کے مطابق ایک اچھی پالیسی پر گامزن ہوسکیں۔ کب تک ہم اپنے لوگوں پر بمباریاں ہوتی دیکھتے رہیں گے۔ میں تو کہا کرتا ہوں کہ سو سال کی زندگی سے ایک دن کی عزت اور غیرت کی زندگی بہتر ہے۔ اس لئے ہمیں پوری قوم کو، حکومت کو' اپوزیشن کو مل کر ایک رائے قائم کرنی ہو گی اور اس پھر ہم سب نے چلنا ہو گا تب جا کر ہم اپنی مشکلات اور مسائل پر قابو پا سکتے ہیں۔ میں سوات کی تفصیل میں جاؤں تو بہت ساری باتیں ہیں اور اگر قبائلی علاقوں کی تفصیل میں جاؤں تو بہت ساری باتیں ہیں اس کے لئے شاید وقت بھی اجازت نہیں دیتا۔

میری رائے میں بہتر یہ ہو گا کہ ہم اپنے اندر وحدت پیدا کریں اور یکسو ہو کر اپنے ملک کے لئے سوچیں اور اس وقت ملک جن مسائل سے دوچار ہے ہم سب مل کر جب کمر باندھ لیں گے تو انشاء اللہ ملک ان مسائل سے نکل سکے گا اور ہم استحکام کی طرف جائیں گے انشاء اللہ۔ جناب والا! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ مولانا صاحب۔ سینیٹر ریحانہ یحییٰ بلوچ۔ نہیں ہیں۔ رضا ربانی صاحب اگر کوئی ممبر موجود نہیں ہے تو ان کو drop کر دیتے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، اگر کوئی ممبر موجود نہیں ہے تو اس کو drop کر دیتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، سینیٹر سلیم سیف اللہ صاحب۔

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ ایک اہم مسئلہ پر بحث ہو رہی ہے۔ مجھے اس دن یہ سن کر بڑا افسوس ہوا جب ہمارے سینیٹ میں عوامی نیشنل پارٹی کے colleagues نے سوات کے متعلق اظہار خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے اور انہوں نے وفاقی حکومت سے گلہ بھی کیا کہ شاید وفاقی حکومت ان کے ساتھ تعاون نہیں کر رہی ہے۔ جناب چیئرمین! صوبائی حکومت کی یہ بنیادی ذمہ داری ہوتی

ہے کہ وہ اپنے صوبے میں امن و امان کی صورتحال اور اپنے صوبے میں رہنے والوں کی جان و مال کا تحفظ کرے، میرے خیال میں یہ کہہ دینا کہ ہم بے بس ہیں' یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے یا وفاقی حکومت ہمارے ساتھ تعاون نہیں کر رہی، میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے کا یہ کوئی مناسب حل نہیں ہے اور یہ بنیادی ذمہ داری ہمیشہ اور ہمیشہ صوبائی حکومت کی ہوتی ہے تو اس لئے میں وہاں کی ANP and PPP جو coalition government ہے ان سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ کوشش کیجیے۔ اگر حکومت ہی بے بسی کا اعلان کر دے تو یقیناً عوام میں مایوسی پھیلے گی۔

جناب چیئرمین! سوات ہمارے ملک کا حسین ترین سیاحتی علاقہ ہے ۔ ابھی ہمارے نئے وزیر برائے سیاحت ان کا تعلق بھی چونکہ صوبہ سرحد سے ہے تو میں امید کروں گا کہ ان کی یہ پہلی کوشش ہو گی کہ وہ کم از کم سوات کے حالات میں اپنا کردار ادا کریں گے اور وہاں کے حالات بہتر کریں گے۔ تاکہ سیاح وہاں پر دوبارہ جانا شروع کریں۔ میں ان سے اتفاق بھی کرتا ہوں مجھ سے پہلے مولانا حیدری صاحب فرما رہے تھے کہ یہ قومی مسئلہ ہے اور ہم جب بھی بولتے ہیں ہمارے Leader of the House شاید ان کو یہ sentence پسند ہے کہ point scoring کر رہے ہیں۔ ہمارا point scoring کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ ہمارے صوبے کے حالات بہتر ہوں۔ آج یہ نہیں ہے کہ صرف سوات میں بلکہ میرے ضلع لکی مروت میں بھی روزانہ راکٹ برسائے جا رہے ہیں اور حکومت وقت بے بس ہے۔ جناب چیئرمین! قبائلی علاقے اور سوات کے حالات میں، سوات کی افغانستان کے ساتھ کوئی سرحد نہیں ہے، سوات کا کوئی contiguous border افغانستان کے ساتھ نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ قبائلی علاقہ جات میں امریکہ جو دلچسپی لے رہا ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ روزانہ drones آ رہے ہیں ، مجھے یاد ہے کہ جب پچھلے دور میں یہاں کوئی ایک آدھ drone آ جایا کرتا تھا تو رضا ربانی صاحب بڑی زوردار آواز میں ہم پر اعتراض کیا کرتے تھے۔ پچھلے دنوں میں drones نے میرعلی میں آکر جب بم گرایا تو اس سے میرعلی بازار میں معصوم بچوں کو شہید کیا گیا' بہرحال وہ ایک علیحدہ issue ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم سب مسلمان ہیں، کلمہ گو ہیں، میرے خیال میں اگر ہمارے دلوں میں خوف خدا زیادہ آ جائے اور خوف امریکہ کچھ کم آ جائے تو شاید اللہ تعالیٰ جو اس وقت ہم سے ناراض ہے وہ ناراضگی کم ہو جائے۔ آپ کہتے ہیں کہ

انڈیا ہو یا کوئی اور ملک پاکستان پر حملہ کرے گا تو اس کا ہم منہ توڑ جواب دیں گے۔ کیا یہ drones آپ پر حملے نہیں کر رہے؟ کیا یہ drones روزانہ آ کر پاکستان کی سرزمین پر حملہ نہیں کر رہے؟ آپ نے کونسا منہ توڑ جواب دیا ہے؟ ہماری مجبوری ہے، چلیں اگر وہ جنرل پرویز مشرف کی مجبوری تھی تو وہ آج نہیں ہیں، آج تو عوام نے آپ کو mandate دیا ہے، آپ اس کا کوئی حل نکالیں اور ان کو کہیں کہ ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے اور drones کو intelligence کن سے ملتی ہے، وہ بھی ہماری intelligence agencies سے ملتی ہے۔

جناب والا! سوات وہ ضلع ہے جہاں پر ہم دن رات پھرتے تھے اور میں نے تین سال پہلے مالاکنڈ میں جب ایک ضمنی انتخاب میں حصہ لیا تو یقین مانیے کہ ہم رات کے دو، دو بجے تک پھرتے تھے اور وہاں امن و امان کی صورت حال بہت اچھی تھی۔ اگر ہمارے ساتھ کوئی گن مین بھی جاتا تھا تو وہ مقامی لوگ ناراض ہوتے تھے کہ آپ اپنے ساتھ یہ کیوں لائے ہیں یہاں پر تو آپ کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اگلے دن مالاکنڈ سے میرے کچھ دوست آئے تھے مجھے کہہ رہے تھے کہ ہمیں بھی اب حکم نامہ موصول ہوگیا ہے کہ اپنے بچیوں کے سکول بند کریں اور وغیرہ وغیرہ یعنی کہ اب معاملہ سوات سے مالاکنڈ اور پھر مالاکنڈ اور مردان کے درمیان پہاڑ ہیں وہ پہاڑ سے اتر کر اب نیچے آ رہے ہیں۔ پچھلی حکومت میں بھی میں نے اس وقت کے وزیر اعظم کو درخواست کی تھی، صوفی محمد کو اس لیے گرفتار کیا گیا تھا کیونکہ انہوں نے جہاد میں جب 2001 میں 9/11 کے بعد وہ کوئی چھ، سات ہزار مجاہدین کو ساتھ لے گئے تھے جن میں بہت سے شہید بھی ہوئے، اس کے بعد جب وہ واپس آئے تو اس وقت کی حکومت نے ان کو قید میں رکھا۔ ان کی عمر کے لحاظ سے میں نے اس وقت بھی گزارش کی تھی اور یہ ایک اچھا قدم ہے کہ ان کو رہا کیا گیا لیکن ان سے کوئی وعدے بھی ہوئے تھے، 1994 جب پیپلز پارٹی کی حکومت تھی اور شیرپاؤ صاحب وہاں کے وزیر اعلیٰ تھے تو اس وقت ان کے ساتھ کوئی معاہدے ہوئے تھے، جناب والا! حکومتیں اعتماد سے چلتی ہیں۔ وہ حکومت نہیں چل سکتی جس کی فوج بھی بڑی طاقتور ہو، جس کے پاس خوراک اور سارے وسائل ہوں لیکن اگر لوگوں کا اعتماد نہ ہے تو وہ حکومت کامیاب نہیں ہوسکتی۔ آج اگر آپ دیکھیں کہ معاہدے ہوئے 18فروری کو ہمیں تو شکست ہوئی۔ ہم نے وہ شکست تسلیم کی ورنہ ہر الیکشن کے بعد لوگ کہتے ہیں کہ دھاندلی ہوئی ہے لیکن ہم نے

کہا چلیں پاکستان کے عوام دو بڑی جماعتوں کو برسراقتدار لے آئے ہیں ہم اپوزیشن میں بیٹھ کر اپنا کردار ادا کریں گے اور یہ لوگ حکومت میں آ کر اپنا کردار ادا کریں گے لیکن بداعتمادی کی وجہ سے ان کے آپس میں کوئی معاہدے ہوئے ہیں یا جیسے Charter of Democracy کہا جاتا ہے، کس نے اس کی پاسداری نہیں کی، کس نے کی ہے، وہ تو اب تاریخ ہی بتائے گی لیکن عوام یقیناً مایوس ہوئے جب دونوں پارٹیوں کی coalition government ختم ہوئی اور آپ اندازہ کیجیے کہ وہ نہ صرف پیپلز پارٹی کی لیڈر تھیں بلکہ شہید بےنظیر بھٹو ایک بین الاقوامی لیڈر تھیں۔ وہ پاکستان کی لیڈر تھیں۔ ٹھیک ہے کہ وہ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن تھیں لیکن پاکستان کی لیڈر تھیں۔ ان کے جانے سے ہمارا بہت بڑا نقصان ہوا لیکن ان کے بعد ایک اور قومی لیڈر جو جس ملک میں ہیں وہ میاں نواز شریف صاحب ہیں۔ اب ہم سوچ رہے ہیں کہ ان کو disqualify کیا جائے۔ باقی صوبوں میں جو حالات ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں۔ ایک صوبے میں کچھ حالات ٹھیک ہیں، ایک حکومت چل رہی ہے۔ کیا ہماری سوچ ہے اور کیا ہماری فکر ہے؟ آپ سوات کے مسئلے کو تو حل نہیں کر سکتے لیکن آپ چیف منسٹر کو disqualify کرنے پر آئے ہوئے ہیں کیونکہ ہم آئین کی بڑی پاسداری کرنا چاہتے ہیں تو اس وقت آپ کا سب سے بڑا مسئلہ صوبہ سرحد ہے، تخریب کاری ہے، militancy ہے، دہشت گردی ہے، آپ مہربانی کریں اور اس پر focus کریں۔

آپ کی جو خارجہ پالیسی ہے، کل قائد حزب اختلاف نے ایک اچھا نکتہ اٹھایا لیکن رضا ربانی صاحب بڑے جلدی ناراض ہو جاتے ہیں بھئی ذرا آپ قوت برداشت کو اپنائیں، باتیں سنیں۔ آپ کی حب الوطنی پر ہمیں کوئی شک نہیں ہے۔ جب بھی آپ ٹی وی لگائیں آپ کے خلاف انڈیا نے ایک منظم طور پر پروپیگنڈہ شروع کیا ہوا ہے، ہم یہاں پر کیا کر رہے ہیں؟ کیا ہمیں پتا نہیں ہے کہ قبائلی علاقے میں کس کا ہاتھ ہے؟ کیا ہمیں پتا نہیں ہے کہ سوات میں کس کا ہاتھ ہے؟ بلوچستان میں کس کا ہاتھ ہے؟ وہاں روزانہ جو واقعات ہو رہے ہیں ان میں کیا ہمیں اس بات کا علم نہیں ہے؟ جناب والا! میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ ہمیں مشرقی سرحدوں سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ انڈیا میں یہ جرات نہیں ہے کہ وہ پاکستان پر حملہ کرے۔ اسے پتا ہے کہ آج پاکستان ایک ایٹمی طاقت ہے۔ آج وہ پاکستان پر حملہ کریں گے تو اگر پاکستان نہیں رہے گا تو انڈیا بھی نہیں رہے گا لیکن انہوں نے ایک اور strategy اپنائی ہے کہ مغربی سرحدوں سے حملہ کریں

اور اس طرف سے پاکستان کو truncate کریں۔

جناب چیئرمین! میری آپ سے اور آپ کے ذریعے حکومت وقت سے درخواست ہے کہ دونوں حکومتوں کا یہ فرض ہے کہ وہ آپس میں بیٹھ کر سوات کے حالات کو بہتر بنائیں۔ آپ پورے صوبے کے حالات کو بہتر بنائیں۔ آپ نے جو معاہدے کیے ہیں ان کی پاسداری کریں۔ آپ نے اگر وہاں شریعہ کا فیصلہ کیا تھا اور ایک حکومت نے اس معاہدے پر دستخط کیے ہیں تو اس پر عملدرآمد کریں اور ساتھ ساتھ عسکریت پسندوں کو یہ بھی کہیں کہ آپ لوگوں کا یہ جو مطالبہ ہے اس کو ہم پورا کر رہے ہیں لیکن ہم کسی قیمت پر ایک متوازی حکومت کی اجازت نہیں دے سکتے۔

جناب چیئرمین! آج تو ہمارے وہاں کے رشتہ دار آئے ہوئے ہیں۔ سوات کے اچھے کھاتے پیتے لوگوں کا کیا حال ہے اور وہاں کے غریب لوگوں کا کیا حال ہے؟ وہاں پر کاروبار بند ہے۔ دو، اڑھائی لاکھ سواتی جو ہیں سوات سے اتر کر آ گئے ہیں۔ کوئی پشاور میں رہ رہے ہیں۔ کوئی اسلام آباد میں ہیں اور در بدر پھر رہے ہیں۔ تو اس لئے میری آپ سے یہ گزارش ہے جناب چیئرمین! کہ حکومت وقت اس پر سنجیدگی سے ذرا غور کرے سوات پر۔ جیسا کہ میں نے گزارش کی کہ جو انہوں نے معاہدے کئے ہیں۔ ان معاہدوں پر وہ عمل کرے۔ میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، جناب سلیم سیف اللہ خان صاحب۔ رضا صاحب! اس وقت بھی ۴، ۵ سپیکرز باقی ہیں اور تین نام اور آئے ہیں۔ ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب، ظفر اقبال جھگڑا صاحب اور چھٹہ صاحب کے نام آئے ہوئے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، میں ایک بات آپ سے عرض کروں۔ جناب! اس طرح تو لسٹ کبھی ختم نہیں ہوگی۔ میرا تو خیال یہ ہے کہ جن سپیکرز کے آپ کے پاس نام تھے ان کو آپ ابھی بلوا لیں اور House چلوا دیں۔ اگر اس طرح آپ نام درج کرتے گئے تو we will never be able to wind up. we can take it up tomorrow.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، تو اس پر ایک request یہ بھی ہوگی کہ سب دس

منٹ سے زیادہ وقت نہ لیں۔ سیکرٹری صاحب کہہ رہے ہیں کہ ۵ منٹ مگر ۵ اور ۱۰ منٹ کے درمیان ۷، ۸ منٹ کر لیجیے۔ ۸ بجنے والے ہیں اور اگر ۱۰ منٹ بھی کر لیے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایک گھنٹہ اور لگ جائے گا۔ رضا محمد رضا۔

سینیٹر رضا محمد رضا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! سوات سرزمین پشتونخواہ کی انتہائی حسین وجمیل اور دلکش مناظر کی سرزمین ہے۔ یہ ہماری پوری سرزمین کی، سرزمین پشتونخواہ کی زینت ہے اور اس حوالے سے پھر ہماری تمام سرزمینیں اس ملک کی زینت ہیں۔ اس ملک کا جو حسن ہے یہ سرزمین پشتونخواہ کی بدولت ہے۔ یہ ہمارے دریا، پہاڑ، جنگلات اور ہماری سرزمین کی دلکشی، آج جو صورتحال سوات کی ہے اور پوری سرزمین پشتونخواہ کی ہے، اس ملک کے سامنے ہے اور پوری دنیا کے سامنے ہے۔ یہ وحشت اور بربریت کے حوالے ہوا ہے اور درندوں کے حوالے ہوا ہے۔ پورا ملک اس کا تماشا دیکھ رہا ہے، کچھ مزے لے رہے ہیں اور کچھ حیران ہیں اور پشتونخواہ کے رہنے والے چونکہ ان کو حقیقی معنوں میں اس صورتحال سے درد پہنچ رہا ہے اور ان کو اذیت مل رہی ہے تو ان کے دل خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ چیئرمین صاحب! یہ جو صورتحال ہے، یہ جو ابھی ہم کہتے ہیں کہ ہم گریبانوں میں جھانک لیں اور دیکھ لیں جب ہم گریباں میں جھانکتے ہیں تو یہ ہماری ۳۰ سالہ پالیسیوں کا منطقی اور فطری نتیجہ ہے۔ جس طرح افغانستان میں ہم نے طالبان کو مسلط کیا نیلے آسمان سے۔ اس پر ہم افغانستان میں دیکھ رہے تھے کہ یہ ہمارے لئے strategic depth کا حامل ہے۔ یہ ہماری second defence line ہے جو ان کے ڈالرز کے بنے تھے کہتے تھے کہ یہ ہمارے مجاہدین ہیں۔ جب طالبان افغانستان پر مسلط کئے جا رہے تھے اور جس تیزی سے اس وقت بھی کچھ لوگ ایسے خوش تھے، وہاں پر ایک ہمارے آلہ کار تھے گلبدین وہ بھی ایسے خوش تھے کہ یہ ہمارے لوگ ہیں۔ کچھ اور بھی ملا تھے مذہبی پارٹیوں کے جو خود کو کہتے تھے کہ یہ ہمارے بندے ہیں پتا نہیں کیا کریں گے۔ جب وہ مسلط ہوئے تو پھر گلبدین اپنا سب کچھ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ دوسرے دوسری طرف بھاگ گئے۔ پھر جو وحشت و بربریت افغانستان پر مسلط ہوئی اور دنیا اس کا جو نظارہ کرتی رہی اور دیکھتی رہی۔ افغان عوام کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ انسانیت کی تمام تاریخ میں نہیں ہوا۔ میرے پارلیمانی لیڈر جناب عبدالرحیم صاحب نے

سوات پر تفصیلی بات کی ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں اور میں اس میں مزید اضافہ نہیں کر سکوں گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بدترین بربریت ہے جو چنگیز خان اور ہلاکو خان نے نہیں کی۔ جو عرب میں اسلام سے پہلے بدترین جاہلیت کے دور میں بھی نہیں ہوا۔ غزہ پر اسرائیل نے آگ اور خون برسائے لیکن اس کے فوراً بعد غزہ کے سکول بحال ہو گئے۔ اقوام متحدہ کے سکول اس کے ایک دن بعد بحال ہو گئے۔ ایسے مظالم جو افغانستان میں ہو رہے تھے۔ ہم کہتے رہنے کہ یہ ہمارے لئے strategic depth کا حامل ہے لیکن افغان عوام مطالبہ کرتی رہی ہے اقوام متحدہ سے اور پھر وہی ہوا جب انہوں نے افغانستان میں وہ کچھ کیا جو انسانیت کی تاریخ میں نہیں تھا۔ انسانیت کے خلاف اور افغان عوام کے خلاف جو مظالم انہوں نے کئے۔ پھر آپ نے دیکھا کہ جب افغانستان کی سرزمین کو دہشت گردی کے مرکز میں تبدیل کرکے پوری دنیا کو للکارا اور پھر جب 9\11 ہوا وہ آپ نے دیکھ لیا کہ تمام دنیا افغان عوام کی اپیل پر اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے تحت افغانستان آ گئی۔ اسی pattern میں ہم نے طالبان کو پشتونخواہ پر، فاٹا پر اور سوات پر مسلط کیا۔ یہاں بھی ہمارے علماء صاحبان کسی خوش فہمی میں ہیں کہ یہ ہمارے لوگ ہیں اور یہ کرتے رہے۔ کچھ دنوں پہلے جب انہوں نے ۵ پارٹیوں کے ناموں کا اعلان کیا۔ اس میں ہمارے محترم بھی تھے جو ہر وقت ان کا دفاع کرتے رہے ہیں۔ وہ دن بھی آنے والے ہیں کہ ہمارے دوسرے محترم بھی اس میں شامل ہوں گے۔ وہ ان کے لوگ نہیں ہیں۔ یہ ہمارے ان ایجنسیوں کے ہیں جنہوں نے جمہوری strategic depth کی پالیسی بنائی تھی۔ میں حیران ہوں کہ اس وقت ISI کے راہنما ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ یہ پالیسی غلط ہے۔ ملٹری والے بھی کہتے ہیں کہ یہ پالیسی غلط ہے۔ ہماری حکومت بھی کہتی رہی ہے لیکن ہمارے کروڑوں لوگ اس کے شاہد ہیں کہ سب کچھ ہماری ملٹری کی راہنمائی میں ہو رہا ہے وزیرستان اور لکی مروت سے لے کر چترال تک اس سرزمین پر جتنے بھی قتل ہوئے ہیں یہ سارے ہمارے بزرگ، ہمارے راہنما قبائلی لیڈر اس میں حقیقی علماء ہیں، علمائے سو نہیں جو ہر ایک وزیر بنا ہوا ہے۔ جو حقیقی عالم دین تھے، جو قبائلی زعما تھے اور جو public representatives تھے ان کا گلا کاٹا گیا اور ان کو ٹارگٹ کرکے قتل کیا گیا جوکہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ صحافیوں کو بھی قتل کیا گیا۔ یہ سلسلہ چلتا رہا اور ہم دیکھتے رہے۔ پرسوں انہوں نے ٹیکسلا میں اقدامات کئے ہیں۔ رحمان ملک صاحب کو اس کا علم ہے۔ ان کے یہ اقدامات

اب پھیل گئے ہیں پنجاب کی حد تک، تمام سرائیکی علاقوں میں ان کا نیٹ ورک قائم ہو چکا ہے بدترین دہشت گردی کا نظام مسلط ہے۔ ہمارے لوگ اس کے گواہ ہیں کہ یہ ہماری ملٹری کر رہی ہے۔ ان کی موجودگی میں جیسا کہ ہمارے ANP کے ساتھیوں نے کہا کہ کرفیو میں لوگوں کے سر کاٹے جا رہے ہیں اور ان کو شہید کیا جاتا ہے پھر ان کو درخت پر لٹکایا جاتا ہے۔ سکول مزید بھی جلائے جاتے ہیں۔ جنگلات کاٹے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ صورتحال ہے۔ ایسی حالت میں جب ہماری فوج یہی کچھ کر رہی ہے تو بڑا تضاد ہے ہماری گورنمنٹ کا۔ ہم یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ ہمارے پروفیسر صاحب یہاں نہیں کہتے ہیں کہ ہماری sovereignty کو خطرہ ہے۔ میں پروفیسر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ آپ کی sovereignty کدھر ہے اسلام آباد کے مارگلہ کے پہاڑوں سے اس طرف۔ یہ کس کی sovereignty ہے جو لوگوں کو سرعام لٹکا بھی رہے ہیں اور للکار بھی رہے ہیں۔ یہ ۲۰۰ لوگ ہیں۔ اس میں آپ کے پارلیمنٹرین بھی ہیں سابقہ بھی اور موجودہ بھی۔ اس میں ہمارے صاحبان کی پارٹی کے لوگ بھی ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے پیش ہو جائیں ورنہ قتل کے لئے تیار ہو جائیں۔ یہ جو آپ کہتے ہیں کہ ہماری sovereignty ہے، آپ کی sovereignty کوئی نہیں ہے۔ پرسوں پشاور کے چوکوں پر منگل باغ کے لوگوں نے ٹرانسپورٹروں کے ٹیپ نکالے۔ مردان، چارسدہ، لکی مروت اور بنوں کا تو آپ کو پتا ہے۔ پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ بنوں کو بھی دہشت گردوں کے حوالے کرو۔ اس صورتحال میں آپ کہتے ہیں کہ ہماری sovereignty ہے۔ یہ حالت افغانستان کے طالبان کی وحشت اور بربریت میں اور افغان عوام مطالبہ کرتے رہے۔ سوات کے لوگ کیا مطالبہ کر رہے ہیں۔ میں رحمان ملک صاحب کو دو باتوں کی داد دیتا ہوں ایک یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ یا تو ہم نے طالبان کے سامنے سرنڈر ہونا ہے اور اس ملک سے ہمیں دستبردار ہونا ہے یا ہم نے ان کے خلاف لڑائی لڑنی ہے۔ فیصلہ کن فتح تک ہم نے ان کے خلاف جنگ لڑنی ہے۔ یہ کچھ بھی نہیں ہیں، ان کو ہمارے عوام کی کوئی حمایت نہیں۔ کسی بھی ذی شعور اور کسی بھی باضمیر شخص کی ان کو حمایت نہیں ہے یہ وحشی اور بربر ہیں۔

دوسرا جو رحمان ملک صاحب کہتے ہیں کہ کچھ میڈیا کے لوگ ایسے ہیں جو اس دہشت گردی میں برابر کے شریک ہیں، جو ان کو ہیرو بنا رہے ہیں، جو ان کو ٹیلی ویژن میں پیش کر

رہے ہیں۔ آج مسلم خان کا انٹرویو آپ سب لیڈروں سے زیادہ نشر ہوتا ہے۔ وہ جو لوگوں میں خوف و ہراس پھیلا رہے ہیں اس میڈیا کے ذریعے، جن کو آپ نے لائسنس دے رکھا ہے، جو اخبارات چلاتے ہیں، جو میڈیا چلاتے ہیں یہ بدترین دہشت گردی ہے جو میڈیا کے ذریعے پشتونخواہ وطن اور اس ملک پر مسلط ہو رہی ہے۔ رحمان ملک صاحب درست کہتے ہیں کہ میڈیا ایک دہشت گردی میں ان کے جو لوگ شریک ہیں، میں اس پر یہ عرض کروں کہ آپ کے ملک کی صورتحال خطرناک ہے۔ آج سوات کے لوگوں نے مطالبہ شروع کیا ہے اور آپ کے اہم لوگوں نے عوام نے، اس مطالبے میں ہم بھی شامل ہوں گے۔ سارے پاکستان کے پشتونخواہ کے لوگ شامل ہوں گے کہ اقوام متحدہ کی فوج آجائے۔ اس لئے جب آپ کی فوج آپ کے کنٹرول میں نہیں، آپ کی آئی ایس آئی آپ کے کنٹرول میں نہیں۔ یہاں ہمیں briefing دی جاتی ہے اور ادھر آئی ایس آئی وہی کچھ کرتا ہے جو افغانستان میں کرتا رہا۔ آپ کے ملٹری کے ڈی جی ہمیں briefing دیتے ہیں کہ غلط پالیسیاں تھیں اور آپ کی فوج وہی کچھ مینگورہ میں کر رہی ہے۔ آج سوات میں آج فاٹا میں، یہ حالت ہے۔ اس حالت میں، اس کا نتیجہ یہ ہوگا، ہوبہو بعینہ وہی حالات ہیں جو افغانستان کے طالبان کی بربریت کے دور میں تھے۔ جو لوگ خوش فہمی میں مبتلا تھے وہ گنبدین سے سبق سیکھیں۔ افغانستان کے ان مذہبی راہنماؤں سے سبق سیکھیں جو طالبان کے ساتھ کام کر رہے تھے۔ ان کو یہ علم نہیں تھا کہ کون مسلط کر رہا ہے۔ وہ تو خدا نے افغان عوام کی سن لی تھی۔ افغانستان کو نجات ملی۔ افغانستان ایک طاقتور، جمہوری، آزاد اور خوشحال ملک بن رہا ہے۔ اس کی بہترین آرمی بن رہی ہے۔ ایک بہترین infrastructure ایک اقتصادی طاقت، ایک ثقافتی طاقت افغانستان بن رہا ہے جیسے وہ اپنی تاریخ میں تھا۔ وہ future کا ایک سپر پاور بھی ہوگا۔ اس ملک کا وجود، پشتونخواہ وطن کی پشتون عوام کی ان کروڑوں لوگوں کی وجہ سے قائم ہے۔ آپ ان لوگوں کو مجبور کر رہے ہیں۔ پشتونوں کو آپ کہہ دے رہے ہیں کہ آپ اس ملک سے نکل جائیں۔ پشتونوں نے یہ فیصلہ کیا کہ واقعی ساری قوم نے یقین کیا کہ آپ ان کا کوئی ساتھ نہیں دے رہے۔ یہاں پر میں دیکھ رہا ہوں کہ الفاظ کے ساتھ کھیل کر اب یہ کہا جا رہا تھا کہ ہماری قرارداد یہ تھی کہ ان کے ساتھ مذاکرات کرو۔ کن بدمعاشوں کے ساتھ، دہشت گردوں کے ساتھ، قاتلوں کے ساتھ، ان وحشی درندوں کے ساتھ آپ مذاکرات کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ رعایت کرو۔ میں تو کہتا

ہوں اگر پی این اے کے سامنے ذوالفقار علی بھٹو سرنڈر نہ کرتا تو آج اس ملک کو یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ پشتونوں کا اسلام تمام دنیا کو معلوم ہے۔ ان وزیروں نے جو وزیر بنے ہیں' ہر ایک وزیر بنا ہے' یہودیوں کی حکومت میں بھی وزیر' آمریت میں بھی اور جمہوریت میں بھی ۔ مولانا صاحب خود بھی وزیر بن گئے ہیں۔ ان لوگوں نے ہمیں اسلام نہیں سکھایا۔ اسلام ہمارا دین ہے پشتونوں کے نظام میں' رواج میں ہم دو choice دیتے ہیں' کامران صاحب' جناب چیئرمین صاحب آپ کے ساتھ میرا کوئی تنازعہ ہے پشتونوں کا یہ رواج ہے کہ وہ آپ کو choice دے گا کہ ہمارے ساتھ شریعت کرتے ہو یا قانون' یہ عمومی اہتمام پشتون عوام ملت میں ہے' شریعت ہم کسی سے نہیں سیکھتے' نہ ہمیں کسی مسجد کی ضرورت ہے۔ یہ تو تمام ڈالروں کی مساجد آپ نے بنایا ہے۔ جنہوں نے سپیکر لگائے ہوئے ہیں' جو دہشت گردی' جو انتہاء پسندی اس ملک پر ملوث ہے وہ تو ان ملاؤں کی وجہ سے ہے۔ ان پارٹیوں کی وجہ سے ' ان so called مجاہدین کی وجہ سے ہے جن کو آپ نے اجازت دے رکھی ہے۔ پشتون تو عام زمین پر پتھر رکھ کر اپنی مسجد بنا لیتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حاجی صاحب ان کا نقطہ نظر ہے۔ ان کی رائے ہے' ان کا حق ہے۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! اگر یہ ملک مسلمانوں کا ملک ہے۔ اگر یہ ملک اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے۔ جناب چیئرمین! میں اسلام کی بات کرتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: رضا محمد رضا صاحب آپ سوات کے بارے میں بولیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا: میں سوات کے حوالے سے بات کرتا ہوں۔ سوات میں کوئی نیا اسلام نہیں' سوات کے لوگ اتنے ہی مسلمان ہیں جتنے تمام افغان' جتنے تمام پاکستانی ہیں۔ اگر ہمارا ملک ایک ہے' اگر ہمارا آئین ایک ہے' ہمارا نظام ایک ہے تو جو بھی اسلامی قانون ہمارے آئین میں ہوگا تمام ملک پر اس کا اطلاق ہوگا۔ یہ بات غلط ہے کہ مالاکنڈ میں کوئی ایک اسلام اور لاہور میں

کوئی دوسرا اسلام، یہ ناممکن ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : درست ہے، رضا محمد خان وقت کا خیال رکھیے۔

سینیٹر رضا محمد رضا : جناب چیئرمین! میں زرداری صاحب کی اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ کوئی court نہیں ہوگی، کوئی متبادل عدالت نہیں ہوگی اور دہشت گردوں کی کوئی عدالت نہیں ہوگی۔ دہشت گردوں کو منتخب حکومت کے سامنے پیش ہونا ہوگا۔ میں سوات کے حوالے سے یہ کہتا ہوں کہ یہ جو اعلان کرتے ہیں تمام پارٹیوں کو کہ وہ ہمارے سامنے پیش ہو جائیں، ان کو قانون کے سامنے پیش ہونا ہوگا، صوبائی حکومت کے سامنے اور مرکزی حکومت کے سامنے ان کو پیش ہونا ہوگا۔ سوات میں جو آپریشن ہے تمام پشتونخواہ میں اس کو قائم رکھنا ہے۔ یہ جو ہم کہتے ہیں کہ ہم نیٹو کی لائن بند کریں گے۔ یہ تو آپ کی اپیل پر بند ہوئی تھی لیکن آپ کو کیا ملا۔ اب افغانستان میں اقوام متحدہ کو جانے کے لیے دو راستے ہیں۔ ایک ایران سے اور ایک سنٹرل ایشاء سے ہے۔ اسحاق ڈار صاحب بھی کہتے ہیں کہ سپلائی لائن بند کرو، بالکل خدا آپ کی مدد کرے دو دن میں بند کرو، کچھ بھی نہیں ہوگا۔ میں آخری بات کرتا ہوں کہ اگر آپ دہشت گردوں کے خلاف یہی طرز عمل جاری رکھتے ہیں، آپ کی فوج ان کی protection کرتی ہے۔ سوات میں کوئی مقامی لوگ نہیں ہیں سوائے چند دہشت گردوں کے۔ یہ سارے terrorist عربوں، چیچن، ازبک اور پورے ملک کے، مرید کے کے لوگ جو ممبئی میں ملوث تھے، وہ لڑ رہے ہیں اور آپ کی فوج کی راہنمائی میں۔ آپ کی آئی ایس آئی کی کمانڈ میں یہ صورتحال ہے اور آپ کہتے ہیں کہ یہ ہماری second defence line ہے۔ اگر یہ پالیسی قائم ہے، اگر آپ کی یہ پالیسی ہے-----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رضا محمد صاحب آپ کے پاس آخری منٹ ہے۔

سینیٹر رضا محمد رضا : آخری منٹ میں، میں حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ اگر وہ ملک میں امن و امان قائم کرنا چاہتے ہیں تو دہشت گردوں کے --------

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، یہ ان کی رائے ہے۔ آپ تشریف رکھیے۔ رضا صاحب آپ سترہ اٹھارہ منٹ لے چکے ہیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا ، جناب میں ایک suggestion پیش کرتا ہوں اور آپ سے کہتا ہوں کہ اس قرارداد کے تحت جو ہم سب نے پاس کی ہے۔ ہم دہشت گردوں کے خلاف اقدامات کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رضا محمد صاحب تشریف رکھیئے۔ جی حیدری صاحب۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، رضا محمد صاحب یہ طریقہ کار نہیں ہے دونوں ممبر بیٹھ جائیں۔ آپ تشریف رکھیے۔ عدیل صاحب آپ کیا فرمارہے تھے۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری ، جناب چیئرمین! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ میں صرف یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ جو فرد پختونخواہ کا دعویدار ہے ایک سیٹ وہ بھی دھاندلیوں سے بمشکل جیتے ہیں۔ یہ شخص پختونخواہ کا دعویدار ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، یہ مسئلہ نہیں ہے۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری ، ایک منٹ جناب۔ جو شخص پختونخواہ کا دعویدار ہے، آج صوبہ سرحد میں کس کی حکومت ہے۔ اسے این پی کی حکومت ہے، ان کی حکومت ہے۔ پانچ سال ہم نے گزارے کہیں کوئی گربڑ تھی، کہیں کوئی اس طرح کا مسئلہ ہوا، کہیں کوئی مشکل پیش آئی، آپ اپنی کارکردگی دیکھیں۔ اگر آپ پختونوں کے بڑے ہیں، پختونوں کے خیرخواہ ہیں، پختونوں کے وارث اپنے آپ کو کہلاتے ہو تو کارکردگی دکھاؤ۔ کارکردگی زیرو ہے اور پختونوں کے دعویدار ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، کیا رضا صاحب آپ بولنا چاہ رہے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ، جی۔ جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے پارلیمانی لیڈرز سے گزارش کروں گا کہ جو اس House کی ایک روایت رہی ہے اور کل تک وہ روایت رہی ہے۔ آج نہ جانے کیوں ایک ایسی فضا اس House میں پیدا کی جا رہی ہے جو اس ہاؤس میں شاید کبھی بھی نہیں ہوتی کہ ممبران آپس میں cross talk کریں، Parliamentary leaders بات

کر رہے ہوں تو ان کو interrupt کیا جائے۔ اس ہاؤس نے ہمیشہ اعلیٰ روایات کا پاس رکھا ہے۔ اگر ہم جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور اگر ہم جمہوریت کے علمبردار ہیں تو پھر اگر ایک House میں، پارلیمان میں ہم بیٹھ کر ایک دوسرے کی بات کو برداشت نہیں کر سکتے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم خود جمہوریت کی نفی کر رہے ہیں۔ لہٰذا میں آپ کے توسط سے جو پارلیمانی لیڈرز اس وقت یہاں پر موجود ہیں، ان سے بھی مؤدبانہ گزارش کروں گا، جو اس وقت یہاں پر موجود نہیں ہیں ان سے بھی میری گزارش ہے کہ یہ اب آخری session تو نہیں، اس کے بعد ایک اور session ہونا ہے، تین سال بڑے اچھے اور احسن طریقے سے گزرے ہیں اور اب ہم لوگوں کا بھی وقت آیا ہے تین سال، we also had to go up for elections، اگر یہ ایک democratic process ہے، اب اگر کسی کا وقت آ رہا ہے تو ہمیں اس پر دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیے۔ لہٰذا میں یہ کہہ رہا ہوں کہ تین سال بڑے اچھے گزرے ہیں، آخر میں ہم اس House کی وہ اعلیٰ روایات جو سالوں سے چلی آ رہی ہیں، ان روایات کو ہم پامال نہ کریں۔ یہ میری پارلیمانی لیڈرز سے بھی گزارش ہے، یہ میری سینیٹ کے تمام ممبران سے، اور مجھے کوئی عار نہیں، جمہوری روایات کو برقرار رکھنے کے لیے جمہوریت اور جمہوری اداروں کے تقدس کو برقرار رکھنے کے لیے مجھے کوئی inhibition نہیں ہے کہ میں دست بستہ تمام ممبران سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس House کی جو جمہوری روایات رہی ہیں ان روایات کو ہم برقرار رکھیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی پروفیسر صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں اپنے بھائی میاں رضا ربانی صاحب کی تائید کرنا چاہتا ہوں اور دکھی دل کے ساتھ ان کو join کرنا چاہتا ہوں۔ بلا شبہ اس ایوان کا ہر رکن معتبر ہے، ہمارا محترم بھائی ہے، بہن ہے اور ہم نے مل جل کر سارا کام کیا ہے اور میں نے تو اس ایوان میں 1985 سے خدمت انجام دی ہے اور بہت کچھ سیکھا ہے لیکن سچی بات یہ ہے کہ آج تو بات بہت آگے بڑھ گئی ہے، لیکن اس پورے session میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ دونوں طرف سے، ایک طرف ہم اپنی رائے کے اظہار کے لیے جو الفاظ استعمال کرتے ہیں، وہ الفاظ بھی بڑی اہمیت رکھتے ہیں اور ایک مہذب معاشرے کی یہ خصوصیت ہے کہ بات جتنی

بھی مختلف ہو اور کتنی بھی سخت ہو لیکن اسے ادا کیا جاتا ہے کچھ خاص آداب کے ساتھ اور ہم نے الحمد للہ اس معاملے میں ایک اونچا معیار قائم کیا ہے اور اس سینیٹ کو بطور reference اور مثال کے پورے پاکستان میں پیش کیا جاتا رہا ہے۔ لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کا احترام کریں اور دوسری طرف اختلاف رائے جتنی بھی سخت ہو، ناپسند ہو اسے سننا چاہیے اور اپنے وقت پر آپ اپنی رائے کا اظہار کر لیں لیکن بار بار interrupt کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ مجھے بے حد دکھ ہوا کہ جب Leader of the House بول رہے تھے تو بار بار interrupt کیا جا رہا تھا اور ایسے انداز میں کیا جا رہا تھا کہ جو اس ایوان کو زیب نہیں دیتا۔ اس لیے میں اپنے تمام ساتھیوں سے بہت ہی ادب کے ساتھ، ان کے ایک بھائی کی حیثیت سے درخواست کروں گا اور اپنی بہنوں سے بھی درخواست کروں گا کہ ان کا بھی فرض ہے کہ وہ بھی لحاظ رکھیں۔ ہر ایک کو موقع ضرور ملنا چاہیے لیکن وقت کا بھی خیال رکھیں۔ اس سے بھی زیادہ اہم ہے کہ الفاظ کا خیال رکھیں اور مجھے توقع ہے کہ دوسرے تمام میرے بھائی، خواہ وہ رکن ہوں یا پارلیمانی لیڈرز ہوں اپنے اپنے ساتھیوں کو متوجہ کریں کہ ہم سب کو مل کر اس ایوان کے تقدس کو، اس کے آداب کو، اس کی عزت کو، اس کی روایات کی بھرپور انداز میں پاسداری کرنی ہے۔ اسی میں ہم سب کی عزت ہے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پروفیسر صاحب! ہم ہر روز یہاں پر سیکھتے ہیں اپنے senior ساتھیوں سے۔ آپ سے ہم سیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اگر ہماری اصلاح ہوتی ہے تو اس میں ہم خوشی محسوس کرتے ہیں۔ جی مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ یہ بڑا افسوس کا مقام ہے ہماری سینیٹ کی روایات کے مطابق نہیں ہے جو آج ہوا۔ میں یہی الفاظ استعمال کروں گا جو Leader of the House اور پروفیسر صاحب نے کہے۔ بالکل جمہوری روایات ہماری رہی ہیں۔ اختلاف نظر ہمارا حق ہے، ایک دوسرے کو بیان کرنے کا لیکن یہ بالکل صحیح ہے کہ اس کے اپنے آداب ہوتے ہیں، ان کے مطابق ہمیں چلنا چاہیے اور اپنے طور پر میں ایک بات کہوں گا کہ ایک ہمارے ساتھی نے جو انداز اختیار کیا وہی دلائل یا وہ جو کچھ ان کا نقطہ نظر ہے وہ اچھے طریقے سے پیش کر سکتے تھے لیکن جس انداز میں انہوں نے پیش کیا، میں اس پر

افسوس کرتا ہوں اپنے طور پر۔ یعنی ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ ہم پارلیمنٹ کے آداب کے پابند ہیں اور ان کی پاسداری کرنی چاہیے اور اس میں ہماری contribution ہونی چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ مندوخیل صاحب۔ آپ کیونکہ بڑے ہیں اور آپ نے بڑے ہونے کا مظاہرہ بھی کیا ہے۔ جی میڈم آپ کچھ کہنا چاہ رہی ہیں۔

سینیٹر رزینہ عالم خان: شکریہ جناب چیئرمین۔ مجھے آج اس ایوان میں ایک بات کہنی ہے جو یہ ہے کہ پچھلے تین دنوں سے ہمارے honourable members یہ کہتے آ رہے ہیں کہ سوات میں جو کچھ ہو رہا ہے اس میں فوج involved ہے۔ یہ ہر چیز recorded ہے۔ فوج involved ہے، وہ خود کروا رہی ہے، وہ ان کے ساتھ شامل ہے، وہ دہشت گردوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

میری یہ گزارش ہے جناب Leader of the House سے کہ مہربانی کر کے جب رحمان ملک صاحب اس debate کو wind up کریں تو اس بات کو clear کریں کیونکہ فوج ہمارا ادارہ ہے، آپ سب کا ہے۔ یہ سول حکومت کے under کام کر رہا ہے۔ کسی بھی علاقے میں اگر کوئی situation ایسی ہو جاتی ہے تو اسے بلایا جاتا ہے، وہ خود نہیں آتی۔ اور بلا کر وہ کس حد تک اس میں کامیاب ہوئی ہے اور جو الزامات آج فوج پر لگ رہے ہیں خدا نخواستہ اگر ہمارے ملک پر کبھی کوئی برا وقت آئے گا تو ظاہر ہے انہوں نے سرحدوں کی حفاظت بھی کرنی ہے۔ فوج کی credibility جو ہے، ہمارا اس پر اعتماد رہنا بہت ضروری ہے۔ اس کے لیے بہت ضروری ہے کہ جب wind up کیا جائے تو یہ situation بتا دی جائے کہ فوج کی کارکردگی کیا ہے۔ آیا خدا نخواستہ جو الزامات اس پر عائد ہوئے ہیں اس ہاؤس میں، وہ الزامات صحیح ہیں یا غلط ہیں۔ اس کو ضرور مہربانی کر کے بتایا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ، ایک منٹ جی، مشہدی صاحب۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Mr. Chairman, I fully endorse the views expressed by the honourable Leader of the House and my two senior colleagues. I really respect all these

respected leaders of their respective parties and what you have been trying to say from that honourable Chair which you occupy. Every member has the right to speak and that right of freedom of expression. We may not agree with any of them that any one of us says but his right to say has to be protected with all the powers at our command and you have tried to make it in your remarks that everybody has this right to speak. However, it is a universally accepted principle, there are rules of procedure, there are rules that encourage restraint. There are rules of procedure, there are rules and regulations, there are customs, usage and traditions which are followed in all parliaments of the world where members exercise restraint on the words they use. Parliamentary language is always adopted while speaking on the floor.

People who are not present are usually not attacked because they are not there to defend themselves. Parliamentary leaders are allowed to speak uninterrupted and leaders of political parties usually do not have adverse remarks passed against them. However, remaining within the restraints of parliamentary democracy, we must be allowed to speak and I fully support your contention that every honourable member has the right to speak and say whatever he feels right. However, I am very sorry to state that unfortunately, this House which has been an exemplary House throughout the world. I am not talking about Pakistani parliament, I am talking about all parliaments in the world. The proceedings of this House and the way that honourable members from both sides of the divide in the last government and this government have behaved and the standard of

debates has been of the highest standard, of highest intellect and highest petriotism and this tradition must continue in the same spirit. The spirit of mutual understanding and mutual respect for all political parties who are represented in this House, has always been the aim of this House. And I hope that they continue this excellent way that we have been conducting the proceedings and whatever few words that have passed may be forgotton. After all, even brothers, sometimes, lose control but in parliament that control should be shown at all times. Thank you.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، شکریہ مشہدی صاحب' حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبد الغفور حیدری، شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ قائد ایوان جناب رضا ربانی صاحب' پروفیسر خورشید صاحب اور جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے میں سو فیصد ان کے خیالات سے متفق ہوں۔

جناب چیئرمین! آپ اس بات سے آگاہ ہیں کہ میں 88ء سے اب تک مسلسل پارلیمنٹ کا حصہ رہا ہوں اور اللہ کے فضل و کرم سے پارلیمنٹ میں جب بھی ہم بات کرتے ہیں تو اپنے دوست چاہے وہ حکومت میں ہوں یا حزب اختلاف میں ہوں ' ان کے جذبات کا بھی احساس کرتے ہوئے اپنی بات کو اس انداز سے لیتے ہیں۔

آج جو کچھ ہوا اس پر مجھے بھی ذاتی طور پر افسوس ہے کہ ایسا کیوں ہوا۔ نہ کوئی ایسا ماحول تھا' نہ اس طرح کی کوئی بات تھی۔ بہرکیف جو کچھ ہوا مجھے اس پر افسوس بھی ہے اور ہم سب بہرحال یہاں پر سیکھنے سمجھنے کے لیے ہوتے ہیں اور ہر ایک کو حق بھی دیتے ہیں کہ وہ اپنی رائے کا بالکل خوبصورت سے خوبصورت طریقے سے اظہار کرے' لیکن میری یہی request ہوگی کہ کم از کم کسی کی ذاتیات تک ہم اگر نہ جائیں تو بہتر ہوگا۔ جس طرح سب کہتے ہیں اور قائد ایوان صاحب نے فرمایا کہ ایک روایت رہی ہے اور رکھ رکھاؤ اور ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا جذبہ۔ بہرکیف ہم بھی خواہش رکھتے ہیں کہ یہ باوقار انداز سے چلے اور جو کچھ ہوا اس پر مجھے بھی ذاتی طور

پر افسوس ہے۔ .Thank you

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آئندہ انشاء اللہ یہ روایت برقرار رہے گی۔ جی ڈاکٹر صاحبہ، اس کے بعد پھر پیرزادہ صاحب ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس: جناب جو کچھ ہوا اور جو مجھ سے پہلے بات چیت ہوئی، میں اس کے ساتھ اتفاق نہیں کرتی ہوں مگر میں اس کی بہت تفصیل سے نفی نہیں کرنا چاہتی۔ صرف ایک شعر پڑھ کر اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہتی ہوں کہ

جنوں کا نام خرد رکھ دیا، خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

یہ بات درست ہے کہ ہر شخص کی اپنی رائے ہے۔ کوئی اگر نیٹو فورسز کو بلاتا ہے تو وہ اس میں آزاد ہے۔ اگر کوئی انڈیا والے کا دہشت گردوں کا یہاں موجود ہونا ثابت کرتا ہے تو یہ اس کا اپنا گمان ہے یا رابطہ ہے یا معلومات ہیں۔ ہر بندے کو اس کا حق ہے۔ میں یہ حق تسلیم کرتے ہوئے اپنی بات یہاں ایوان میں رکھنا چاہوں گی۔

جناب! ہم نے جو سوات کی صورت حال پر بحث شروع کی ہوئی ہے اور جس طرح حاجی عدیل صاحب، الیاس بلور صاحب، پروفیسر ابراہیم صاحب اور ڈاکٹر ساجد صاحب نے پوری تصویر کھینچی اس سے میرے سامنے دو پہلو نمایاں ہو کر آئے۔ ایک تو وہاں کی جو تباہی کی تصویر ہے وہ اور دوسری جو وہاں پر امن و امان کی صورت حال ہے اور اس پر انتظامیہ کی بے بسی ہے، دوسرا پہلو اس کا وہ ہے۔

تباہی میں ایک تو سکول ہیں جس کی تفصیلات بڑے اچھے طریقے سے ہماری انیسہ نے رکھی، پوری تفصیل انہوں نے دی۔ اور دوسرے ان سکولوں کی تباہی کے عوامل ہیں، وہ بھی ہمارے سامنے اسی debate میں آئے کہ سکول جو تباہ کیے گئے ہیں یا تباہ ہو رہے ہیں کچھ تو دہشت گردوں نے جلائے ہیں اور کچھ فوج اور طالبان کے قبضے میں ہیں جو ان کے ٹھکانے ہیں اور کچھ امریکی میزائلوں اور جاسوس طیاروں سے تباہ ہوئے ہیں۔ کچھ وہاں پر جو آپریشن ہو رہا ہے اس کے نتیجے میں تباہ ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی جناب، جو وہاں کے تھوڑے سے

displaced لوگ ہیں وہ سکولوں کے اندر ہی ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔وہاں کا تعلیمی نظام بالکل تلپٹ ہوا ہوا ہے۔ مگر جناب یہ بات بالکل ادھوری اور نامکمل ہوتی ہے اگر ہم صرف اس بات کو لیتے ہیں۔ وہاں پر تو لوگوں کے کاروبار ختم ہیں۔ اس لیے کہ کرفیو ہے۔ گھنٹوں، گھنٹوں اور پورا پورا دن کرفیو رہتا ہے۔یہ کوئی ہفتے دس دن کی بات نہیں۔ یہ کرفیو مہینوں پر محیط ہے۔

اوپر سے جو آپریشن اس کے ساتھ جاری ہیں ،بمباری ہے نہ وہاں کھیت سلامت ہے نہ کھلیان 'نہ کارخانہ سلامت ہے اور نہ کوئی ریڑھی بان' دکان سب کچھ تباہ ہے تو بیروز گاری ہے ۔ وہ ایک الگ پوری داستان ہے ۔ اس کے ساتھ جناب !جن کے عزیز شہید ہوئے ہیں وہ تو گئے اور باقی جو موجود ہیں وہ بے گھر ہیں ان کے گھر تباہ ہو چکے ہیں۔ آپریشن کے لیے پہلے نفیر عام ہوتی ہے اور لوگ بالکل اسی طرح سے خالی ہاتھ وہاں سے نکل آتے ہیں اور جیسے کہا گیا ہے اور آپ کو بھی معلوم ہے کہ بہت سارے نقل مکانی کرکے اسلام آباد میں آئے بیٹھے ہیں اور بہت سارے اس سے بھی آگے جا رہے ہیں اور جو وہاں بیٹھے ہوئے ہیں جیسے حاجی عدیل صاحب نے کہا کہ فلاں ہمارا جو بڑا ہے وہ نقل مکانی نہیں کر رہا ہے لیکن ایک خوف کی کیفیت ہے ۔ایک زندگی اورموت کی کش مکش ہے جس میں وہاں لوگ مبتلا بیٹھے ہوئے ہیں ۔جناب ! اب مسئلہ یہ ہے کہ اس کی اصلاح کون کرے گا ۔اس کا حل کیا ہوگا' اس کی وجوہات کیا ہیں ؟ میرے خیال میں اصل موضوع یہ والا ہے ۔تعلیم کے ذیل میں' میں ایک چھوٹی سی تجویز یا مشورہ دینا چاہتی تھی کہ کئی لوگوں نے مجھ سے بھی رابطہ کیا اور انہوں نے کہا کہ ہمارے بچوں نے سوات بورڈ سے نویں ' دسویں کا امتحان دینا تھا ۔غالباً میٹرک کا آج کل ہونے والا تھا تو کیا صوبائی حکومت اتنا نہیں کر سکتی کہ جو بورڈ سے transfer letter چاہیے' سوات بورڈ سے transfer letter چاہیے ہوتا ہے تاکہ وہ پشاور بورڈ میں امتحان دے دیں تو صوبے کے جتنے باقی boards ہیں وہاں ان کو امتحان میں appear ہونے کی اجازت دے دی جائے۔یہ تو میرا خیال ہے صوبائی گورنمنٹ کرسکتی ہوگی تو یہ ضرور کرے اور ایک good gesture کے طور پر پنجاب گورنمنٹ بھی سوات کے ان displaced لوگوں کو اپنے امتحانی مراکز میں appear ہونے کی اجازت دے سکتی ہے۔تو میرا خیال ہے کہ بس کچھ آنسو ہم پونچھ سکیں گے کوئی بہت بڑی نیکی

شاید نہیں کر سکیں گے لیکن کچھ حصے کی تشفی ہو جائے گی۔

جناب! میں کہنا یہ چاہ رہی تھی کہ اصلاح کیسے ہوگی؟ جو مروجہ طریقہ ہے کہ امن و امان قائم کیا جائے ۔صوبے کی صوبائی حکومت امن و امان قائم کرتی ہے ۔اگر وہ ضرورت محسوس کرے تو وہ وفاق سے درخواست کر لیتی ہے اور پولیس کی مدد کے لیے فوج آ جاتی ہے یا وہ کنٹرول سنبھال لیتی ہے ۔اب یہاں جو پوری بات ہوئی اس میں ہمارے سامنے یہ اعتراف کیا گیا کہ صوبائی حکومت امن و امان قائم رکھنے میں کامیاب نہیں ہو رہی ' وہ ناکام ہے۔اس کے ساتھ مرکزی حکومت نے کنٹرول سنبھالا ہوا ہے کہ فوج وہاں پرموجود ہے اگر وہ دہشت گردوں سے نمٹ رہی ہے تو مقامی آبادی کو وہ تحفظ نہیں دے رہی ان کی حفاظت وہ نہیں کر رہی اور میں رزینہ بہن کی بات کا بہت احترام کرتے ہوئے ان کو بتانا چاہوں گی کہ میں نے وہاں کے displaced لوگوں کے کیمپس کا دورہ کیا تھا ۔میرا خیال تھا کہ لوگ کہیں گے کہ شاید امریکہ کے drone آتے ہیں اور وہ ہمارے اوپر bombs گراتے ہیں لیکن وہاں کی بالکل سیدھی سادی ' جاہل اور گھریلو عورتیں تھیں انہوں نے کہا کہ یہ ہماری فوج ہے جو ہمیں مار رہی ہے اور اس کے ساتھ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ یہ کافر ہیں اس لیے یہ کافروں کی جگہ پر کافروں کی حمایت چاہ رہے ہیں اور ان کا کام کر رہے ہیں اور میں نے اس وقت بھی ڈاکٹر فہمیدہ مرزا صاحبہ سے یہ کہا تھا کہ فوج کے خلاف اتنی نفرت وہاں پر پیدا ہو رہی ہے ۔صحیح صورت حال بھی لوگوں کے سامنے نہیں ہے اور مجھے نہیں سمجھ آ رہی تھی کہ جو اتنی بڑی آبادی بچوں عورتوں سمیت displace ہو کر مہاجر بن کر بیٹھی ہے۔ان کے دلوں سے یہ کہانیاں کون مٹا سکے گا ۔یہ message جو ان کو مل چکا ہے کہ ہماری فوج نے ہمارے سر پر کیا ہے کون اس کو clarify کرے گا؟ کون ان کو یہ حقیقت باور کرائے گا جو role ہم نے فوج کو وہاں دیا ہے ۔اس کے نتیجے کے طور پر بہرحال یہ impression وہاں پر پیدا ہوا ہے ۔اب اس فوج سے بھی یہ نہیں ہوپا رہا جو وہ کام کرنے گئی تھی وہ نہیں ہو رہا۔تیسرا بہت بڑا اسوقت تو خدا امریکہ ہے کہنے کو ' اس کی بھی مدد وہاں پر آپریشن کے لیے ملی ہوئی ہے ۔آپ ان کو اشارہ کرتے ہیں وہاں مسجد پر بیٹھے ہوئے ہیں وہاں اکٹھے ہیں ' وہاں شادیاں ہیں ' وہاں جنازے ہیں اور بالکل نشانے پر drone گرتا ہے اور پتا نہیں وہاں پر دہشت گرد کون سا والا ہوتا ہے لیکن آبادی کی آبادی 'مساجد کی مساجد ' مجمعے کے مجمعے

وہاں ختم ہو رہے ہیں اور وہاں پر جو بھی حالات ہیں ان پر قابو نہیں پا رہے ہیں۔

جناب! میں یہ کہہ رہی تھی اگر ان سب کے باوجود امن و امان قائم نہیں ہو رہا۔ مجرموں کی شناخت نہیں ہو رہی اور شاید مجرموں کو پکڑنا مطلوب نہیں ہے۔ ان کی شناخت بھی مطلوب نہیں ہے ان کے شبے میں مسلمان آبادی کا قتل عام مطلوب ہے اور اسی وجہ سے وہ ہوتا جا رہا ہے۔ اب اس وقت جو تصویر یہاں ہمارے سامنے آئی ہے۔ اطلاعات میں جو ایک قوت ہے' آپ کے مد مقابل جو کھڑی ہے وہ ایک طالبان نامی قوت ہے۔ جس کی پشت پر کسی حد تک عوامی حمایت موجود ہے۔ ان کی قوت کی بنا پر ان کو اپنا محافظ سمجھ رہے ہیں' ان کے پاس اپنے مسائل لے کر جا رہے ہیں لوگ اور وہ ان کے مقدمات کا فیصلہ کر رہے ہیں اور یہ ان مقدموں کے لیے ان کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ جناب! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ حکومت کو سب کچھ حاصل ہے مگر عوام کی حمایت حاصل نہیں ہے اور یہ مسلمہ اصول ہے کہ فوج اگر کسی کے ساتھ لڑنے جاتی ہے تو جب تک پشت پر عوام کی حمایت نہیں ہوتی وہ جیتا نہیں کرتی۔ وہاں کی صورت حال بھی یہی ہے کہ آپ کو عوام کی حمایت حاصل نہیں ہے۔ عوام کی خواہشات کا احترام نہیں کیا جا رہا ہے تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جن عوامل کو آپ کی مد مقابل قوت نے استعمال کیا ہوا ہے وہ عوام ہیں۔ آپ ان عوامل کو اپنے ہاتھ میں کیوں نہیں لیتے اور ان عوامل میں پہلی بات جو مجھے لگتی ہے جس کے بارے میں یہاں دوسروں نے بھی ذکر کیا وہ شریعت کے نفاذ کی بات ہے۔ جناب! میں یہ کہنا چاہتی ہوں جو لوگ شریعت کے نفاذ سے الرجک ہوں گے تو وہ تو ہوں گے لیکن آپ کے دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں قرار داد مقاصد جو آپ نے شامل کی ہوئی ہے اس میں آپ نے قرآن وسنت کی بالادستی کی بات نہیں کی ہوئی ہے؟ اگر کی ہوئی ہے تو آپ کو ادھر بھی نافذ کرنی چاہیے۔ اگر یہاں کے لوگ خوش ہیں تو ان کو جینے دیں لیکن اگر وہ اس بنا پر آپ کو بلیک میل کر رہے ہیں یا دوسرے لوگوں کے ہاتھ میں کھیلنے پر مجبور ہوئے ہیں تو اس میں کیا حرج کی بات ہے کہ اگر ہم اللہ کے قانون کو نافذ کرنے کے لیے وہاں ان کے ساتھ کوئی بات چیت کرلیں اور اس کو وہاں پر شروع کر دیں اور میں یاد کر رہی تھی کہ اقبال کا پیغام بھی یہی ہے

کہ ایں نکتہ کشائندہ اضطرار نہاں است۔ (کہ یہ نکتہ پوشیدہ رازوں کو کھولنے والا ہے)

ملک است تن خاکی و دین روح رواں است (کہ ملک جو ہے یہ تن خاکی ہے اور اس کی روح جو ہے وہ دین ہے)

تن زندہ و جاں زندہ از ربط تن جاں است (تن اور جان زندہ ایسے ہوتے ہیں کہ جب روح اور جسم کا رابطہ جاری رہتا ہے)

آگے اقبال کہتے ہیں ۔

بہ خرقہ و سجادہ و شمشیر و سنان خیز (یہ اسلامی تہذیب کے شعائر ہیں اور سامان جہاد کے شعائر یہ دونوں ہیں ان کو لے کر اٹھ)

از خواب گراں از خواب گراں خیز (تو جو گہری نیند میں سویا ہوا ہے تو اس سے اٹھ)

جناب! میں تجویز یہ دے رہی تھی کہ قبائل کے عوام اگر یہ چاہتے ہیں اور آپ کے ملک کا دستور بھی یہی کہتا ہے تو وہ لیڈر طالبان کا لیڈر کیوں ہو وہ کیوں آپ کی حکومت ہی نہ ہو جو اس کا نفاذ کرے جب ہم حلفاً بھی اس دستور کی پاسداری کے پابند ہیں ۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ وہاں پر جو فوری ، سستا اور آسان طریقہ انصاف ہے کیا ہم اس کا اہتمام نہیں کر سکتے وہاں کے مقامی لوگوں کے لیے ؟ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایسا عدالتی نظام ہو جس میں ایک عالم ان کی تسلی کے لیے ہو ، ایک مشیر ہو ، وہ بھی وہاں نفاذ فیصلوں کا کرانے کے لیے اور آپ کا اس نظام law کا پڑھا لکھا ایک جج ہو اور اس طرح کی مختلف عدالتیں قائم کر دی جائیں جو کہ فوری طور پر فیصلے کریں اور یہ بھی ایک چیز ان کے ہاتھ میں گئی ہوئی ہے اس کو proper channelize کر لیا جائے۔

جناب! تیسری چیز میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ مذاکرات سے بھی ہمیں علیحدگی -----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، ذرا time کا خیال رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس ، اچھا جی ، کمانڈو کسی جہاد پر یا کسی جگہ آ جاتے ہیں ، آپ ان کے ساتھ negotiate کرتے ہیں ۔میرا مشورہ یہ ہے کہ جب اتنی تباہی ہو رہی ہے اور آپ کی اتنی بے بسی ہے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے کہ آپ بیٹھیں ، آپ مذاکرات کریں ، خواتین کی تعلیم کے بارے میں ، CD shops کے بارے میں اور دیگر جن چیزوں پر ان

کی reservation ہے۔ آپ اپنے نقطہ نظر سے ان کو قائل کریں اور کوئی بیچ کا جو راستہ ہے وہ تلاش کیا جائے کہ جتنا زیاں ہو رہا ہے اس کا کوئی سدباب کیا جا سکے۔ آخری بات جو میں کہنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ موجودہ جو عالمی علاقائی تناظر ہیں اور جو سلسلہ وار واقعات ہو رہے ہیں وہ جو ظاہر کرتے ہیں کہ بین الاقوامی طاقتوں نے امریکہ کی سرکردگی میں یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ یہ ملک اپنے اسلامی نظریے اور ایٹمی طاقت کی وجہ سے ناقابل تسخیر ہے۔ سرحد کے لیے جو strategy بنائی گئی ہے، وہ یہ ہے کہ اس کے حصے بخرے کیے جائیں، اسلامی ریاست کی بجائے اسے سیکولر سٹیٹ بنا دیا جائے اور تیسرا یہ کہ اس کی ایٹمی طاقت کو ختم کر دیا جائے یا کم از کم وہ اپنے کنٹرول میں لے لیں۔

جناب! میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ جو کچھ بھی شروع ہوا ہے، یہاں پر اسی دہشت گردی کی جنگ میں اتحادی بننے کے بعد شروع ہوا ہے۔ اس میں پچھلی گورنمنٹ کی یہ پالیسی تھی لیکن جب نئی گورنمنٹ آئی تو عوام کو بڑی توقع تھی اور پھر جب مشترکہ اجلاس ہوا، اس میں بھی یہی بات سامنے آئی کہ اس پالیسی کو بدلا جائے، دہشت گردی کی جنگ سے علیحدگی اختیار کی جائے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ خود پاکستان کے اندر اگر آپ مضبوط نہیں ہیں، تو بھی آپ سکتے ہیں اور اس مضبوطی کے لیے دو کام آپ کو لازماً کرنے ہوں گے۔ ایک یہ کہ عدلیہ کی supremacy یا اس کی آزادی کو تسلیم کیا جائے اور دوسرا یہ ہے کہ پارلیمان کی آزادی کا اعلان تو کیا جائے۔ اس کی supremacy کا ورد تو کیا جائے۔ اس کے ساتھ اس کو عملاً ثابت بھی کیا جائے اور اس کے لیے میں پھر حوالہ دینا چاہتی ہوں، اس قرارداد کا جو آپ کے مشترکہ اجلاس میں پاس ہوئی تھی، مگر چار ماہ گزرنے کے باوجود اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ اس کی روح کے مطابق یہی تھا کہ فوجی آپریشن بند کریں، مذاکرات شروع کریں۔ مجھے خوشی ہوئی کہ رضا ربانی صاحب کی زیر صدارت کل کمیٹی بیٹھی ہے اور انہوں نے کچھ فیصلے کیے ہیں۔ وہاں سے بھی امید بندھی ہے لیکن پھر میں ایک بات کہنا چاہتی ہوں کہ time factor بھی اہم ہوتا ہے۔ یعنی ایمرجنسی ہے، ایک مریض bleed کر رہا ہے۔ اتنی سی بات ہے، آپ اس پر پٹی باندھ دیں، اس کا خون رک جائے گا لیکن آپ اس کو چھوڑے رکھیں، مر جائے تو خون کی دس بوتلیں لے کر پہنچ جائیں اور پھر اعلان کرتے ہیں کہ ہم تو بڑے مدد کرنے والے ہیں۔ اس time factor کا خیال

رکھتے ہوئے آپ کو یہ دیکھنا پڑے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ ڈاکٹر صاحبہ۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، صرف دو منٹ ۔ سیکنڈ منٹ میں اب نہیں مانگتی۔ آج کے اخبارات میں اوباما کا جو بیان چھپا ہے، اس نے بھی یہ کہا ہے ۔ پتا نہیں یہ سب کو لگا ہو گا یا مجھے ہی اس پر زیادہ تکلیف ہوئی ہے کہ ایسا آمر ہم نہیں پال سکتے، جو طالبان سے امن معاہدے کرے، پاکستان کے ساتھ ہمیں پالیسیاں تبدیل کرنا ہوں گی۔ جناب ہم تو امریکہ کو خوش کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ کبھی ساڑھے تین ہزار لال مسجد کی بچیوں کی قربانی دے کر اور کبھی سوات اور باجوڑ اور اس پورے علاقے کے معصوم اور نہتے عوام کی قربانیوں کے ساتھ لیکن وہ بالکل اس پر راضی نہیں ہے ۔ اس کے لیے وہ ساری interlinked چیزیں ہیں۔ مگر جب تک آپ امت مسلمہ جو جسد واحد کی طرح ہے، اپنے ملک کے اندر، ان مقامات پر بھی جو آپ کو کرنی ہیں checks وہ لیں لیکن امت مسلمہ کو بھی آپ اکٹھا کریں۔ آپ تب ہی دنیا میں جو ظلم ہے، اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں ۔ اکیلے رہ کر شاید آپ نہیں کر سکتے۔ اس کے لیے فورم بنے ہوئے ہیں۔ ان کو موثر بنائیں ۔ یہ امت موجودہ عالمی فساد کو ایک عالمی نظام عدل میں بدل دے گی اور آخر میں، میں صرف اقبال کی ایک اور فریاد پیش کرتی ہوں،

فریاد ز افرنگ و دل آویزی افرنگ

فریاد ز شیرینی و پرویزی افرنگ

کہ انسان کی دلربائی اور حیلہ گری سے فریاد ہے۔

عالم ہمہ ویرانہ

کہ ساری دنیا ویران ہو گئی۔

ز چنگیزی افرنگ

افرنگ کی چنگیزی کی وجہ سے

معمار حرم باز بہ تعمیر جہاں خیز

کہ حرم کے معمار اب تو اٹھ اور اس جہان کی تعمیر کر۔

بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ ڈاکٹر عبد الخالق پیرزادہ۔

سینیٹر ڈاکٹر عبد الخالق پیرزادہ، بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، انہوں نے کہا ہے میں صرف پانچ منٹ لوں گا۔

سینیٹر ڈاکٹر عبد الخالق پیرزادہ، اگر آپ نے آج مجھے وقت کی بات کہی تو سب سے بڑا شور شرابا آج ہو گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ہم تو ویسے ہی آپ سے ڈرتے ہیں۔ مجھے حاجی صاحب نے ڈرا دیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ سے ڈرا کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبد الخالق پیرزادہ، یہ قوم کے لیڈروں کی وفاداری آپ کے سامنے ہے کہ وہ اپنے دل کی بھڑاس اپنی پارٹی کے مطابق نکال کر رفو چکر ہو جاتے ہیں اور میڈیا والے اس کے گواہ ہیں اور بڑے خوش ہوں گے جب میں ان کو یہ عنوان دوں گا کہ لکھ لو کہ صرف اپنے دل کی بھڑاس نکال کر چلے جانے والے قومی سلامتی اور قوم کی بقا کی کوئی ہمدردی تقریباً نہیں رکھتے ہیں۔ اس ایوان کا یہ احترام ہے کہ جو شخص اپنی بات لوگوں کو سنائے، وہ دوسروں کی بات بھی سن کر جائے، ورنہ وہ اس ایوان کے احترام کو پامال کرتا ہے۔ چاہے وہ وزیر ہو، چاہے وہ سفیر ہو، چاہے فقیر ہو، چاہے امیر ہو۔ اب میں دیواروں کو اپنی تقریر سناتا ہوں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، ہم بیٹھے ہیں۔ سن رہے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر عبد الخالق پیرزادہ، دیکھو ہماری بہن ہم سے بڑی شفقت کرتی ہیں۔ بیٹھی ہوئی ہیں ابھی تک۔ امین دادا بھائی سب سے پہلے چلے جاتے ہیں، کہتے ہیں، پیرزادہ یار بول نا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آج آپ کی تقریر کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں۔ تھوڑا سا ٹائم لیں کیونکہ ابھی کافی سپیکر بیٹھے ہوئے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبد الخالق پیرزادہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جب سپیکروں نے میرا خیال نہیں کیا تو میرا بھی فرض ہے کہ میں کسی سپیکر کا خیال نہ کروں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں اور آپ بیٹھ جاتے ہیں، باقیوں کو اجازت دے دیتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبد الخالق پیرزادہ، اپنی فکر کو قوم تک پہنچاؤں۔ اس قوم کی پیغام رسانی کے نمائندے ابھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ماشاء اللہ ان کے stamina کی میں داد دیتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، صرف آپ کے لیے بیٹھے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبد الخالق پیرزادہ، میرا فرض ہے۔ میں اپنے فرض سے کوئی غداری نہیں کروں گا۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر عبد الخالق پیرزادہ، ساڈا کسے نے خیال نئی کیتا تے اسی کدا خیال کریئے۔ تہاڈا وی کر لاں گے خیال۔

یہ تاریخ پاکستان کا بہت ہی اہم ترین، المناک، دردناک، غمناک موضوع ہے۔ جس پر ہم اپنی چھوٹی چھوٹی رائے یا اپنی پارٹی پالیسی بیان کر کے یا اپنے جذبات بیان کر کے یا اپنے صدق دل کی آواز بیان کر کے ہم چلے جاتے ہیں۔ سترہ لاکھ پچاس ہزار آدمیوں کا ایک ضلع سوات و ما حولہا اور سوات کے اردگرد جہنمیں دہک رہی ہیں۔ ارے صاحب! ہم جب جوان تھے، سنتے تھے کہ یورپ کی فلاں میم کی کتیا جاپان کے ٹوکیو شہر میں، کسی موٹر سائیکل کے نیچے اس کی ٹانگ آ کر زخمی ہو گئی، تمام دنیا لکھتی ہے کہ او ہو، میم صاحب کی کتیا زخمی ہو گئی۔ آج ہماری گردنیں اڑائی جا رہی ہیں۔ ہمارے گھروں کو برباد کیا جا رہا ہے۔ ہمارے دیہاتوں کو زمین بوس کیا جا رہا ہے۔ ہمارے شہروں کو نیست و نابود کیا جا رہا ہے۔ یہ ابھی کی مثال ہے۔ میری پیدائش سے تھوڑے دن پہلے کی بات ہے کہ جب انگریز نے یہ چاہا تھا کہ ہندوستان کی مسلمان حکومت کو برباد کر دیا جائے یا جب پورے یورپ نے یہ چاہا تھا کہ سلطنت عثمانیہ کو نیست و نابود

اورختم کر دیا جائے اور خلیفة المسلمین کو رسیوں سے باندھ کر یہودیوں کے سامنے پیش کیا جائے تو انہوں نے بنیادی طور پر پانچ چھ ایسے طریقے استعمال کیے تھے جن سے قوم برباد ہوتی ہے اور میں نے اس پر ایک کتاب بھی لکھی تھی اور الحمد للہ اس کا مسودہ بھی چوری ہو گیا۔ سب سے پہلے جس قوم کو تباہ کرنا ہوتا ہے یہ دنیا کے قانون میں لکھا ہوا ہے' انسانیت کے قانون میں لکھا ہوا ہے' شیاطین کے قانون میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جس قوم کو تباہ و برباد کرنا ہو' سب سے پہلے اس کی اشرافیہ کو چن چن کر قتل کر دو ۔ اس کے شریف خاندانوں کو نیست و نابود کر دو۔ دوسرا اصول یہ ہے کسی قوم کو برباد کرنے کا کہ اس قوم کی اقتصادیات کو اتنا ختم کر دو کہ نوابوں اور رئیسوں اور بادشاہوں کے لڑکے سڑکوں پر سیگرٹوں اور بیڑیوں کے ٹکڑے چن چن کر پینے پر مجبور ہو جائیں اور ان کو روٹی کا ایک لقمہ بھی نصیب نہ ہو۔ قوم کو برباد کرنے کا تیسرا اصول یہ ہے کہ اس سے تعلیم کا زیور چھین لیا جائے ۔ قوم کو برباد کرنے کا چوتھا اصول یہ ہے کہ اس قوم کے غداروں کو اکٹھا کر کے' ان کو خرید کر ڈالروں اور ان کی نفسانی خواہشات سے مالا مال کر کے قوم کے اصل ہدف اور اس مقصد کے خلاف کھڑا کر دیا جائے اور پھر جب یہ چار عوامل پورے ہو جائیں اور قوم روٹی کے لیے' شرافت کے لیے' انسانیت کے لیے' مذہب کے لیے' اپنی سیاست کے لیے' اپنے مقصد کے لیے تڑپ رہی ہو اور کچھ نہ کر سکتی ہو تو اس وقت ان کو drones بھیجے جائیں۔ "اونہاں نوں ڈرایا جائے"۔ (عربی) یہ ڈرانے کا فلسفہ صرف یہودیت اور عیسائیت میں نہیں ہے بلکہ قرآن میں آیا ہے کہ اللہ کے دشمنوں کو ڈراتے ہیں۔ اب ہم یہ اللہ کے دشمنوں کو خوش کر رہے ہیں اور اللہ کے دشمن ہم پر ڈورن' ڈرون کھیل کھیل رہے ہیں۔ "او ڈران واسطے بھیج دیندے نیں' آیا جے وئی' او اینان جیا ہوندا اے' لکڑی جناں" یہ ہماری قوم کی غیرت آپ کو آج سینیٹ میں نظر آ رہی ہے' اسمبلی میں چلے جائیں' آپ کو خالی ملے گی۔ چیئرمین صاحب!

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ: جناب! میں آپ کو بتاؤں' غیرت مند قومیں اپنے بنجر علاقے کا ڈیڑھ فٹ حصہ بھی اگر کسی نے قبضہ کرنا ہو یا کسی مجذوب یا لوُلے آدمی کو کسی

نے نقصان پہنچانا ہو تو پوری قوم کھڑی ہو جاتی ہے۔ یہاں لاکھوں قتل ہو گئے، وہ فوج، پولیس، طالبان، اسمگلر، بم دھماکے والے قتل ہوئے ہوں یا جو لوگ بم دھماکے میں شہید ہوتے ہیں، وہ ہوں، نقصان تو صرف اس قوم کا ہو رہا ہے جو اس ملک کی سب سے خوبصورت اور سب سے ذہین قوم ہے۔ سب سے خوبصورت قوم، یہ میں آپ کو علمی، طبی نکتہ دے رہا ہوں۔ یہ پاکستان کی سب سے مضبوط، سب سے باغیرت، سب سے زیادہ مصیبتیں جھیلنے والی، سب سے بڑی محنت کش، سب سے زیادہ قربانی دینے والی اور خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرنے والی قوم ہے اور جب بھی پاکستان پر وقت آیا، اس وقت اپنی جانوں کا نذرانہ دینے والی قوم ہے۔ یہ تو ایسی پاگل قوم ہے کہ جب کعبہ شریف پر قبضہ ہوا تھا تو ہمارے پٹھان ادھر چلے گئے، وہاں کہتے دیکھو ملک فیصل صاحب، ہم اس کعبے کو چھڑاتا ہے، تم چھوڑو، تماری پولیس یہ کام نہیں کرے گی، ہم چھڑائے گا۔ اس نے کہا کہ چھڑا لو۔ اس نے کہا لیکن ہماری ایک شرط ہے کہ جب ہم کعبہ لے لے گا تو پھر تم کو نہیں دے گا۔ اس لیے کہ تم اس کا سنبھالا نہیں کر سکتا ہے۔

آج یہ بات پاکستان کے دشمن ہمیں کہنا چاہتے ہیں کہ ہم اس ملک کو ایسے تباہ و برباد کر دیں گے کہ پوری دنیا چیخ اٹھے گی کہ آؤ ہم پر قبضہ کر لو ۔ صرف اتنی سی بات ہے ۔ اتنا خوبصورت، اتنا زرخیز علاقہ، اس دھرتی کی جنت نظیر، میں جب پچھلے سال یورپ جانے لگا تھا تو میں نے کہا کہ میں برسلز جا رہا ہوں، جناب امین دادا بھائی صاحب، فلاں ملک کیسا ہے تو انہوں نے کہا جناب عالی، آپ گلگت، سوات اور دیر کے پہاڑوں کو سبزہ پہنا دیں تو ہمارا علاقہ ان جیسا ہی ہے۔ وہ ملک ہمارے علاقے سے زیادہ اچھے نہیں ہیں۔ اتنا خوبصورت علاقہ، اتنی قوت بشری، اتنا ذہین علاقہ، اتنا قیمتی علاقہ، strategic point of view سے پاکستان کا نہیں برصغیر کا سب سے اہم ترین علاقہ، اس کے اوپر ان تمام اسالیب، ان تمام طریقوں سے شب خون مارا جا رہا ہے۔ آج اس علاقے میں، ابھی یہاں کچھ تقریریں ہو رہی تھیں کہ یکجہتی چاہیے اور اس یکجہتی کا بھانڈا یہیں پھوٹ گیا کہ جب یہاں یکجہتی نہیں تو وہاں کیسے ہو گی؟ ارے بھائی صاحب ! تھوڑا سا عقل کو ہاتھ مارو، ہم سب بھائی بیٹھے ہیں، اوپر سے لے کر نیچے تک، باہر جو کھڑے ہیں، یہ سامنے جو بیٹھے ہیں، آپ جو بیٹھے ہیں، سب بھائی ہیں۔ ایک پارٹی جناب لیڈر آف ہاؤس صاحب! یہ کہتی ہے کہ یہ طالبان ہیں

اور بدمعاش طالبانِ شریعت ہیں' ٹھیک ہے ان کی تحقیق ہے' وہ یہ کہتے ہیں۔ دوسری پارٹی کہتی ہے کہ نہیں وہاں اسمگروں کی اسمگلنگ ختم کر دی گئی ہے' یورپ نے ان کی دکانیں اور اسمگلنگ ختم کر دی ہے' یہ وہ لوگ ہیں۔ تیسری پارٹی کہتی ہے کہ وہ criminal لوگ ہیں جو عورتوں اور بچوں کو اغوا کر کے تاوان لیا کرتے تھے اور ادھر سے مرسڈیز کا انجن لاتے ہیں' ادھر سے پرانی ٹیوٹا جاتی تھی' اس کے اندر وہ انجن لگاتے تھے پھر واپس لا کر زیادہ پیسوں میں بیچتے تھے' ان کا کاروبار ختم ہو گیا ہے' یہ وہ لوگ ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ نہیں یہ یورپ کے خریدے ہوئے غدار لوگ ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ مولوی' ملا ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ فلاں قوم ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ جن والدین کے شہید ہوئے تھے' جن کے بچوں کے جسموں کے پرخچے ان کے سامنے اڑ گئے' جن کے مکان تباہ ہو گئے' جن کی زمینیں تباہ ہوگئیں' جن کے گاؤں کے گاؤں تباہ ہو گئے' وہ لوگ اپنا انتقام لینا چاہ رہے ہیں۔ میں بھی پٹھان ہوں' مجھے اتنی پشتو نہیں آتی لیکن پٹھان ہوں' مجھے ایک بات کا پتا ہے کہ جب کسی پٹھان عورت کا خاوند کوئی مارتا ہے تو پٹھان عورت اپنے ساتھ آج کل تو میزائل لے کر پھرتی ہو گی' میں نے بچپن میں دیکھا تھا کہ ریوالور وغیرہ اپنے ساتھ رکھے ہوتے تھے' جنگلات میں اپنے خاوند کے قاتل کو ڈھونڈتی پھرتی تھی اور جب تک اس کو قتل نہیں کر دیتی تھی' اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتی تھی۔ اگر کوئی پٹھان اپنے بھائی یا رشتہ دار کے قتل کا بدلہ نہیں لے سکتا تھا تو وہ مرتے وقت اپنے بڑے بیٹے کو کہتا تھا کہ ہم تو غدار' بے غیرت ثابت ہوا' اس دنیا سے جا رہا ہے لیکن تمہارے دادا کو فلاں آدمی نے قتل کیا تھا اگر اس کا بدلہ نہ لیا تو قیامت کے دن ہم تم کو نہیں بخشے گا۔ ہم ان لوگوں کو یہ بات نہیں سمجھا سکتے۔

میں کہتا ہوں کہ جتنے بھی عناصر وہاں ہیں' وہ چاہے مولوی' پیر' مرید' تاجر' بدمعاش' criminal and smuggler ہوں' اس کام میں جو بھی شریک ہے' میں اپنی فوج' پولیس' حکومت سے بھیک مانگتا ہوں کہ خدا کے واسطے ایک مرتبہ چند لوگوں کو لا کر قوم کے سامنے تو پیش کرو کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سکول بم دھماکوں سے اڑائے ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جو پرامن علاقوں میں جا کر لوگوں کی کھوپڑیاں اڑا دیتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو وہاں امن قائم نہیں ہونے دیتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس قوم کی شہ رگ' وہاں کے تعلیمی اداروں کو اڑا دیتے ہیں اور یہ

وہ لوگ ہیں جو تعلیمی اداروں کو زبردستی خالی کرا کے وہاں رہتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ صوبہ سرحد کی حکومت، ہماری coalition گورنمنٹ، ہماری فوج، پولیس کی یہ ڈیوٹی ہے کہ ان عناصر کو نکال کر لائیں تا کہ پتا چلے کہ یہ کون ہیں۔ میں ایک عالم دین اور اسلامی اسکالر ہونے کے ناتے، دنیا کی سب سے بڑی اسلامی یونیورسٹی میں پندرہ سال پڑھانے کے بعد اور world comparative religion پر دسیوں جلدیں لکھنے کے بعد اپنے تجربے سے world politics کی روشنی میں کہتا ہوں کہ وہاں جو اسلام کا نام لینے والے ہیں، ان میں ایک بھی عالم دین نہیں ہے۔ اگر کوئی عالم دین ہے تو لاؤ میرے سامنے، میں اس سے علم کی روشنی میں سوال کروں گا کہ امیر وقت، حکومت وقت کے خلاف جہاد کرنے کا فتویٰ کس وقت دیا جاتا ہے؟ ہمارا مولویوں کا کام حکومت سنبھالنا نہیں ہے، اسی لیے جب مجھے کہا گیا کہ تم کوئی کمیٹی لے لو، چیئرمین بن جاؤ، میں نے کہا کہ میں اس قابل نہیں ہوں، میں چیئرمین نہیں بنتا۔ میں سینیٹ میں حق کی آواز کہنے کے لیے جا رہا ہوں، انہوں نے کہا کہ آپ کو اجازت ہے۔ ہم مولویوں کا یہ کام نہیں ہے کہ ہم حکومت کریں۔ ہم مولویوں کا کام ہے کہ ہم حکومت کو صحیح اسلامی مشورہ دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ڈاکٹر عبدالمالک بہت خوش ہوئے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ، ڈاکٹر عبدالمالک صاحب تو خود خطیب آدمی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نبوت کے پیغام کا آغاز کیا، پہلی وحی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا (عربی) پوری انسانیت کی بات ہو رہی ہے، پوری انسانیت کے ہاتھ میں علم کا قلمدان دیا جا رہا ہے۔ اس میں نہ عورتوں کا افتراق ہے، نہ اس میں مردوں کا نام ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ (عربی) ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کا طلب علم فریضہ ہے، ضروری نہیں ہے، فریضہ بمعنیٰ (عربی) کہ قیامت کے دن خدا پوچھے گا کہ تو عورت تھی، تو مرد تھا، تو نے علم کیوں حاصل نہیں کیا؟ اور جب وہ جواب نہیں دے سکے گا تو جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا۔ اس لیے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک، تحریک علم تھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک، تحریک علم تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک، تحریک علم تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ کی تحریک، تحریک علم تھی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک،

تحریک علم تھی کہ جب یہودیوں اور مشرکوں نے ستر علماء قتل کیے تو انہوں نے فوراً ایک board بٹھایا کہ علم کی سب سے بڑی کتاب کو اکٹھا کر لیا جائے اور احادیث کو مدّون کیا جائے۔

بھائی صاحب! اختلاف تو دو بھائیوں میں بھی ہوتا ہے، وجہ اختلاف نہیں ہے، مجھے کوئی اور وجہ نظر آتی ہے، یہ سب بکاؤ لوگ ہیں، یہ اتنی لمبی ڈاڑھی نہیں، اتنی لمبی ڈاڑھے رکھ کر آ جائیں۔ میں کہوں گا کہ وطن پر حرف لانے والا ہر شخص اس وطن کا غدار ہے، علماء عالم کا یہ فتویٰ ہے کہ اگر فتنہ و فساد کا ڈر ہو تو حق کہنا ہی نہیں چاہیے، چپ کر کے بیٹھ جاؤ۔ اسی لیے اسلام کی تاریخ کے سب سے حسین ترین اور سب سے عظیم انسان سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب سیدنا حسن وحسین گئے، انہوں نے کہا کہ یہ کوفی آئے ہوئے ہیں، یہ شامی آئے ہوئے ہیں، آپ ہمیں حکم دیں، آپ خلیفہ ہیں، ہم ابھی ان کے سر اڑا دیتے ہیں۔ فرمایا کہ عثمان تاریخ میں اپنے آپ کو فتنہ گر ثابت نہیں کرنا چاہتا، میں اپنا خون تو دے دوں گا لیکن فتنے کا آغاز اس قتل و غارت سے نہیں کرنا چاہتا۔ حضرت سیدنا حسین جو کوفیوں کے بارے میں سب کچھ جانتے تھے، اگر وہ جنگ کرنا چاہتے تو وہ مدینہ و مکہ سے لشکر لے کر وہاں جاتے، نہیں، وہ بات چیت کرنے گئے تھے۔

میں زیادہ تنگ نہیں کروں گا، جی، جی آپ کہہ رہے ہیں، بھا جی! میں نے تہاڈی کہڑی منڑیں اے، میں ابھی اردو میں بول رہا ہوں پھر پنجابی وچ شروع ہوجاواں گا پھر پشتو میں شروع ہو جاؤں گا، میں پھر عربی وچ شروع ہو جاواں گا، تسی اج مینوں روک کے ویکھ لو۔ ہم اگر یہاں گیارہ گیارہ بجے تک بیٹھتے ہیں تو آج ساڑھے نو بجے دس بجے تک نہیں بیٹھ سکتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، نہیں، نہیں ہم بالکل بیٹھیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ، کیوں نہیں بیٹھ سکتے، آج نہ تو کوئی meeting ہے، نہ دعوت ہے، نہ وزیر ہے، نہ سفیر ہے، نہ بھنڈی ہے، نہ منڈا ہے، جان بہت شرمندہ ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ کا بہت شکریہ۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ، شکریہ کا معنیٰ میں بیٹھ جاؤں، واہ! واہ! تسی نوے

نوے چیئرمین بنے او، بزرگاں دی کیوں بددعا لیندے او۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ تشریف رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ، تشریف ایسے نہیں رکھی جاتی، لوگوں نے بڑی بڑی کوششیں کرلیں، ہم نے جب فجر کی نماز تک تقریر کرنی ہوتی ہے تو ہم کرتے ہیں۔ تسی اج مینوں بٹھا کے ویکھ لو۔اب حق کہنے میں کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پھر ایک نیا pannel بناتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ، ہم یہ کہتے ہیں کہ خدا کے لیے ہمارا جو اندرون خانہ اختلاف ہے اس کو ختم ہونا چاہیے اور بیرون خانہ اختلاف اسی کی بنیاد پرختم ہو جائے گا اور اس کی صرف ایک ہی ،رضا ربانی صاحب کیا سوہنا نام ماں پیو نے رکھیا اے، اک رضا وی او، اک ربانی وی او پھر رٹھ وی پیندے او تے ناں دے خلاف اے، ناں دا مطلب ہے کہ کدی نہ رُٹھن آے بندہ اور ربانی یعنی رب کے ساتھ تمہارا وہ ہے۔ میری حکومت کو یہ میری بات پہنچائیں کہ یہاں کا اختلاف ختم کریں، یہاں کا اختلاف کیسےختم ہو گا، یہ ایسےختم ہو گا کہ جب اصل مجرموں کا پتا لگ جائے گا۔ یہ نہ ہو کہ ہمارا سارا خاندان پیر ہے، معاف کرنا، ایک بندہ آیا تو امین دادا بھائی صاحب آ گئے، ہماری بیوی کے ساتھ لڑائی ہوگئی، سالی تنگ کرتی ہے، مجھے لگتا ہے کہ ہمارے گھر پر جادو ہو گیا ہے، جناب حساب، کتاب لگائیں کہ دیکھیں کہ ہمارے گھر میں کون جادو کرتا ہے۔

سینیٹر محمد امین دادا بھائی، یہ تو گھر ہی تڑوا دیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ، اچھا، وہ جو اتنی ڈاڑھی رکھ کر بیٹھا ہوتا ہے، وہ ایسے ایسے کر کے، تھوڑا تھوڑا کر کے کوئی قلم ہلا کر کہتا ہے، ہاں آپ کے خاندان میں ایک عورت ہے، اس کا نام "ر" سےشروع ہوتا ہے، بس وہی ہے اور بالکل جھوٹ بول رہا ہوتا ہے، قطعاً جھوٹ بول رہا ہوتا ہے، اس خاندان پرظلم پر کر رہا ہوتا ہے۔ ابھی امین دادا بھائی اپنے خاندان سے پوچھیں گے کہ اماں راحیل نام کی کوئی عورت ہے، اماں کوئی روبینہ ہے، اماں جس نام "ر" سے شروع ہوتا ہو، بس اس نام کا پتا چلا نہیں، اس بےچاری کی کم بختی آئی نہیں۔ لہذا، ان لوگوں کی کم بختی مت لو جوظلم میں شریک نہیں ہیں یا کم عدد میں ہیں جن مجرموں کا کم عدد

ہے' ان کا کم عدد ثابت کرو اور زیادہ عدد والے ہیں' ان کا زیادہ ثابت کرو' اصل مجرموں کو سامنے لاؤ تاکہ پتا چلے کہ قوم میں فساد اور زہر پھیلانے والے کون لوگ ہیں۔ میں اپنے پیارے ترین بھائی اور یہ دو بھائی بیٹھے ہوئے ہیں' ایمان سے پیار سے دیکھ رہے ہیں' پتا ہے اندروں بڑے نراض ہو رہے نیں کہ اے مولوی اے' اس نے چھڈناں نئیں۔ میں ان کے لیے اپنا بیان ختم کرتا ہوں۔ مجرمین کو سامنے لائیں اور پھر انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

(اس موقع پر desks بجائے گئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ کا بہت شکریہ - لیاقت بنگزئی صاحب' ان کے بعد میڈم طاہرہ! آپ کا نمبر ہے۔ اچھا' نہیں بولنا چاہ رہیں۔ جھگڑا صاحب بولنا چاہیں گے' ٹھیک جناب پھر آپ last speaker ہوں گے' جی بالکل ٹھیک ہے۔ حاجی صاحب! میرا خیال ہے کہ مختصر کریں گے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! مجھے 13 جولائی 1973 کا وہ دن بخوبی یاد ہے کہ جو آج ہم اعتراض کر رہے ہیں جب انہوں نے روسی فوجیوں کو ہار پہنائے اور ہماری بدبختیوں اور المیوں کا روز اول بھی وہی تھا جب انہوں نے وہ جو بیج بویا' آج وہ ایک تن آور درخت کی شکل میں پوری قوم کو لپیٹ چکا ہے۔ میں تاریخ میں نہیں جانا چاہتا اور نہ میں کوئی پنڈورا باکس کھولنا چاہتا ہوں لیکن کم از کم کسی کو الزام دینے سے پہلے اپنے گریبان میں ضرور جھانکنا چاہیے' ہم سے یہاں بڑی بھول ہوتی ہے کہ ہم جب الزام تو دے دیتے ہیں لیکن ہم پھر داد کو سمیٹ نہیں سکتے۔ میں انتہائی قدر و قیمت کی نگاہ سے جناب رضا محمد رضا کو دیکھتا ہوں اور دیکھتا ہی رہوں گا۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، حاجی صاحب! وہ موجود نہیں ہیں' ان کے بارے میں کچھ نہ کہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، ان کے پارلیمانی Leader موجود ہیں۔ ان کو حقائق کا سامنا کرنا چاہیے اور حقائق کو ماننا بھی چاہیے۔ غلطیاں ہم سب سے ہوئی ہیں' انسان غلطی کا پتلا ہے' انسان سے غلطی ہوتی رہتی ہے لیکن بہترین انسان وہ ہے کہ جو اپنی غلطیوں کی اصلاح کرے۔

یہ نہیں ہے کہ ہم نے کسی پر کیچڑ اچھالا اور جب جواب میں ہم پر کیچڑ آئے گا تو ہم اپنی پاکدامنی صاف اور دوسروں کو مورد الزام ٹھہرائیں۔ بہرحال' خدا کرے کہ ان کو بھی کسی طوفان سے آشنائی ہو' ان کے بحر کی جو موجیں ہیں' مجھے اس طرح سے نظر نہیں آ رہا جس حوالے سے سچے پاکستانی کا ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین! سوات کی بات ہو رہی ہے' میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی ملک کی policy جب بنائی جاتی ہے یا بنائی گئی ہو گی یا بنائی جائے گی' اس میں ایک چیز کو انتہائی اہمیت دی جانی چاہیے اور وہ ادارے ہوتے ہیں' اگر افواج بھی کسی ادارے کو dictate کریں تو اس ادارے کی فعالیت اور افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے' آپ کو یاد ہو گا کہ میرا شروع دن سے موقف یہی تھا کہ ہمیں Establishment کو قابو کرنا چاہیے' اس میں نہ فوجی دوشی ہیں' نہ سیاستدان دوشی ہیں جو civilian سیاستدان ہیں اور نہ فوجی سیاستدان کوئی بھی دوشی نہیں ہے۔ اس ملک کے بگاڑنے میں جس قدر ایک بدنما کردار Establishment نے ادا کیا ہے' میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے' خواہ معیشت کے اعتبار سے' خواہ خارجہ پالیسی کے اعتبار سے' خواہ داخلہ پالیسی کے اعتبار سے کسی بھی پالیسی کے اعتبار سے ہو۔ جب تک ہمارے ادارے مستحکم نہیں ہوں گے اور ان میں حب الوطنی کا جذبہ پیدا نہیں ہو گا' ہم اسی طرح ذلیل اور خوار ہوتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جو افسر شاہی ہے یا جو نوکر شاہی ہے' انہوں نے مختلف ہتھکنڈے استعمال کر کے اس ملک کی بیخ کنی میں کوئی کمی یا کوئی کسر نہیں چھوڑی چونکہ ان کے پاس دوہری شہریت ہوتی ہے۔ وہ وہاں بھی مراعات حاصل کرتے ہیں' کسی کے پاس امریکہ کی' کسی کے پاس U.K ' کسی کے پاس جرمنی کی اور کسی کے پاس فرانس کی شہریت ہوتی ہے تو ان کی توجہ وہاں زیادہ ہوتی ہے اور یہاں کم۔

جناب چیئرمین! اگر ہم عالمی نقشے پر نظر دوڑائیں تو اس وقت ہماری حیثیت بالکل صفر ہو گئی ہے اور اگر صفر سے بھی کوئی کم عدد ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس حیثیت تک پہنچ گئے ہیں۔ کسی بھی قوم کے لیے جو معذرت خواہانہ رویہ ہوتا ہے وہ اس کے لیے زہر قاتل ثابت ہوتا ہے' ہمیں اس track پر ہماری بیوروکریسی نے لگایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ انکساری' عاجزی' خوش

اخلاقی سب اپنی جگہ، لیکن جب ملک و ملت کی بنیادوں کو ہلانے کی کوشش کی جاتی ہے تو پھر tit for tat اور ترکی بہ ترکی جواب دینا چاہیے۔ کسی کے ساتھ عاجزی، انکساری اور خوش اخلاقی غلط فہمیاں جنم دیتی ہیں۔ ہم دنیا کے سامنے انکساری، عاجزی اور خوش آمدانہ لہجے میں بات کررہے ہیں لیکن انہوں نے ہمارا image بگاڑ دیا ہے۔

سمجھوتہ ایکسپریس اور گجرات کے واقعات ہوئے، جس انداز میں مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔ ان کے ذمہ داروں کا تعین بھی ہو چکا ہے، لیکن وہ دندناتے پھر رہے ہیں، کوئی گرفتاری عمل میں آئی، نہیں آئی۔ پیار کی پینگیں بڑھانے کی اور اس قدر جھکنے کی جو ہماری پالیسی ہے میں سمجھتا ہوں کہ کسی دن یہ ہماری کمر توڑ دے گی۔ ہمیں ان کے سامنے اس قدر جھکنے کی ضرورت نہیں، خواہ ہندوستان ہو، افغانستان ہو، امریکہ ہو یا کوئی اور ملک ہو۔ باوقار انداز میں جیئیں اور اگر مریں بھی تو باوقار انداز میں مریں۔

ہماری حکومت نے کبھی انڈین گورنمنٹ سے یہ سوال کیا ہے کہ مہاتما گاندھی، اندرا گاندھی اور راجیو گاندھی کو کس نے قتل کیا؟ کیا وہ بھی پاکستانی دہشتگرد تھے؟ آج وہ ہم پر لیبل چسپاں کر رہے ہیں کہ آپ دہشتگرد ہیں۔ ان سے یہ پوچھا جائے کہ یہ واقعات تو 86 اور 96 سے پہلے کے ہیں اس وقت تو دہشتگرد نامی کوئی دنیا میں پرندہ ہی نہیں تھا۔ جناب چیئرمین! اس نقطے پر ضرور غور کریں کہ آج جتنی بھی دہشتگردی کی کارروائیاں ہو رہی ہیں ان کا target مسلمان ہے۔ خواہ east میں دیکھیں، west میں دیکھیں، north میں دیکھیں یا south میں دیکھیں ایک ہی ہدف ہے اور وہ ہے مسلمان۔ اب یہ ایک لمبی بحث ہو گی کہ وہ کیوں ہمیں اس دنیا سے مٹانا چاہتے ہیں، میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا۔ میں اپنی تقریر کو سمیٹتے ہوئے صرف داخلی سطح پر کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔

ہم یہ کافی کہہ رہے ہیں کہ میراث میں ملا، میراث میں ملا، اب تو میراث کا period بھی ختم ہو گیا ہے اور 18 فروری کو ایک سال ہونے والا ہے، ہم نے قوم کو کیا دیا؟ ہم ذرا اپنے گریبان میں بھی جھانکیں، ہم پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، ہم بھی اس ملک کے اتنے ہی محب الوطن شہری ہیں کہ جس قدر کوئی اور دعویٰ کرتا ہے، لیکن وہ اپنی غلطیوں کا اعتراف نہیں کرتے جبکہ ہمیں اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنا چاہیے۔

میرا سب سے پہلے یہ سوال ہے کہ اس وقت جو ہماری جنگ دہشتگردی کے خلاف چل رہی ہے اسکے beneficiaries کون ہیں؟ کس کا منافع کس کو جا رہا ہے؟ ہمیں آپس میں کبھی قومیت کے نام پر لڑایا جاتا ہے، کبھی فرقہ واریت کے نام پر لڑایا جاتا ہے اور کبھی لسانیت کے حوالے سے ہماری نسل کشی کی جاتی ہے۔ مارنے والے بھی ہم ہیں اور مرنے والے بھی ہم ہیں، یہ ایک حقیقت ہے اور اس سے جن قوتوں کو فائدہ ہو رہا ہے وہ بڑی خاموشی سے relax ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمیں سب سے پہلے اس point کو دیکھنا چاہیے، ہمیں تمام چیزیں اداروں کے سپرد کرنی چاہییں۔ پارلیمنٹ سب سے superior ادارہ ہے، اس کی supremacy کو برقرار رکھتے ہوئے صرف زبانی جمع خرچ نہیں، lip service نہیں کرنی چاہیے کہ جی پارلیمنٹ supreme ہے، اس کی supremacy کو ماننا بھی چاہیے، دل کی گہرائیوں سے مانیں تب بات بنے گی۔ اگر میں سارا دن یہ راگ الاپتا رہوں کہ جی یہ بھی معاملہ ہے آپ اس کو پارلیمنٹ میں لائیں، ہم پارلیمنٹ میں لائے، تین مہینے پہلے پوری قوم نے متفقہ طور پر ایک قرارداد آپ کو دے دی۔ آپ نے کس پر کس حد تک عمل کیا؟ بات عمل کی ہے، theory کی نہیں ہے، بات practical کی ہے، آپ practically دکھائیں کہ آپ نے کیا کیا؟ اب آپ قوم کو کھلونے دے کر مزید نہیں بہلا سکتے، اب قوم کافی ہوشیار ہو چکی ہے، قوم میں شعور اور ادراک آ چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ صرف چہرے بدلنے سے ہماری قسمت نہیں بدلے گی، ہمیں نظام کو change کرنا ہو گا۔ میں آپ کو اداروں کے استقامت کی ایک چھوٹی سے مثال دیتا ہوں۔ 26 جنوری 2009 کو جب بش کا چہرہ ہٹ گیا تو اوباما کا چہرہ ہمارے سامنے آیا تو مجھے بتائیں کہ ان کی پالیسی میں رتی برابر بھی کوئی فرق آیا، نہیں آیا، کس لیے نہیں آیا، اس لیے کہ ان کے ادارے مضبوط ہیں، ان کے فیصلے ادارے کرتے ہیں، شخصیت نہیں کرتی۔ ان کی یہ آئینی مجبوری ہے کہ ہر چار سال کے بعد وہ الیکشن کرواتے ہیں، اگر وہ الیکشن نہ بھی کرایں تو ان کے ادارے مضبوط ہیں۔ ان کی حکمرانی دیکھیں کہ وہ کس قوت کے سہارے کر رہے ہیں، ان کی قوت اگر ہے تو وہ ادارے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا، Leader of the House نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ ذرا مختصر رکھیئے گا، میں ان کا بڑا احترام کرتا ہوں، وہ ہمارے بڑے senior colleague ہیں، میں ان کی بات کو مانتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ میری یہی دو چار

گزارشات تھیں، ان کا لب لباب یہ ہے کہ ہمیں افراد کو نہیں اداروں کو مستحکم کرنا چاہیے۔ وما علینا الا البلاغ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ حاجی صاحب۔ ادارے اسی لیے مضبوط ہیں کہ الیکشن وقت پر ہوتے ہیں، اگر الیکشن وقت پر ہوتے رہیں تو انشاء اللہ ادارے مضبوط رہیں گے۔ اقبال ظفر جھگڑا صاحب۔

سینیٹر اقبال ظفر جھگڑا: شکریہ جناب چیئرمین۔ مجھے احساس ہے کہ کافی وقت گزر چکا ہے، لیکن میں ان ساتھیوں کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جو اس وقت بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور خصوصاً اپنی بہنوں کو کہ جو تناسب کے لحاظ سے تو اس ہاؤس میں کم ہیں، لیکن اس وقت ان کی حاضری ہم سے زیادہ ہے، لہذا میں ان کو خراج تحسین پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جناب چیئرمین! میں بات تو لمبی کرنا چاہتا تھا، لیکن وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور چونکہ اس وقت ہاؤس میں اور لوگ موجود بھی نہیں ہیں تو میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد ختم کروں۔

آج ہم سوات پر بات کرنا چاہتے ہیں، لیکن اس سے پہلے ایک چھوٹی سی عرض ضرور کروں گا۔ آج اس ہاؤس میں ہم نے کچھ تلخیاں دیکھیں جس پر ماشا اللہ Leader of the House اٹھے اور انہوں نے بڑے اچھے انداز میں اس ہاؤس کی روایات کی طرف اشارہ کیا۔ میرے دیگر senior بھائی بھی اٹھے اور انہوں نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا کہ ہمیں اس ہاؤس کی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے بات کرنی چاہیے۔ جناب چیئرمین! مجھے اس سے بھرپور اتفاق ہے کہ اور میں Leader of the House جناب رضا ربانی صاحب کا بہت احترام کرتا ہوں لیکن آج مجھے تھوڑا سا دکھ ضرور ہوا ہے کہ ہم اس ہاؤس میں بیٹھ کر اس ہاؤس کے تقدس کی، آئین کے تقدس کی اور آئین کی بالادستی کی بات کرتے ہیں اور بعض اوقات ہم ایسی چیزوں پر بالکل توجہ نہیں دیتے کہ جس میں ظاہراً آئین کی خلاف ورزی نظر آتی ہے۔ آج میرے بھائیوں نے اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بات کی، لیکن میں نے دل پر پتھر رکھ کر اسے برداشت کیا لیکن جب وہی بات میں نے Leader of the House کی زبان سے سنی تو مجھے بے پناہ دکھ ہوا اور اس کرسی پر بیٹھے ہوئے جناب چیئرمین! آپ اس ہاؤس کے custodian ہیں اور یہاں اگر آئین کے تقدس کو

پامال کیا جاتا ہے ، خلاف ورزی کی جاتی ہے تو آپ کا فرض بنتا ہے کہ اس پر آپ اپنی rulingبھی دیں اور اپنے خیال کا اظہار بھی کریں اور ان کو روکیں۔ میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق صوبہ سرحد سے ہے ، میں پختون ہوں اور مجھے نام پختونخواہ سے محبت بھی ہے ، لگاؤ بھی ہے اور میں اس کے خلاف بھی نہیں ہوں ،لیکن جب آئین کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو اس کے خلاف ضرور ہوں۔ مجھے پختونخواہ سے نفرت نہیں ہے، لیکن اس بات سے ضرور نفرت ہے جہاں آئین کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ میں آج سوال کرتا ہوں کہ اس ایوان میں میرے بہت سے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں جن کا تعلق ملک بھر سے ہے ،لیکن جب وہ صوبہ سرحد کا نام پکارتے ہیں تو پختونخواہ پکارتے ہیں۔ آپ پاکستان کا آئین لا کر مجھے بتا دیں کہ اس میں پختونخواہ نام کا صوبہ کدھر ہے۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ جس دن اس صوبے کا نام آپ نے تبدیل کرکے آئین میں ڈال دیا میں بڑے فخر سے پختونخواہ کہہ کر اس کو پکاروں گا، لیکن جب تک آئین میں پختونخواہ کا نام صوبہ سرحد ہے خدا را! آئین کی خاطر اسے صوبہ سرحد ہی کہیں۔ جس دن پختونخواہ آ جائے گا میں سب سے پہلے اسے بڑے فخر سے پختونخواہ کہہ کر پکاروں گا اور میں چاہوں گا کہ قائد ایوان اس پر ضرور respond کریں۔ گو کہ وقت بہت کم ہے، لیکن میں اس پر ان کے خیالات ضرور سننا چاہوں گا۔ پچھلے دنوں اس پر قومی اسمبلی میں بھی بات ہوئی ہے۔ جب ایک چیز controversialہے ، ملک کے حالات کو دیکھتے ہوئے کیوں اس کو ہوا دی جائے، مجھے اس کی سمجھ نہیں آ رہی۔ ایک چیز جب آئین کے مطابق ہوگی اور اس ہاؤس میں آئین کی پاسداری کرتے ہوئے اس کے مطابق چلایا جائے گا تو پھر ہم کہیں گے کہ ہاں ہم آئین کی پاسداری کر رہے ہیں، لیکن آئین میں بات کچھ ہے اور ہم کچھ اور کہیں۔ ہم کہاں جا رہے ہیں، کس آئین کی بات کر رہے ہیں، کس آئین کی بالادستی کی بات کر رہے ہیں مجھے کم از کم اس کی سمجھ نہیں آ رہی۔ مجھے کوئی سمجھائے کہ یہ آئین کے خلاف نہیں ہےمیں بالکل چپ کرکے بیٹھ جاؤں گا۔ یہی وجہ ۔ ہے کہ آج اس ملک میں ایک آگ لگی ہوئی ہے، یہی وجہ ہے کہ اس ملک میں floor of the House پر جب آئین کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور اس ہاؤس کے کسٹوڈین اور قائد ایوان بھی اس کا نوٹس نہیں لیتے تو پھر آپ ملک میں دوسروں سے کیوں گلہ کرتے ہیں۔ ہمارے ساتھ پھر یہی ہوگا کیونکہ ہم بات تو آئین کی کرتے ہیں، لیکن آئین کی پاسداری کے لیے

کوئی نہیں بولتا۔

میرے بھائیو! اب میں آتا ہوں اصل مسئلے پر وہ مسئلہ ہے سوات کا۔ سوات میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ بے پناہ ظلم ہو رہا ہے۔ تعلیمی ادارے ختم کیے جا رہے ہیں، برباد کیے جا رہے ہیں۔ بے گناہ افراد مر رہے ہیں، اس میں بچے، بوڑھے، جوان شامل ہیں۔ جب ہم صبح اٹھتے ہیں تو اخبارات میں بچوں کی تصویریں دیکھ کر اور ٹیلیویژن پر دیکھتے ہیں تو دل خون کے آنسو روتا ہے، لیکن صرف وہاں بیٹھ کر ہم افسوس کرتے ہیں اور پھر گھر سے نکل کر مزے اڑاتے ہیں اور وہ سب کچھ ہم بھول جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ صوبہ سرحد کی حکومت کہتی ہے یہ میری ذمہ داری نہیں ہے۔ میرے بس کی بات نہیں ہے۔ مرکز کی حکومت کہتی ہے ہم اس کا مداوا کر رہے ہیں۔ جناب! کہاں مداوا ہو رہا ہے؟ سوات کی مٹی رو رہی ہے، چیخ رہی ہے کہ کوئی تو آ کر ان بچوں کے آنسو پونچھے جن کے خاندان مٹ چکے ہیں، نہ تو ہمارا صدر وہاں گیا، نہ ہمارا وزیراعظم وہاں گیا، نہ ہمارا وزیراعلیٰ وہاں گیا اور نہ ہی ہمارا گورنر وہاں گیا اور ہم دعوے کر رہے ہیں کہ ہم سوات کے لیے آواز اٹھا رہے ہیں۔ آپ کی آواز تب سنی جائے گی جب آپ وہاں جا کر ان کے بچوں کے آنسو پونچھیں گے، جب آپ ان کے غم میں شریک ہوں گے تب جا کر دنیا میں بھی آپ کی آواز سنی جائے گی۔ آج ہم جا رہے ہیں، سوئزرلینڈ جا رہے ہیں، جناب چیئرمین! پاکستان کا سوئزرلینڈ سوات ہے اس سوئزرلینڈ میں جانے کی بجائے پہلے اپنے ملک کے اس سوئزرلینڈ کو بچانے کی بات کرو، وہاں جاؤ۔ خدا کے لیے وہاں جاؤ پھر دیکھو کہ یہ کیوں ہو رہا ہے۔ میرے بھائیو! اگر وزیراعظم صاحب نہیں جا سکتے تو حکومت کے دیگر افراد موجود ہیں۔ بھلے وہ سوات نہیں جا سکتے صوبہ سرحد میں جا کر اس حکومت کے ساتھ بیٹھ کر اس سے پوچھو کہ تم کیوں کہتے ہو کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے، ہم بے بس ہیں۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر ذمہ داری پوری نہیں کر سکتے تو پھر حکومت چھوڑ دیں۔ ان کو حکومت کرنے دو جو اپنی ذمہ داریاں پوری کر سکیں۔ سوات کا مسئلہ اگر ہم یہ کہہ دیں کہ War on terror سے اس کو علیحدہ کردو تو یہ غلط ہوگا۔ آج جو کچھ سوات میں ہو رہا ہے یہ اسی War on terror کی کڑیاں ہیں۔ یہ شروع ہوتا ہے وزیرستان سے اور جاتا ہے باجوڑ، یہ پہنچتا ہے بلوچستان یہ آ جاتا ہے سوات اور سوات کے بعد آپ کے settled areas میں

بھی یہ آنے والا ہے، لیکن ہم سو رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں Parliament Supreme ہے پارلیمنٹ نے ایک قرارداد منظور کی ہوئی ہے۔ چار مہینے ہو چکے ہیں۔ جناب چیئرمین! اس قرارداد کا کیا ہوا ہے؟ میں سمجھتا ہوں اس قرارداد میں شقیں موجود ہیں ان پر اگر پہلے دن سے عمل شروع ہو جاتا تو مجھے یقین ہے کہ آج امریکہ بھی آپ کے ساتھ مذاکرات کی میز پر بیٹھا نظر آتا۔ لیکن آج بھی وہ آپ کو dictation دے رہا ہے۔ مذاکرات کی میز پر آج تک آپ نے اسے نہیں بٹھایا۔ جبکہ قرارداد میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ dialogue کا راستہ اپنایا جائے گا۔ Independent Foreign Policy اپنائی جائے گی ' نہ تو مجھے Independent Foreign Policy نظر آ رہی ہے ' نہ ہی Dialogue نظر آ رہے ہیں جس کو اس پارلیمنٹ نے منظور کیا اور ہم کہتے ہیں کہ Parliament Supreme ہے۔ جناب! Supremacy کب نظر آئے گی، supremacy تو اس وقت نظر آئے گی جب اس قرارداد پر عمل ہوگا اور ہماری حکومت ' ہمارا صدر ' ہمارا وزیراعظم یہ کہے گا کہ یہ مسئلہ اب ہمارے بس کی بات نہیں ہے، یہ مسئلہ حکومت کے بس کی بات نہیں ہے، یہ پارلیمنٹ کے پاس پہنچ چکا ہے ' پارلیمنٹ نے قرارداد منظور کی ہے ' پارلیمنٹ نے کمیٹی بنائی ہے لہذا وہ کمیٹی جس کو آپ نے اختیار دیا ہوا ہے، آپ نے کہا وہ اس کو over see بھی کرے گی اور implement بھی کرے گی اور وہ اس کے لیے طریقہ کار بھی بنائے گی۔ پھر اگر آپ کسی بیرونی قوت کی وجہ سے مجبور ہیں تو آپ انہیں کہہ دیں کہ ہماری بات اب پارلیمنٹ کے پاس پہنچ چکی ہے، حکومت اس میں پارلیمنٹ کو نظر انداز نہیں کرسکتی۔ اگر ماضی میں کچھ معاہدے ہوئے ہیں آپ کہہ سکتے ہیں کہ ماضی گزر چکا ہے۔ آج جو صورت حال ہے ماضی کی غلط پالیسیوں کا شاخسانہ ضرور ہے، لیکن اگر آج ہم یہ کہیں کہ یہ اس کی وجہ سے ہے اور اسی پر ہم کیچڑ اچھالتے رہیں تو کچھ نہیں بنے گا کیوں کہ عوام کہتی ہے کہ ہم نے تو اٹھارہ فروری کو آپ کو مینڈیٹ اس لیے دیا تھا۔ ہم نے تو جمہوری قوتوں کو مینڈیٹ اس لیے دیا تھا کہ dictatorial regime کی پالیسیوں کو ختم کرکے ایک نئی پالیسی آئے گی۔

dictatorial policy کو ختم کر کے ایک نئی پالیسی آئے گی۔ اس ملک میں امن ہو گا۔ اس ملک میں independent foreign policy ہو گی، لیکن افسوس ایسا نہیں ہو رہا۔ آج عوام بھی آپ سے یہ سوال کر رہے ہیں کہ کہاں گئی وہ قرارداد؟ کہاں گئی وہ جمہوری قوتیں جو یہ دعویٰ کر رہی

تھیں کہ ہم ماضی کی پالیسیوں کو ختم کر دیں گے۔ آج بھی ماضی کی پالیسیوں کا تسلسل نظر آ رہا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جھگڑا صاحب آپ نے اختصار کا وعدہ کیا تھا۔

سینیٹر اقبال ظفر جھگڑا، جی ہاں جناب چیئرمین! میں معافی چاہتا ہوں، لیکن کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں اور جذبات میں آ کر میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ٹائم کا احساس نہیں ہوتا۔ میں معذرت کرتا ہوں اور ختم کرتا ہوں اپنی بات کو جلد سے جلد۔ میرے بہت ہی محترم لیڈر آف دی ہاؤس یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ان سے یہ درخواست ہے کہ سوات کے مسئلے کو زیادہ سنجیدگی سے لیا جائے ورنہ خدانخواستہ اگر سوات چلا گیا جس طرح صوبہ سرحد کی حکومت نے بات کی ہے کہ وہ تو چلا گیا۔ اگر ہم اس پر اتفاق کریں گے تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ پھر خدانخواستہ اگر سوات نہیں رہے گا تو صوبہ سرحد بھی نہیں رہے گا۔ صوبہ سرحد نہیں رہے گا تو پھر پاکستان بھی نہیں رہے گا۔ اللہ نہ کرے۔

اس کے لئے میں نے points لکھے ہوئے ہیں لیکن میں ان میں زیادہ جانا نہیں چاہتا۔ اس پر پھر زور دیتا ہوں کہ ہماری ایک آزاد خارجہ پالیسی ضرور ہونی چاہیے اور اگر ہم کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور دینے والا ہے۔ رزق بھی وہی دینے والا ہے۔ زندگی بھی وہی دینے والا ہے۔ زبان سے تو ہم کہتے ہیں لیکن افسوس کہ عمل نہیں کرتے اور علامہ اقبال کا شعر ضرور پڑھوں گا۔ میری بہن ڈاکٹر صاحبہ نے بڑے اچھے شعر پڑھے لیکن یہ بھی آج کے وقت کے مطابق ہے کہ:

زباں سے گر کیا توحید کا دعویٰ تو کیا حاصل
بنایا ہے بت پندار کو اپنا خدا تم نے

اگر بت پندار کو اپنا خدا بنایا ہے تو پھر نتیجہ یہی ہو گا۔ ہمارا انجام یہی ہو گا جو آج ہو رہا ہے۔ خدارا! ان چیزوں سے نکل آؤ۔ بت پندار کو خدا مت بناؤ۔ اپنے خدا سے مانگو۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاؤ۔ اگر ہم کشکول پکڑ کر کہیں گے کہ کشکول کو بھرو اور وہی قوتیں جو اس ملک کو کمزور کر رہی ہیں ان سے ہم کہتے ہیں کہ ہمارا کشکول بھرو تو پھر ہم کہیں کے نہیں رہیں گے۔

ہمیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ہو گا۔ ہمیں اپنے وسائل سے فائدہ اٹھانا ہو گا۔ ہمیں سادگی اختیار کرنی ہو گی۔ یہی ہماری کامیابی کا راز ہے۔ اگر ہم نے یہ نہ کیا تو شایدہمیں پچھتانا پڑے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور معذرت کرتا ہوں کہ میں نے کچھ وقت زیادہ لے لیا۔ بہت مہربانی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ جھگڑا صاحب۔ رضا صاحب! اس کو کل کے لئے adjourn کرتے ہیں۔ The House is adjourned to meet again tomorrow at 03:00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on 29th January, 2009 at 03.00 p.m.]